لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

انوارِ لیلۃ القدر

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

غوثیہ رضویہ پبلی کیشنز
محمود شہید روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمر ساری کی ہے اک طرف بندگی
لیلۃ القدر کی اک طرف رات ہے
نور ہی نور ہے ہر جگہ رونقیں
اور عنایات کی آج برسات ہے

انوارِ لیلۃ القدر

مؤلف
مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری محمود شہید روڈ
گلی نمبر ۵ خادم کالونی شاہدرہ لاہور

مکتبہ غوثیہ رضویہ
محمود شہید روڈ دکان نمبر ۴ جی ٹی روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

98354

نام کتاب ——— انوارِ لیلۃ القدر
مؤلف ——— مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری
صفحات ——— ۲۱۰
ایڈیشن ——— اوّل
سن اشاعت ——— ۱۳ رمضان المبارک، ۲۲ دسمبر ۱۹۹۹ء
مطبع ———
ناشر ——— صاحبزادہ محمد علی رضا قادری اینڈ برادرز
ہدیہ ——— ۵۰ روپے 120/
خصوصی تعاون ——— مولانا حافظ محمد صدیق نوری عرف نعریاں
والی سرکار خطیب جامع مسجد بلال رچنا
ٹاؤن شاہدرہ لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ دوکان نمبر ۴ محمد شہید روڈ
جی ٹی روڈ شاہدرہ (اسٹیشن) لاہور کوڈ ۵۴۹۵۰

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

انتساب

حضور پر نور شافع یوم النشور سرور کائنات فخر موجودات ہادی کل ختم الرسل مولائے کل حبیب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کے حضور پیش کرتا ہوں تاکہ میری نجات و بخشش کا سبب بن جائے۔

ایصال ثواب

فقیر اپنی اس تالیف کے ذریعے اپنے استاذ محترم حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مصنف فتاویٰ نوریہ متوفی ۱۴۰۳ھ اور دوسرے اساتذہ کرام کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کرتا ہے ناظرین کرام بھی ان بزرگوں کو ایصال ثواب فرما کر ممنونِ کرم فرمائیں۔

طالب مدینہ منورہ محمد جعفر ضیاء القادری غفرلہٗ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

لیلۃ القدر

عمر ساری کی ہے اک طرف بندگی　　لیلۃ القدر کی اک طرف رات ہے
نور ہی نور ہے ہر جگہ رونقیں　　اور عنایات کی آج برسات ہے
باغ جنت سے آئی ہے ایسی ہوا　　ہر مسلمان پہ ہے آج لطف خدا
دھڑکنوں کا وظیفہ ہے صلِّ علیٰ　　ہر زباں پر خدا کی مناجات ہے
آج اترے فرشتے بنا ٹولیاں　　بھر لو بھر لو کرم سے سبھی جھولیاں
آج کی شب کا صدقہ خدا کی قسم　　سارے عالم کی یارو بنی بات ہے
الوداع ہونے والے ہیں رحمت کے دن　　عزتوں رفعتوں اور عظمت کے دن
آئے گی زندگی میں یہ شب کیا خبر　　ہاتھ آئی مقدر سے سوغات ہے
دیکھنا کہ نہ غفلت میں جائے گزر　　جب تلک ہو نہ جائے طلوع سحر
ہے کلام خدا کا یہی فیصلہ　　کیا ہزاروں پہ بھاری یہ اک رات ہے
آج اترے زمیں پر ہیں جبریل بھی　　حکم خالق کی ہوتی ہے تکمیل بھی
کس قدر ہے یہ ناصر کرم کی گھڑی
سب کی روح الامین سے ملاقات ہے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
نقش اول	۷
تمہید	۹
لیلۃ القدر اور امت مصطفیٰ اکرم صلی اللہ علیہ	۹
عبادت کا موسم	۱۰
فضیلت والی راتیں	۱۲
قدر والی رات	۱۴
لیلۃ القدر ملنے کا سبب	۱۹
پہلی امتوں میں عابد	۲۱
شان نزول	۲۳
ایک ہزار بیٹے اور بادشاہ کا شہید ہونا	۲۹
حضرت جبرائیل کی نماز	۳۰
انا کی حکمت	۳۴
ہ ضمیر کی حکمت	۳۶
تمام راتوں کی سردار	۳۷
لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنی	۴۹
شب قدر کا مفہوم	۵۰
لیلۃ القدر کا تعین	۵۱
فضائل لیلۃ القدر اور قرآن مجید	۵۲
عذاب قبر اور لیلۃ القدر	۵۵
ماہ رمضان اور لیلۃ القدر	،،
قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱
انبیاء و اولیاء اور عالم ارواح	۷۴
علم اور ادب	۸۱
امام محمد اور موچی	،،
حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ	۸۲
شاہ عبدالرحیم اور خواجہ بختیار کاکی رح	،،
شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۳
نام خدا اور نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۵
تنزل الملائکہ	۸۸
فرشتوں کا سردار	۹۱
رحمت خداوندی	۹۲
پیاری آواز	۹۳
وسعت رحمت	۹۴
گنہگار کے آنسو	۹۴

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

عنوانات	صفحہ
حکایت	٩٥
سلام	٩٦
ملائکہ کی دو عیدیں	٩٧
حضرت جبرائیل کا مصافحہ کرنا	٩٨
حجاج بن یوسف	٩٩
قرآن کریم رات کو نازل ہونے کی حکمت	١٠٦
رات افضل ہے یا دن	١٠٧
غروب آفتاب سے صبح صادق تک خیر و برکت امن و سلامتی	١٠٨
شب قدر میں مخلوق کی بخشش	١٠٩
ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر	١١٠
جبریل کی دُعا	١١١
لیلۃ القدر کی دُعا	١١٢
ملائکہ ہمارے مشتاق	١١٨
محبوبان خدا	١١٩
لیلۃ القدر ایک صحابی کو آگاہ فرمانا	١٢١
علامات لیلۃ القدر	//
فضیلت سورہ القدر	١٢٣
ہر گھڑی بدلے سو سال کی عبادت	١٢٥
لکھو کھا فرشتوں کا نزول	١٣١

عنوانات	صفحہ
مسلمانوں کو فرشتوں کی سلامی	١٣٨
سال بھر کے گناہ معاف	١٤٠
لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں تلاش کرو	١٤٩
لیلۃ القدر کی خاص علامتیں	١٦١
عذاب قبر معاف	١٦٤
ماہ ربیع الاول اور رمضان المبارک	١٦٥
اعتراض	١٦٦
جواب	//
بارہ ارشادات	١٦٨
شب میلاد لیلۃ القدر سے افضل	١٦٩
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور ظہور موجب فرحت و سرور ہے	١٧٠
لیلۃ القدر اور ختم قرآن پر روشنی کا ثبوت	١٧٨
لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ	
نوافل	١٩٢
صلوٰۃ التسبیح	١٩٨
اعتراض اجتماعی دُعا	١٩٩
جواب	//
دُعا کی اہمیت	٢٠١
سید الاستغفار	٢٠٥
دُعا	٢٠٩

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

نقشِ اوّل

کافی عرصے سے یہ دلی تمنا تھی اور احباب کا اصرار تھا کہ لیلۃ القدر کے موضوع پر ایک چھوٹا سا رسالہ تحریر کروں تاکہ اہل اسلام اس رسالے سے فیض حاصل کر سکیں۔ لیکن جب فقیر نے لکھنا شروع کیا تو بجائے رسالے کے الحمدللہ ایک کتاب بن گئی۔

الحمدللہ! بندہ ناچیز نے بڑی محنت اور محبت کے ساتھ اس کتاب کو لکھنے سے پہلے مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کتابوں میں سے احادیث مبارکہ چند تفسیری فوائد اور کچھ واقعات قلم بند کر دیئے ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ اس کتاب سے پہلے بھی کچھ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن قارئین کرام آپ ہر بات بخوبی جانتے ہیں کہ ہر پھول کی خوشبو مختلف ہوتی ہے۔ گلاب کے پھول کی خوشبو کچھ اور ہوتی ہے اور موتیے کی خوشبو کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح انشاءاللہ تعالیٰ اس کتاب کو پڑھنے سے بھی آپ کو مختلف خوشبوئیں آئیں گی۔ قارئین کرام فقیر نے پوری ذمے داری کے ساتھ اس کتاب کو لکھنے کی کوشش کی۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ میرے پلے کچھ نہیں یہ سب کچھ میرے محسن میرے مربی حضرت قبلہ فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ پاک کا صدقہ ہے وگرنہ میں کیا ہوں اور میری حقیقت کیا ہے۔ یہ میں ہی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

جانتا ہوں۔ لیکن میں اُمید کرتا ہوں۔ قارئین کرام سے کہ وہ اس کتاب سے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ اٹھائیں گے خصوصاً واعظین کرام اور مقررین عظام کے لئے انشاء اللہ یہ کتاب بہت ہی سودمند ثابت ہوگی۔ الحمد للہ اکثر باتیں بحوالہ درج کر دی گئی ہیں۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے فقیر کے علم عمل اور تقریر و تحریر میں برکت فرمائے آمین ثم آمین ؎

رحمت دا مینہ پا خدایا تے باغ سکا کر ہریا
بوٹا آس اُمید میری دا تے کر دے میوے بھریا

طالب دُعا

محمد جعفر ضیاء القادری، محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ خادم کالونی شاہدرہ لاہور۔

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

۲۲ دسمبر ۱۹۹۹ء

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

رمضان المبارک جو بہت ہی مقدس اور بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں ایک بڑی عظمت و بزرگی اور خیر و برکت والی مقدس رات ہے۔ جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں، اس رات کی عبادت میں رضائے خدا اور رضائے مصطفٰے ہے اس رات کے انعام و اکرام سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے اس برکت والی رات کو اردو میں قدر والی رات اور فارسی میں شبِ قدر اور عربی میں لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ قدر کے معنی عربی میں بزرگی، عظمت اور بڑائی اور عزت کے ہیں۔ لہٰذا لیلۃ القدر کے معنی عزت اور قدر و منزلت والی رات کے ہوئے۔ اس رات کو ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا گیا ہے۔ اسی رات میں قرآن مجید نازل ہوا۔ اور اسی رات میں آسمان سے زمین پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس کی بڑی عظمت و شان بیان کی گئی ہے اس رات کو اگر تمام راتوں کی سردار کہا جائے تو بھی ٹھیک ہے۔

لیلۃ القدر اُمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہے

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو ہی عطا کی گئی ہے کسی اور اُمت کو یہ تحفہ نہیں ملا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَھَبَ لِاُمَّتِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ لَمْ یُعْطِھَا مَنْ کَانَ قَبْلَھُمْ۔

ترجمہ:۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری اُمت کو ہی عطا کی ہے ان سے پہلے کسی اُمت کو یہ نہیں ملی۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ص ۳۷۱ ج ۶، کنز العمال ص ۵۳۶ ج ۸)

برادران اسلام! یوں تو ہر رات اور ہر دن اللہ تعالیٰ کے ہیں مگر پھر بھی بعض راتوں اور دنوں کو خصوصیت کے ساتھ اللہ رب العالمین نے قرآن کریم میں وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰامِ اللّٰہِ اور لوگوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاتے رہو۔ اَیّٰامُ اللّٰہِ (اللہ کے دنوں) کے نام سے یاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے دن کون کون ہیں؟ یہ وہی مقدس دن اور مبارک راتیں ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ کی خاص خاص آیات بینات کا ظہور ہوا اور اس شایان بے پایاں کے بڑے بڑے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے اور جن میں اہل عالم بالخصوص اللہ والے بڑی بڑی عدیم المثال نعمتوں سے سرفراز اور لازوال دولتوں سے مالا مال ہوئے۔

ان دنوں اور راتوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ عظمت و سرفرازی حاصل ہوئی کہ خالق کائنات نے ان کو اپنی نسبت بخشی اور ایّامُ اللّٰہ کا لقب دے کر ان کو خاص اپنا دن فرما دیا۔

عبادت کا موسم

چونکہ ان دنوں اور راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بڑے بڑے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شانِ جمالی کی بڑی عجیب عجیب تجلیاں بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں۔ اسی لئے یہ دن اور راتیں، توبہ و استغفار کا انمول وقت

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

عقبیٰ کی کھیتی کا بہترین موسم اور تجارت آخرت کا خاص الخاص سیزن ہیں جس طرح کھیتی کا ایک خالص موسم اور تجارت کا ایک مخصوص سیزن ہوتا ہے اور کسان و تاجر اس کی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں اور جونہی وہ موسم و سیزن آتا ہے کسان اور تاجر پر ایسی دُھن سوار ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہر آرام و راحت کو تج دیتے ہیں اور ایک ایک منٹ کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر انتہائی محنت و مشقت کے ساتھ اپنی پوری قوت کو مصروف عمل کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسان اپنے گھر کو غلوں کے ڈھیر اور تاجر اپنی تجوری کو نوٹوں کی گڈیوں سے بھر دیتا ہے۔ اسی طرح خوش نصیب مسلمان ان راتوں اور دنوں کا نہایت شوق و ذوق کے ساتھ انتظار کرتے ہیں اور ان مُبارک ساعتوں میں وہ اپنے تمام مشاغل سے مُنہ موڑ کر اپنے نرم نرم بستروں اور گرم گرم لحافوں کی میٹھی نیند کو لات مار کر عبادت خانوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور عبادت گزاری، شب بیداری، اور گریہ وزاری کر کے زراعت عقبیٰ و تجارت آخرت کی بے حساب کمائیوں سے بازار قیامت کی پونجی پتی بن جاتے ہیں

اس زمانے کے بعض مسلمانوں کو توان دنوں اور راتوں کی عظمت و اہمیت کا پتہ ہی نہیں اور بعض ان کو محض ایک تہوار یا پکوان کا دن سمجھ کر صرف کھا پکا لینے ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ اور ان کے منافع و فوائد سے کس طرح بہرہ اندوز ہوں، ہزارہا مسلمان اس سے غافل یا ناواقف ہیں اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ان دنوں اور راتوں کے فضائل اور ان کے حقیقی اغراض و مقاصد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے تاکہ وُہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اپنی قیمتی زندگی کی انمول ساعتوں میں توبہ وانابت اور اپنی مالی وبدنی عبادت سے کچھ توشہ آخرت جمع کریں اور اپنے رب کریم کے غفران و رضوان کی دولت سے مالا مال ہوں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ایسے دن اور ایسی راتیں جو قرآن پاک کی بولی میں اَیَّامُ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے دن ہیں اور جن کا ایک ایک لمحہ عبادت اور اطاعت کے لئے گوہر نایاب سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ان کی ایک طویل فہرست تحریر کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے

فضیلت والی پندرہ راتیں

(۱) رمضان المبارک کی سترھویں رات (۲) رمضان المبارک کی اکیسویں رات (۳) رمضان پاک کی تیسویں رات (۴) رمضان المبارک کی پچیسویں رات (۵) رمضان المبارک کی ستائیسویں رات (۶) رمضان المبارک کی انتیسویں رات (۷) محرم الحرام کی پہلی رات (۸) عاشورہ کی رات (۹) رجب کی پہلی رات (۱۰) رجب کی پندرویں رات (۱۱) شب معراج (۱۲) شب برأت (۱۳) عید الفطر کی رات (۱۴) عرفہ (نویں ذی الحج) کی رات (۱۵) عید الاضحیٰ کی رات۔

فضیلت والے انیس (۱۹) دن

(۱) ۱۰ محرم عاشورہ کا دن (۲) ۲۷ رجب معراج کا دن (۳) ۱۵ شعبان المعظم (۴) ۱۷ رمضان المبارک جنگ بدر کا دن (۵) یکم شوال عید الفطر کا دن (۶) یکم ذوالحج (۷) دو ذوالحج (۸) ۳ ذوالحج (۹) ۴ ذوالحج (۱۰) ۵ ذوالحج (۱۱) ۶ ذوالحج (۱۲) ۷ ذوالحج (۱۳) ۸ ذوالحج یوم الترویہ (۱۴) ۹ ذوالحج عرفہ کا دن (۱۵) ۱۰ ذوالحج عید الاضحیٰ کا دن (۱۶) ۱۱ ذوالحج

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

(۱۷) ۱۲ ذوالحج (۱۸) ۱۳ ذوالحج ایام تشریق (۱۹) جمعہ کا دن۔

مقدس دنوں اور مبارک راتوں کی یہ نورانی فہرست ایک مسلمان کی نگاہ ایمان میں سلسلۃ الذہب (سونے کی لڑی) سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ ان میں سے ہر دن اور رات کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ اگر ان کو شرح وبسط کے ساتھ تحریر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔ مگر میں نے چونتیس راتوں اور دنوں کی فہرست میں سے صرف ایک رات لیلۃ القدر پر بعض احباب کے اصرار سے باوجود کثرت مشاغل اور قلت وقت کے قدرے تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتا ہوں تاکہ مسلمانوں کے لئے ذریعۂ رشد و ہدایت اور مجھ گنہگار کے لئے وسیلہ مغفرت وسامانِ آخرت بنے۔ اس کا نام انوار لیلۃ القدر رکھتا ہوں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

فقط

محمد جعفر ضیاءُ القادری عفی عنہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

قدر والی رات

انوار دی ہر پاسے بارات ہے اَج راتیں
رب کردا اے نیکیاں دی خیرات ہے اَج راتیں
ایہہ رات قدر والی کردی اے قدر سب دی
ہر اک دے سنور جاندے حالات ہے اَج راتیں
لُٹ لو اَج اللہ دی رحمت دے خزانیاں نوں
بخشش دی خدا دیندا سوغات ہے اَج راتیں
رنگین گھٹاواں چوں مخمور فضاواں چوں
ملدے او ہدے جلویاں دے اثرات ہے اَج راتیں
اُمت نوں سلام آکھن فلکاں توں زمیں دے تے
اوندی اے فرشتیاں دی بارات ہے اَج راتیں
اس رات دے وچ پورا قرآن ہویا نازل
انوار بھرے ملدے لمحات ہے اَج راتیں
محبوب دے صدقے تھیں محبوب دی اُمت تے
کردی اے کرم رب دی خود ذات ہے اَج راتیں

ایہہ رات فجر تیکر مہمان ہے بس حافظؔ
ایہہ فجر تلک ملنے برکات ہے اَج راتیں

از حافظ محمد حسین حافظؔ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ قف هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(۱) ترجمہ: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا شب قدر. شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر. اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں. اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے. صبح چمکنے تک (پ ۳۰ ع ۲۲ سورہ القدر) (کنزالایمان) (۱)

میرے نہایت ہی واجب الاحترام برادران اسلام۔ یہ سورہ القدر مدینہ و بقولے مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں، تیس کلمے ایک سو بارہ حروف ہیں۔

برادران اسلام! اس سورۃ کا لفظی ترجمہ کے بعد اس کا شان نزول اور اس اُمت کو لیلۃ القدر ملنے کا کیا سبب ہوا۔ اور لیلۃ القدر کی چار خصوصیت کا ذکر (۱) اس رات قرآن مجید نازل ہوا (۲) اس رات میں فرشتے نازل ہوتے ہیں (۳) یہ رات ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے۔ (۴) اس رات میں صبح صادق تک خیر و برکت امن و سلامتی کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ ان خصوصیات کا ذکر اور چند تفسیری فوائد عرض کروں گا۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ مبارکہ میں لیلۃ القدر کی فضیلت کا ذکر فرمایا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمام دنوں میں سے جمعۃ المبارک کے دن کو اور تمام مہینوں میں سے رمضان المبارک کے مہینے کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔ انبیاء کرام میں سے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ فضیلت دی ہے۔ اسی طرح تمام راتوں میں لیلۃ القدر کو فضیلت عطا فرمائی ہے لیلۃ القدر کے فضائل کو جب دیکھا جائے تو کچھ فضائل تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمائے ہیں اور کچھ فضائل و مناقب وہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائے ہیں۔ آپ حضرات کے سامنے دونوں کو عَلَی التَّرْتِیْب انشاءاللہ پیش کروں گا۔ تاکہ آپ لیلۃُ القدر کی عظمت و شان اور فضیلت کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بے شک ہم نے قرآن پاک کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔

فائدہ۔ یعنی قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اسی رات میں اترا ہے یہ ہی ایک بات اس رات کی فضیلت کے لئے کافی تھی کہ قرآن پاک جیسی باعظمت اور مقدس کتاب اس میں نازل ہوئی۔ چہ جائیکہ اس میں اور بھی بہت سے برکات و فضائل شامل ہو گئے ہوں۔ آگے زیادتی شوق کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔ اور تم نے کیا جانا شب قدر۔ یعنی اس رات کی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بڑائی اور فضیلت کا آپ کو علم بھی ہے کہ کتنی خوبیاں اور کس قدر فضائل اس میں ہیں۔ اس کے بعد چند فضائل کا ذکر فرمایا ہے۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے اور اس زیادتی کا علم بھی نہیں کہ کتنی زیادہ ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ - اسی رات میں فرشتے اترتے ہیں۔ علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ملائکہ نے جب ابتداء میں تجھے دیکھا تھا تو تجھ سے نفرت ظاہر کی تھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تھا کہ ایسی چیز کو آپ پیدا فرما رہا ہے۔ جو دنیا میں فساد کرے اور خون بہلوے اور آج جبکہ توفیق الٰہی سے تو لیلۃ القدر معرفت الٰہی اور اطاعت خدا میں مشغول ہے تو فرشتے بھی اپنے اس فقرہ کی معذرت کرنے کے لئے اترتے ہیں، وَالرُّوحُ فِيهَا۔ اور اس میں روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی نازل ہوتے ہیں۔ روح کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں۔ جمہور کا یہی قول ہے جو پہلے ذکر کیا ہے کہ اس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ یہی قول زیادہ صحیح ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی افضیلت کی وجہ سے ملائکہ کے ذکر کے بعد خاص طور پر ان کا ذکر فرمایا۔

بعض کا قول ہے کہ روح سے مراد ایک بہت بڑا فرشتہ ہے کہ تمام آسمان و زمین اس کے سامنے ایک لقمہ کے بقدر ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔ جو اُمت مصطفےٰ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے دیکھنے کے لئے فرشتوں کے ساتھ اترتے ہیں

تیسرا قول یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے یعنی اس رات میں ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر وغیرہ میں مشغول دیکھتے ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔

مظاہر حق میں لکھا ہے کہ اسی رات میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی اور اسی رات میں حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ اسی رات میں جنت میں درخت لگائے گئے اور دعا وغیرہ کا قبول ہونا تو کثرت روایات سے ثابت ہے

درمنثور کی ایک روایت میں ہے کہ اسی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔

سَلٰمٌ۔ وہ رات سراپا سلام ہے یعنی تمام رات فرشتوں کی طرف سے مومنین پر سلام ہوتا رہتا ہے کہ ایک فوج آتی ہے۔ دوسری جاتی ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ یہ رات سراپا سلامتی ہے، شر اور فساد وغیرہ سے امن ہے هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ یہ رات ان ہی برکات کے ساتھ طلوع فجر تک رہتی ہے یہ نہیں کہ رات کے کسی خاص حصہ میں یہ برکت ہو اور کسی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

میں نہ ہو بلکہ صبح ہونے تک ان برکتوں کا ظہور رہتا ہے۔

تجلّی ذات کی رات مروی ہے کہ رجب کی پہلی جمعرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افعال الٰہی کی تجلّی ہوئی اور شب قدر میں ذاتِ الٰہی کی تجلی ہوئی (روح البیان)

اُمت مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر ملنے کا سبب

اُمت مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مُبارک رات کیوں عطا ہوئی مفسرین کرام نے اس سلسلے میں بہت سے واقعات ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے چند پیش کرتا ہوں

مَالِكٌ اَنَّهٗ سَمِعَ مَنْ يَّثِقُ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ اَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهٗ اَوْمَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَكَاَنَّهٗ تَقَاصَرَ اَعْمَارَ اُمَّتِهٖ عَنْ اَنْ لَّا يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِيْ طُوْلِ الْعُمُرِ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔

ترجمہ: حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بہت بڑے عالم سے یہ بات سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا تو آپ نے اپنی امت کے لوگوں کی عمروں کو کم دیکھا اور یہ خیال کیا کہ میری امت کے لوگ (اتنی سی عمر میں) ان کے برابر عمل نہ کر سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(مؤطا امام مالک ص۲۶۰ تفسیر مظہری پ۳۰ ص۲۸۱)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اُمّت پر شفقت مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی اُمتوں کو دیکھا کہ ان کی عمریں طویل اور آپ کی اُمت کی عمریں چھوٹی۔ اس سے آپ کو خوف ہوا کہ میری امت کے اعمال ان امتوں کے اعمال تک نہ پہنچ سکیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رات عطا فرمائی جو ان امتوں کے ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

(فیوض الرحمان اردو ترجمہ روح البیان ص۴۸۳ پ۳۰)

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يَقُومُ اللَّيْلَ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُجَاهِدُ الْعَدُوَّ بِالنَّهَارِ حَتّٰى يُمْسِيَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ اَلْفَ شَهْرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ قِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ"

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار آدمی تھا جو شام سے صبح تک نماز پڑھتا اور صبح سے شام تک دشمن سے جہاد کرتا تھا۔ اس کا یہ عمل ایک ہزار مہینہ تک جاری رہا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی اس ایک رات میں عبادت کرنا اس بنی اسرائیل کی ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے

(جامع البیان فی تفسیر القرآن ص۱۶۷ ج ۳۰۔ تفسیر مظہری پ۳۰ ص۴۸۱)
(فضائل الاوقات للبیہقی ص۲۰۷ سنن کبریٰ للبیہقی ص۳۰۶ ج ۴)

عَنْ عَلِيٍّ وَعُرْوَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اَرْبَعَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبَدُوا اللّٰهَ ثَمَانِينَ لَمَّا لَمْ يَعْصُوهُ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

طَرْفَةَ عَيْنٍ فَذَكَرَ اَيُّوْبَ وَزَكَرِيَّا وَحِزْقِيْلَ بْنَ الْعَجُوْزِ وَيُوشَعَ بْنَ نُوْنٍ فَعَجِبَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَالِكَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَجِبَتْ اُمَّتُكَ مِنْ عِبَادَةِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ ثَمَانِيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْ ذَالِكَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ هٰذَا اَفْضَلُ مِمَّا عَجِبْتَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَسُرَّ بِذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ

ترجمہ: حضرت علی اور حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار حضرات، حضرت ایوب حضرت زکریا، حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیہم السّلام کا ذکر فرمایا کہ ان حضرات نے اسی اسی سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی، اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعجب ہوا۔ فوراً ہی جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ آپ کی امت کو ان حضرات کے اسی اسی سال عبادت کرنے پر تعجب ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز بھیجی ہے چنانچہ آپ نے سورۃ القدر پڑھ کر سنائی اور عرض کیا کہ اس سے بہتر ہے جس پر آپ اور آپ کی امت کو تعجب ہو رہا ہے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خوش ہو گئے۔

(الدر المنثور ص۳۷۱ ج ۶ غنیۃ الطالبین ص۳۶۰)

(روح المعانی ص۱۹۲ تا ص۱۹۳ ج ۳۰)

پہلی امتوں میں عابد کسے کہا جاتا تھا

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ پہلی امتوں میں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

عابد اُسے قرار دیا جاتا تھا جو ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس امت کو یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ وہ ایک رات کی عبادت سے اس سے بہتر مقام حاصل کر لیتی ہے۔

"قِيلَ اَنَّ الْعَابِدَ كَانَ فِيمَا مَضٰى يُسَمّٰى عَابِدًا حَتّٰى يَعْبُدَ اللّٰهَ اَلْفَ شَهْرٍ وَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِبَادَةَ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ كَانُوا يَعْبُدُوْنَهَا"

سابقہ امتوں کا عابد وہ شخص ہوتا تھا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ لیکن اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے افراد کو یہ شب قدر عطا کر دی جس کی عبادت اُس ہزار ماہ سے بہتر قرار دی گئی ہے۔" (فتح القدیر للشوکانی ص۴۷۲ ج ۵)

گویا یہ عظیم نعمت بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے میں اُمت کو نصیب ہوئی۔

حضرات گرامی! لیلۃ القدر کس قدر اہم رات ہے کہ اس کی شان مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے پوری سورت نازل فرمائی ہے۔ اس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک رات کی کئی خصوصیات ارشاد فرمائی ہیں مفسرین کرام۔ اسی سورہ قدر کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر نازل فرمایا اور پھر تقریباً تیئس ۲۳ سال کی مدت میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر اسے بتدریج نازل کیا۔ اس رات کی عبادت کو ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ ایک ہزار مہینوں کے تراسی سال

98354

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

چار ماہ ہوتے ہیں۔ یعنی جس نے زندگی میں صرف ایک بار بھی اگر لیلۃ القدر کی سعادت حاصل کی تو گویا اس نے تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ کی عبادت کی اور اس "زیادہ" کا علم اللہ تعالیٰ جانے یا اس کے بتلانے سے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جانیں کہ کتنا ہے۔ اس رات حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس مبارک رات کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبح صادق تک برقرار رہتی ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ انبیاء (علیہم السلام) کی امتوں کی طویل عمروں اور اپنی امت کی قلیل عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوار امت تاجدار ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل شفقت سے بھر آیا، آپ رنجیدہ ہو گئے کہ میری امت کے لوگ اگر خوب خوب نیک کام کریں، جب بھی ان کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش پر آئی اور اس نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر عطا فرمائی۔ (تفسیر عزیزی وغیرہ)

شان نزول

سورۃ قدر کا شان نزول بیان کرتے ہوئے بعض مفسرین کرام (علیہم الرحمۃ) نے ایک نہایت ہی ایمان افروز حدیث پاک بیان کی ہے اس کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک ولی حضرت شمعون رحمۃ اللہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت شمعون علیہ الرحمۃ نے ہزار ماہ اس

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار کے ساتھ جہاد بھی کرتے اور کبھی بھی اس کے گھوڑے کا نمدہ (پسینہ سے) خشک نہ ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگی ہتھیار پہنے رکھتے۔ وہ اس قدر طاقت ور تھے کہ لوہے کی وزنی اور مضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔ اس بل بوتے پر اس نے دشمنوں کو مغلوب کیا تا آنکہ ان کے دل بہت تنگ ہوئے کفار ناہنجار نے جب دیکھا کہ حضرت شمعون علیہ الرحمہ پر کوئی بھی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد انہوں نے اس کی عورت کی طرف ایک قاصد بھیجا اور وہ اس بات کے ضامن ہوئے کہ وہ عورت کو سونے کا بھرا ہوا تھال پیش کریں گے۔ اگر وہ اپنے شوہر کو قید کر لے پھر وہ اس مرد مجاہد کو اپنے تیار کردہ مکان میں قید کر دیں اور سب لوگ راحت وسکون پائیں۔ چنانچہ جب وہ سو گیا تو عورت نے اسے کھجور کے چھال سے بٹے ہوئے نہایت مضبوط رسوں سے خوب اچھی طرح باندھ دیا۔ جب وہ بیدار ہوا اور اپنے آپ کو رسیوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو حرکت دی اور رسوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور آپ آزاد ہو گئے اور عورت سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا عورت بولی کہ میں تمہاری قوت کا اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ آپ ان رسوں سے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کراتے ہیں۔ یہ بات بھی رفع دفع ہو گئی۔ جب کافروں کو اس کی خبر ملی تو انہوں نے عورت کی طرف ایک موٹی زنجیر بھیجی اور بے وفا بیوی اس بات کی تاک میں رہی کہ آپ پر پھر نیند طاری ہو اور میں اس کو باندھ دوں آخر کار پھر موقع

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مل گیا اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو اس ظالم نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ کو لوہے کی زنجیر اچھی طرح باندھ دیا۔ جوں ہی آپ کی آنکھ کھلی آپ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کر کے رکھ دی اور بآسانی آزاد ہو گئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی۔ مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وہی بات دوہرا دی کہ میں تو آپ کو آزما رہی تھی تب ابلیس کافروں کے پاس آیا اور انہیں یہ بات سمجھائی کہ وہ عورت سے کہیں کہ وہ مرد ہی سے پوچھے کہ کونسی چیز ایسی ہے جس کے توڑنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ انہوں نے عورت کی طرف آدمی بھیجا اور اسے کہلا بھیجا۔ چنانچہ عورت نے اس سے سوال کیا تو اس مرد مجاہد نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز افشاء کر دیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے۔ اس نے مجھے اپنی ولایت کا شرف عنایت فرمایا ہے۔ مجھے دنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی۔ مگر ہاں "میرے سر کے بال (گیسو) اس کے اٹھارہ طویل گیسو تھے چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

افسوس! اسے دنیا کی محبّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار موقعہ پا کر جب وہ سو گیا تو عورت نے آپ کو آپ ہی کے ان چار گیسوؤں سے اس کے پاؤں اور چار سے اس کے ہاتھ باندھ دیئے جن کی درازی زمین تک تھی۔ آپ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا۔ مگر ساری محنت رائیگاں گئی۔ دنیا کی دولت کے نشے میں بدمست بیوی نے اپنے نیک اور پارسا خاوند کو دشمنوں کے حوالے کرنے پر تیار ہو گئی اور پھر جب کافر آ گئے اور انہوں نے اُسے پکڑ لیا اور اسے اپنی قربان گاہ کی طرف لے گئے وہ چار سو ہاتھ بلند تھی۔ مگر اتنی بلندی اور فراخی کے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

باوجود اس میں صرف ایک ستون تھا۔ کافروں نے اس کے کان اور ہونٹ کاٹ دیئے اور وہ تمام وہیں جمع تھے۔ تب اس مرد مجاہد نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے ان بندھنوں کو توڑنے کی قوت بخشے اور کافروں پر یہ ستون مع چھت کے گرا دے اور اسے ان کے چنگل سے نجات دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت بخشی وہ ہلا تو اس کے تمام بندھن ٹوٹ گئے۔ تب اس نے ستون کو ہلایا۔ جس کی وجہ سے چھت کافروں پر آگری۔

اپنے ولی کامل پر جو ظلم ہوا تھا اس پر اللہ تعالیٰ کی غیرت کو جوش آیا۔ قہر قہار و غضب جبار نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور ان سب کافروں کو ہلاک کر دیا اور دنیا کے لالچ میں آکر بے وفائی کرنے والی بدنصیب بیوی پر قہر خداوندی کی بجلی گری اور وہ بھی وہیں خاکستر ہو گئی اور حضرت شمعون کو نجات بخشی۔

(مکاشفۃ القلوب ص۶۴۷ ص۶۴۸)

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب حضرت شمعونؒ کی عبادت اور جہاد و تکالیف و مصائب کا تذکرہ سنا تو انہیں حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ پر بڑا رشک آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اعمال کی کیا حیثیت ہے۔ ہماری تو اتنی عمریں ہی نہیں ہوتی ہیں تو بہت تھوڑی عمریں ملی ہیں۔ اس میں بھی کچھ حصہ نیند میں گزر جاتا ہے پھر ہم دن کو کاروبار بھی کرتے ہیں اور رات کو آرام بھی کرتے ہیں۔ کھانے پکانے میں اور طلب معاش میں اور دیگر امور دنیوی میں بھی تو وقت صرف

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہوتا ہے لہٰذا ہم تو حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ کی طرح عبادت کر ہی نہیں سکتے تو کل قیامت کے دن جب اجر و ثواب ملے گا تو پہلی امتوں کے عابد و زاہد ہم سے سبقت لے جائیں گے ہم سے آگے بڑھ جائیں گے۔

اُمت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر غمگین ہو گئے اور یہ خیال پیدا ہوا کہ پہلے لوگوں کی عمریں زیادہ ہوتی تھیں۔ ان کو عبادت کے لئے وقت زیادہ مل جاتا تھا۔ میری امت کی عمریں پہلے لوگوں کی عمروں کے مقابلے میں کم ہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن میری اُمت پیچھے رہ جائے تو اسی وقت حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۃ قدر پیش کی اور تسلی دے دی گئی کہ اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ تسلی فرمائیں اور اپنے غلاموں کو بھی تسلی دیجئے ہم آپ کی امت کو ایک ایسی مُبارک رات عطا فرما دیتے ہیں جو ہزار مہینے سے افضل ہے۔ آپ کا غلام آپ کا امتی ایمان اور اخلاص کے ساتھ اسی ایک رات میں عبادت کر لے تو اس کی ایک رات کی عبادت کی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ کیونکہ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم لوگوں کو یہ لیلۃ القدر عطا فرمائی۔ اگر ہم اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں تو حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ کے ہزار ماہ کی عبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔

(فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ تفسیر روح البیان ص۴۸۳ پارہ تیسواں)

برادران اسلام! جو خوش نصیب اپنی عمر میں تیس چالیس پچاس

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ساٹھ لیلۃ القدر پا لیتے ہیں اور ہر سال اس رات میں جاگتے ہیں اور خلوص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ ان کی عبادت اتنی عبادت ہو جاتی ہے اور ان کے اجر و ثواب کا کیا حساب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی مبارک راتیں بار بار نصیب فرمائے۔

معلوم ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی وہ مزدور ہیں کہ کام کریں تھوڑا اور اجرت پاویں زیادہ۔ پہلی امتوں کے عابد و زاہد ایک ہزار مہینہ مسلسل عبادت کریں تو وہ اجر و ثواب اور وہ درجہ و مرتبہ نہ پاسکیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ایک رات میں پاسکتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے

اے میرے مولا میں تیرے ناز برداروں میں ہوں
تجھ سے اک دن بھول لوں گا اس لئے خاروں میں ہوں
عرض کی میں نے کہ مولا میں گنہ گاروں میں ہوں
بول اُٹھی رحمت نہ گھبرا میں مدد گاروں میں ہوں

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا

ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہم گنہگاروں پہ تیری مہربانی چاہیئے
سب گناہ دھل جائیں گے رحمت کا پانی چاہیئے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ایک ہزار بیٹے اور بادشاہ کا جہاد کرتے ہوئے شہید ہونا

علامہ قرطبی کعب احبار

کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں ایک صالح بادشاہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی کو وحی فرمائی کہ اس بادشاہ سے کہیں کہ کوئی تمنا کرے۔ اس بادشاہ نے کہا کہ میری تمنا یہ ہے میں اپنے مال اولاد اور جان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں۔ اللہ نے اس بادشاہ کو ایک ہزار بیٹے دیئے۔ اس نے اپنے مال اور اولاد کے ساتھ ایک لشکر تیار کیا وہ اپنے مال اور اولاد کو لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں چل پڑا وہ ہر ماہ جہاد کرتا اور اس کا ایک لڑکا شہید ہو جاتا۔ جب ایک لڑکا شہید ہو جاتا تو وہ دوسرے لڑکے کو میدان میں لے آتا۔ اسی طرح ہر ماہ اس کا ایک لڑکا شہید ہوتا رہا اور اپنے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے جہاد کے لئے تیار کرتا اور وہ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتے۔ اور وہ اس کے باوجود دن بھر روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا حتیٰ کہ ہزار ماہ اس کے ہزار لڑکے شہید ہو گئے حتیٰ کہ ایک ہزار مہینے میں یہ سب کے سب شہید ہو گئے اس کے بعد بادشاہ خود بھی آگے بڑھا اور کفار سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا تو لوگوں نے یہ سن کر خیال کیا کہ اس بادشاہ کی طرح کوئی بھی عبادت نہیں کر سکتا اور اس کا ہم مرتبہ کوئی نہ ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ مبارکہ نازل فرمائی اور ارشاد ہوا کہ میں نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو ایک ایسی مبارک رات عطا فرمائی ہے کہ اس بادشاہ جیسی ہزار مہینوں کی صیام و قیام اور جہاد کی عبادتوں سے افضل ہے۔ اور اس

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

میں عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

(علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی ۶۸۵ھ الجامع لاحکام القرآن ص ۱۳۲ ج ۲۰ مطبوعہ انتشادات ناصر خسرو۔ ایران ۱۳۸۷ھ)

(ماہنامہ ترجمان اہلسنت شمارہ ۴ ستمبر ۱۹۷۷ء)

حضرات گرامی! نزول جو بھی کچھ ہوا ہو۔ لیکن اُمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے یہ رات بھی اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے اور اس میں عمل بھی اس کی توفیق سے میسر ہوتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی نماز

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایسی نماز پڑھی کہ ہر رکن میں ستر ہزار سال صرف کئے۔ ستر ہزار سال قیام میں۔ ستر ہزار برس رکوع میں۔ ستر ہزار سال سجدے میں لگاتے اس طرح نماز پڑھی کہ ہر رکن میں ستر ہزار سال صرف کئے۔ پھر عرض کی یا اللہ اس طرح کی عبادت تیری مخلوق میں سے کسی اور نے بھی کی ہے۔ جیسی کہ میں نے عبادت کی ہے۔ کہ ہر رکن میں ستر ستر ہزار سال لگاتے ہیں۔ تو میں نے تیری ایسی عبادت کی ہے۔ اس عبادت کے متعلق فرمایا کہ یہ عبادت تیرے نزدیک کتنی پیاری ہے اور اس عبادت کا تیری بارگاہ میں کتنا درجہ اور مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جبریل تو نے بڑی شاندار نماز پڑھی ہے ایسی نماز آج تک کسی نے نہیں پڑھی۔ لیکن سُن میرا ایک محبوب ہے جس کی خاطر میں نے کل کائنات کو پیدا کیا ہے۔ میرے اس محبوب کے اُمتی غلام دو رکعتیں پڑھیں گے اور دو تین منٹ صرف کریں گے۔ تیری اس نماز سے ان

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کی دو رکعتیں میرے نزدیک زیادہ پیاری ہیں۔

(خطاب علامہ اوکاڑوی علیہ رحمۃ از مدینہ منورہ)

یہ سب صدقہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی وہ مزدور ہیں کہ کام کریں تھوڑا اور اجرت پائیں زیادہ یہ امت اور غلام اللہ تعالیٰ کو اس لئے پیارے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کے غلام ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی محبوب اُمت ہے۔

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو کلمہ اِنَّا سے شروع فرمایا اِنَّا کلمہ تحقیق ہے شکوک وشبہات دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ جہاں کوئی اہم بات آئے اور عظمت والی بات آئے تو اللہ تعالیٰ اس بات کو لفظ اِنَّا سے شروع فرماتا ہے اس سورہ کا آغاز بھی لفظ اِنَّا سے فرمایا ہے۔

جب قرآن کریم نازل کرنا تھا بات بڑی اہم تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بات چونکہ بڑی اہم تھی اور سامعین کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنا تھا کہ غور سے سنو تو جہاں بات قیمتی ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۲۔ دوسرے مقام پہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم بھیجنے والے ہیں

(پ ۲۵ ع ۱۳ سورۃ الدخان)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اس جگہ بھی لفظ اِنَّا آیا ہے۔

۳۔ تیسرے مقام پر جہاں کوثر کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ

ترجمہ: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں (پ۳۰ ع ۳۳ سورۃ الکوثر)

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اِنَّا فرمایا۔ یا اللہ کوثر کس کو عطا کیا ہے اور قرآن پاک کس کو عنایت کیا ہے۔ فرمایا شاہد کو، مبشر کو، نذیر کو سراجاً منیراً کو

۴۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو۔ (پ۲۶ ع ۹ سورہ الفتح)

اس جگہ بھی اِنَّا آیا ہے۔

۵۔ پانچویں مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

(پ۲۲ ع ۳ سورۃ الاحزاب)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

یہاں پر بھی اِنَّا فرمایا ہے
یا اللہ یہ قرآن مجید تو نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے
پھر کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
۶۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط
ترجمہ: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود
اس کے نگہبان ہیں۔ (پ۱۴ ع ۱ سورہ الحجر)
ایک اور واقعہ اہم پیش آیا۔ کہ مکہ مکرمہ فتح ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝
ترجمہ: بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تعالیٰ
تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں
کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔
(پ۲۶ ع ۹ سورۃ الفتح)

اللہ تعالیٰ بار بار اِنَّا اِنَّا اِنَّا فرما رہا ہے۔

- کون اِنَّا زمین و آسمان کے خالق و مالک۔ اِنَّا
- کون اِنَّا سورج اور چاند کو پیدا کرنے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا ندی، نالے، دریا، سمندر موجزن کرنے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا یہ باغات اور باغیچے سر سبز اور شاداب بنانے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کرنے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

نوح علیہ السلام کی کشتی کو جودی پہاڑ پر پہنچانے والا۔ اِنَّا

- کون اِنَّا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے طفیل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو چخہ سے بچانے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا تیز چھری سے اپنے خلیل کو محفوظ رکھنے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا کنویں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو نکال کر تخت و تاج کا مالک بنانے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو سولی سے بچا کر چوتھے آسمان پر لے جانے والا۔ اِنَّا
- کون اِنَّا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال کو دریتیم پیدا کر کے ساتوں آسمانوں اور عرش معلّٰی سے بھی آگے لامکان کی سیر کرانے والا۔ اِنَّا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّا اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ بے شک ہم نے اس کو قدر والی رات میں اتارا۔

اِنَّا کی حکمت اِنَّا تعظیم کے لئے ہے رفعت اور عظمت شان کا مظہر ہے۔ اسی رات کی عظمتوں کو جس میں نازل ہوا روشن کر رہا ہے۔

یہاں فاعل کون ہے وہ جو کائنات بھر کی عظمتوں کا حامل ہے وہ اپنا ذکر اِنَّا سے کر رہا ہے تنبیہ کی جا رہی ہے۔ آگاہ کیا جا رہا ہے۔ فرمایا جا رہا ہے۔ اس کو نازل کرنے والے ہم ہیں۔ اور اپنا ذکر اِنِّیۡ سے نہیں۔ اِنَّا سے فرمایا۔ تاکہ واضح ہو جائے وہ شے کس قدر عظیم ہے جس کا ذکر خالق کائنات جو ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے بڑے اہتمام سے کلمہ اِنَّا سے فرما رہا ہے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اِنَّا کا عظمتوں سے بھرپور کلمہ پیغام دے رہا ہے. عظمتیں چاہتے ہو تو اس نازل ہونے والے صحیفہ اعظم کے مہکتے ہوئے پھولوں سے اپنے خالی دامن کو بھر لو۔

نور و فلاح اور کامیابی چاہتے ہو تو اس نازل ہونے والے صحیفہ انقلاب سے سیرت کے ہر پہلو کو روشن کر لو. اس مقدس صحیفہ رشد و ہدایت کے زیر سایہ پناہ لے لو. تمام کائنات کی کامیابیاں. کامرانیاں، عظمتیں اور رفعتیں تمہارے قدم چوم لیں گی۔

حکمت ثانی اِنَّا. فاعل معنوی ہے۔ فاعل تو فعل کے بعد آتا ہے. لیکن یہاں پہلے ہے۔ اس میں بھی ایک حکمت ہے اس تقدیم سے حصر پیدا ہو رہا ہے. اللہ تعالیٰ انزال کا اپنی ذات پر حصر کر رہا ہے۔

کیوں کر رہا ہے۔؟

عالم تصورات میں سوچو۔ آسمان نبوت پر چمکنے والے یہ بدر کامل اور سراج منیر، عرب کے گنواروں کو۔ گم کردہ راہوں کو. رب العالمین کا کلام سنا رہا ہے اور دوسری طرف سے یہ آوازیں آتی ہیں کہ یہ کسی جادوگر کا کلام ہے کسی ساحر کا سحر ہے یہ کسی شاعر کی شاعری ہے یہ کسی جنون زدہ کی پکار ہے اللہ رب العالمین نے فرمایا۔ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ اس پاک کلام کو نازل کرنے والے ہم ہیں۔ یہ کسی فرشتے کا کلام نہیں ہے. نہ کسی انسان کا۔ اس کو اتارنے والے ہم ہیں. یہ ہمارا کلام ہے. اس میں کسی غیر کا دخل نہیں ہے انزال کی نسبت ایک بار اِنَّا کی طرف ہے اور پھر دوسری نَا کی طرف ہے اور پھر آغاز اِنَّ سے ہے۔ جو کلمہ تحقیق و تاکید ہے۔ گویا فرمایا جا رہا ہے کہ اس کو نازل کرنے والے ہم ہیں. ہم ہیں. بے شک ہم ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہ ضمیر کی حکمت

حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَجۡمَعَ الۡمُفَسِّرُوۡنَ عَلٰی اَنَّ الۡمُرَادَ اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا الۡقُرۡآنَ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ۔ تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ ہ سے مراد قرآن مجید فرقان حمید ہے نام کا صراحتہً ذکر کیوں نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جس کی برکتوں کو ظاہر کرنا چاہتا ہے اسے خوب ظاہر فرماتا ہے تصریح کی ضرورت تب ہوتی ہے جب خفا ہو۔ پوشیدگی ہو اس میں تو کوئی پردہ نہیں۔ اپنی عظمتوں کی وجہ سے یہ تو ہر ذہن میں موجود ہے جیسے ہی اشارہ ہوگا۔ اس کی عظمتوں کے رنگ چمک جائیں گے۔

حضرات محترم۔ فرمایا جا رہا ہے۔ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ۔ بیشک ہم نے نازل کیا۔ اس کو لیلۃ القدر میں۔ باتیں دو ہیں اور دونوں ہی صحیح ہیں یا تو یہ مقصود ہے کہ ارے۔ یہ مقدس کتاب کتنی اعلیٰ ہے کتنی قدر والی ہے۔ کیونکہ اس کا نزول ایک عظیم اور مُبارک رات میں ہو رہا ہے مظروف ذی قدر ہو تو ظرف بھی ذی قدر ہوگا۔ گویا لیلۃ القدر کی عظمتوں کی نسبت سے قرآن کریم کی عظمت بیان کی جا رہی ہے۔ یا پھر یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ یہ رات کس قدر عظمتوں والی ہے کہ اس کی عظمتوں کا اندازہ اس امر سے لگا لو کہ یہ کلام الٰہی جو فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے جس کے سامنے عرب کے بڑے بڑے فصحاء و بلغا عاجز ہو گئے جس کے آگے بڑے بڑے خُطباء و اُدباء گنگ ہو گئے جس کا ایک ایک لفظ حق و صداقت کا علمبردار ہے جو بیماروں کے لئے شفا ہے۔ جو گمراہوں کے لئے ہدایت ہے منبع فصاحت ہے۔ سرچشمہ بلاغت ہے وہ اس رات میں نازل ہوا۔ گویا کہ قرآن پاک کی عظمت کی نسبت سے اس

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

رات کی عظمت کو واضح کیا جا رہا ہے۔

فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ میں نے اس کو قدر والی رات میں اتارا ہے تو معلوم ہوا کہ رات، قدر والی ہوئی کیوں یا اللہ راتیں تو بہت ہیں، یہ رات کیوں عظمت و شان والی بن گئی۔ فرمایا اے شمع رسالت کے پروانوں۔ یہ قرآن پاک کے نزول کی رات ہے۔ اس کو قدر والی بنا دیا گیا ہے۔ قرآن پاک کی نسبت کی وجہ سے بنا دیا گیا ہے۔ اس کی نسبت قرآن پاک کی طرف ہے۔

قرآن کریم قدر والا جسے جبرئیل لے کر آیا وہ فرشتوں میں قدر والا، جس رات میں لے کر آیا وہ رات راتوں میں قدر والی جس پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ لے کر آیا وہ سارے نبیوں میں قدر والا جن شہروں میں لے کر آیا وہ شہر تمام شہروں سے قدر والے۔

تمام راتوں کی سردار پیران پیر دستگیر حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

قِیْلَ اِنَّ سَیِّدَ الْبَشَرِ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ، وَسَیِّدُ الْعَرَبِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَسَیِّدُ الْفُرْسِ سَلْمَانُ، وَسَیِّدُ الرُّوْمِ صُھَیْبٌ، وَسَیِّدُ الْحَبْشِ بِلَالٌ، وَسَیِّدُ الْقُرٰی مَکَّۃُ، وَسَیِّدُ الْاَوْدِیَۃِ وَادِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ، وَسَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ، وَسَیِّدُ اللَّیَالِیْ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ، وَسَیِّدُ الْکُتُبِ اَلْقُرْاٰنُ، وَسَیِّدُ الْقُرْاٰنِ اَلْبَقَرَۃُ وَسَیِّدُ الْبَقَرَۃِ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَسَیِّدُ الْاَحْجَارِ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ وَسَیِّدُ الْاٰبَارِ زَمْزَمُ وَسَیِّدُ الْعِصِیِّ عَصَا مُوْسٰی وَسَیِّدُ الْحِیْتَانِ الْحُوْتُ الَّذِیْ کَانَ یُوْنُسُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ بَطْنِہٖ وَسَیِّدُ النُّوْقِ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

نَاقَةُ الصَّالِحِ وَسَيِّدُ الْاَفْرَاسِ الْبُرَاقُ، وَسَيِّدُ الْخَوَاتَمِ خَاتَمُ سَيِّدِنَا سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَسَیِّدُ الشُّھُوْرِ شَھْرُ رَمَضَانَ ط

ترجمہ: کہا گیا ہے کہ انسانوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ عربوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اہل فارس کے سردار حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں، رومیوں کے سردار صہیب رومی ہیں، حبشیوں کے سردار حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، تمام شہروں کا سردار مکہ مکرمہ ہے تمام وادیوں کی سردار وادی بیت المقدس ہے تمام دنوں کا سردار جمعہ ہے تمام راتوں کی سردار لیلۃ القدر ہے۔ تمام کتابوں کی سردار قرآن پاک ہے۔ قرآن پاک کی تمام سورتوں کی سردار سورہ بقرہ ہے۔ سورۃ بقرہ کی تمام آیتوں کی سردار آیت الکرسی ہے۔ تمام پتھروں کا سردار حجر اسود ہے۔ تمام کنوؤں کا سردار زمزم کا کنواں ہے۔ تمام لاٹھیوں کی سردار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی ہے۔ تمام مچھلیوں کی سردار وہ مچھلی ہے جس کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے ہے۔ تمام اونٹنیوں کی سردار حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہے اور تمام سواریوں کی سردار براق ہے تمام انگشتریوں کی سردار حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہے تمام مہینوں کا سردار رمضان المبارک ہے۔ ایسے ہی تمام راتوں کی سردار لیلۃ القدر ہے

(الغنیۃ الطالبین طریق الحق ص۱۰ ج ۲ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ص۲۰۸ ج ۱ فضیلت کی راتیں ص۸۱ تا ص۸۳)

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ "لیلۃ القدر" تمام راتوں کی سردار ہے اور کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے جو تمام کلاموں کا سردار ہے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حضرات۔ اللہ تعالیٰ مکانوں اور زمانوں کا خالق ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مکانوں کا قبلہ "بیت اللہ" کو بنایا۔ اسی طرح زمانوں کا قبلہ "لیلۃ القدر" کو بنایا۔ جس طرح بیت اللہ محترم ہے ایسے ہی لیلۃ القدر محترم ہے۔

حضرات محترم۔ لیلۃ القدر کی فضیلت کا اس سے اندازہ لگاؤ کہ قرآن پاک میں پوری ایک سورۃ اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے جسے سورہ القدر کہتے ہیں۔

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس کی پانچ آیات اور تیس کلمات اور ایک سو اکیس حروف ہیں۔ اس سورۃ میں لیلۃ القدر کی چار خصوصیات ذکر کی گئی ہیں ا۔ اس رات میں قرآن مجید نازل ہوا (۲) اس رات میں فرشتے نازل ہوتے ہیں (۳) یہ رات ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے (۴) اس رات میں غروب آفتاب سے صبح صادق تک خیر و برکت امن و سلامتی اور انوار کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

اس رات میں نزول قرآن سے جو اسے اہمیت حاصل ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے اگر اس کی اور کچھ خصوصیات نہ بھی ہوتی تو اس کی فضیلت کے لئے یہی ایک خصوصیت کافی ہے۔

حضرات محترم، تمام رسولوں میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔

تمام فرشتوں میں حضرت جبریل علیہ السلام افضل ہیں۔ تمام صحابہ کرام سے حضرت صدیق اکبر افضل ہیں۔

تمام مسجدوں میں مسجد حرام افضل ہے اور تمام کعبوں سے کعبۃ اللہ افضل ہے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

تمام دنوں میں سے جمعۃ المبارک افضل ہے تمام پتھروں سے حجر اسود افضل ہے۔ تمام کتابوں سے قرآن پاک افضل ہے۔ تمام عصاؤں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا افضل ہے۔ تمام سواریوں میں سے براق افضل ہے۔ تمام مچھلیوں سے حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی افضل ہے تمام اونٹنیوں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی افضل ہے۔ تمام انگوٹھیوں میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی افضل ہے۔ سارے چشموں سے زمزم کا چشمہ افضل ہے جیسے تمام پہاڑوں سے کوہ طور افضل ہے۔ جیسے تمام شہروں میں مکہ افضل۔ جیسے تمام دریاؤں میں سے دریائے فرات افضل ہے۔ ایسے ہی تمام مہینوں میں سے رمضان المبارک افضل ہے اسی طرح سال کی تمام راتوں میں لیلۃ القدر افضل ہے۔

جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام تمام آدمیوں کے سردار، حضرت سلمان فارسی تمام فارس کے سردار، حضرت بلال تمام حبشیوں کے سردار، حضرت صہیب تمام رومیوں کے سردار، قرآن پاک تمام کتابوں کی سردار، ایسے ہی رمضان المبارک تمام مہینوں کا سردار اور لیلۃ القدر تمام راتوں کی سردار ہے کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں تذکرہ فرمایا ہے جو تمام کلاموں کا سردار ہے۔

حضرات! قرآن پاک کی نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو قدر والا اور ساری راتوں کا سردار بنا دیا۔

یا اللہ یہ کتنی قدر والی رات ہے۔ فرمایا۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اَلْفِ شَھْرٍ ہ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

جو تم میں سے اس رات کو پالے گا۔ جو رمضان المبارک میں آتی ہے جو رمضان پاک کے آخری عشرہ میں آتی ہے اور جو آتی ہے تو طاق راتوں میں آتی ہے۔ جو اس کو زندگی میں ایک بار بھی پالے گا۔ چاہے اعتکاف والا ہو۔ یا دوسرا۔

اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ میں اس کو تراسی ۸۳ سال اور چار مہینے کی عبادت سے بھی زیادہ ثواب عطا فرما دوں گا۔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ اللہ تعالیٰ نے اس رات کو خیر فرمایا۔

حضرات گرامی! اللہ تعالیٰ بھی خیر ہے۔ خیر کا معنیٰ بہتر چنگا اور سوہنا۔ اللہ تعالیٰ بھی خیر ہے۔ نبی پاک بھی خیر ہے۔ کتاب بھی خیر ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی خیر ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت بھی ہے۔ قرآن پاک پڑھنے پڑھانے والا بھی خیر ہے۔

قرآن پاک خیر ہے۔ دلیل کیا ہے۔ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی خیر ہے وَخَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ حضرات محترم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیر۔ قرآن مجید خیر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت خیر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خیر۔ دلیل کیا ہے۔ پڑھیئے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۵)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا زمانہ بھی خیر ہے۔ میرے یاروں کا زمانہ بھی خیر ہے یا اللہ سب خیر ہیں تو امت مصطفےٰ صلی اللہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم کے متعلق کہاں لکھا ہے کہ وہ خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: تم خیر (بہتر) ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں
بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔
(پ ۴ ع ۲ سورہ آل عمران)

یا اللہ یہ سب خیر ہیں تو پڑھنے پڑھانے والے کے متعلق کیا پیغام
ہے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خَيْرُ
كُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ)

ترجمہ: تم سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

اس رات کے متعلق ارشاد فرمایا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خَيْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی عظمت اور شان بیان فرماتے
ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ۔

ترجمہ: اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں
اور عظمت والا قرآن۔
(پ ۱۴ ع ۶ سورہ الحجر)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو عظیم فرمایا ہے یہ قرآن عظیم ہے۔ تو رحمٰن
بھی اور صاحب قرآن بھی عظیم ہے۔

برادرانِ اسلام۔ رب عظیم، اس کا عرش عظیم اس کا فضل عظیم اس
کا قرآن عظیم، اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم، قیامت
کا دن بھی عظیم اور عورتوں کا مکر بھی عظیم۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

سوال کرو گے یہ عظیم ہیں تو کہاں لکھا ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے تو ارشاد فرمایا۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ٥ (پ ۲۸ ع ۱۱ سورۃ الجمعہ) اس کا عرش عظیم ہے تو فرمایا وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ٥ (پ ۱۱ ع ۵ سورۃ توبہ)

اس کا قرآن عظیم فرمایا وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ٥ (پ ۱۴ ع ۶ سورہ الحجر) یا اللہ جس پر تو نے قرآن پاک اتارا۔ اس کے متعلق کیا ارشاد ہے نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ٥ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ٥ وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ٥ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ٥ (پ ۲۹ ع ۳ سورہ القلم)

ترجمہ: قلم اور ان کے لکھے کی قسم تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے اور بے شک تمہاری خو بڑی شان کی ہے۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کو عظیم فرمایا ہے۔

قیامت کے دن جس میں سب نے پیش ہونا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ج اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ٥

ترجمہ: اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے (پ ۱۷ ع ۸ سورۃ الحج)

اور دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ٥ لا الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ٥ صلے وَاِذَا کَالُوْا

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

هُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ترجمہ۔ کم تولنے والوں کی خرابی ہے۔ وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے

(پ ۳۰ ع ۸ سورہ المطففین)

اور عورتوں کا مکر عظیم ہے۔ جب زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کو اندر لے جاتی ہے اور سب دروازے بند کر دیتی ہے اور برائی کی طرف بلاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔ قَالَ مَعَاذَ اللّٰہ اس کا نام ہے تقویٰ۔ فرمایا اے زلیخا تو نے سب دروازے اور کھڑکیاں بند کر لیے ہیں اور سارے روشن دان بھی بند کر لئے ہیں، ساری دنیا کی نظروں سے تو چھپ گئی۔ پر آسمان والے سے چھپ نہیں سکتی۔ روزے دار نے تو روزہ رکھا ہوا ہے اور بے روزہ آدمی لوگوں سے چھپتا ہے شرم کرتا۔ کپڑے کا پردہ کر لیتا ہے یا کمرے کے اندر چلا جاتا ہے اور سگریٹ پیتا ہے۔ یا شربت پیتا ہے یا شراب پیتا ہے یا کوئی شے کھاتا اور پیتا ہے اور کہتا ہے۔ مجھے کیا کوئی دیکھ رہا ہے۔ ساری دنیا والوں سے تو چھپ سکتا ہے۔ مگر آسمان والے سے چھپ سکتا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں مَعَاذَ اللّٰہ۔

عزیز مصر نے جب دیکھا کہ قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو زلیخا کو کہا کہ تو جھوٹی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام سچے ہیں۔

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

(پ۱۲ ع ۱۳ سورہ یوسف)

عورتوں کا مکر عظیم ہے۔ قیامت کا دن عظیم، رب کا فضل عظیم ہے اس کا عرش عظیم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق بھی عظیم ہے۔ اور قرآن پاک عظیم ہے۔

حضرات محترم! قرآن پاک اتارنے والا سب سے افضل جس پر اتارا وہ ساری خدائی سے افضل اور جبریل جو لے کر آیا وہ سارے فرشتوں سے افضل جس شہر میں اتارا وہ سارے فرشتوں سے افضل۔ جس مہینے میں نازل کیا وہ مہینہ سال کے مہینوں سے افضل۔ جس رات میں اتارا ہے۔ وہ رات ساری راتوں سے افضل۔

برادران اسلام! قرآن پاک کو نازل کرنے والا رب اللعالمین ہے۔ جس شہر میں نازل کیا وہ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے جس نبی پر اتارا وہ رحمۃ اللعالمین ہے اور جو قرآن پاک نازل ہوا ہے یہ ذکر للعالمین ہے۔ نازل کرنے والا کون۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ جس پر نازل ہوا وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ جس شہر میں نازل کیا فرمایا۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (پ۴ ع ۱ سورہ آل عمران)

اَلْعٰلَمِیْنَ، اَلْعٰلَمِیْنَ، اَلْعٰلَمِیْنَ فرمایا جارہا ہے رَبُّ اللعٰلمین، ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ، ذِکْرًا لِّلْعٰلَمِیْنَ جس پر نازل ہوا وہ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

حضرات گرامی! قرآن کریم نازل کرنے والا پاک، لیانے والا جبریل پاک، شہر پاک، جس پر نازل کیا ہے وہ معلّم کائنات بھی پاک ہے یہ کتاب پاک ہے تو پڑھنے والے تمام صحابہ کرام بھی ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اتر کر حرا سے وہ سوئے قوم آیا — اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ برسوں سے تھا جہل چھایا — پلٹ دی قرآن نے اس کی کایا
سبق پھر شریعت ان کو پڑھایا — حقیقت کا گر ان کو اک اک سکھایا
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا — اور برسوں سے سوتوں ہوؤں کو جگایا
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے — کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدوؤں اور ڈاکوؤں اور چوروں کی تقدیر کو بدل کر رہبر و رہنما بنا دیا۔ آپس میں لڑنے جھگڑنے والوں کو شیر و شکر کر دیا۔ کافروں کو مومن اور مشرکوں کو مسلمان بنا دیا۔ حضرت ابو بکرؓ کو صدیق اکبر بنا دیا۔ حضرت عمرؓ کو فاروق اعظم بنا دیا۔ حضرت عثمانؓ غنی کو ذوالنورین بنا دیا اور حضرت علیؓ کو حیدر کرار مشکل کشا و شیر خدا بنا دیا۔ حضرت خالد بن ولید کو سیف اللہ بنا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس کو مفسر قرآن بنا دیا۔ حضرت بلال حبشی کو زمین سے اٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

جس نے ذرے کو اٹھایا اور صحرا کر دیا — جس نے قطرے ملایا اور دریا کر دیا
جس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم — اور غلاموں کو زمانے بھر کا سلطان کر دیا
جس طرف چشم محمد کے اشارے ہو گئے — جتنے ذرے سامنے آئے ستارے ہو گئے
نگاہ نبی میں یہ تاثیر دیکھی — بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔
قدر کے تین معنی قرآن کریم میں آئے ہیں۔ قدر بمعنی مرتبہ۔ قدر بمعنی تنگی قدر بمعنی تقدیر۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

۱۔ قدر بمعنیٰ مرتبہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ اور یہود نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیئے تھی۔

(پ۷ ع ۱۶ سورہ الانعام)

تو اس آیت میں قدر بمعنیٰ منزلت مرتبہ ہے۔ تو قدر کا معنی عظمت و شرافت اور مرتبہ کے ہوئے چنانچہ عربوں کا ایک مقولہ ہے لِفُلَانٍ قَدْرٌ عِنْدَ فُلَانٍ ۔ کہ فلاں آدمی کی فلاں آدمی کے نزدیک بڑی قدر ہے یعنی یہ آدمی اس کے نزدیک بہت بزرگ اور مرتبہ والا ہے چونکہ یہ بھی عظمت و شرافت اور مرتبہ والی رات ہے۔ اس لئے اس کا نام لَیْلَۃُ الْقَدْرِ رکھا گیا ہے پھر اس رات کے عظمت و مرتبہ والی ہونے کے بھی دو احتمال ہیں۔

۱۔ ایک تو یہ کہ جو شخص اس رات میں شب بیداری اور عبادت کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت و مرتبے والا ہو جاتا ہے۔

۲۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس رات میں جو عبادت کی جائے گی۔ وہ عبادت دوسری راتوں کی عبادت سے شرف و مرتبہ میں بڑھ جائے گی۔

علامہ راغب اصفہانی نے بھی قدر کا معنیٰ قدر و منزلت بیان کیا ہے جیسا کہ قرآن پاک ہے۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ (سورۃ الانعام)
اور یہود نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیئے تھی۔

اس اعتبار سے اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل کرنے کی ابتدا فرمائی۔ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف پورا قرآن مجید نازل فرمایا اور اس رات کی عبادت کا اجر ایک ہزار ماہ کی عبادتوں سے زیادہ کر دیا۔ اسی رات کے عبادت گزاروں کی زیارت کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام سمیت لاتعداد فرشتے آسمان سے اترتے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہیں اور طلوع فجر تک فرشتے اس رات کے عابدوں کو سلام کرتے رہتے ہیں تو یہ رات بڑے مرتبے والی رات ہے۔ یہ رات ہزار مہینے سے بہتر ہے یا یوں سمجھو کہ اس رات میں جو عبادت کی جاتی ہے یا نیک عمل کیا جاتا ہے وہ ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ درجہ اور مرتبہ رکھتا ہے

حضرت ابوبکر وراق (م ۲۹۶ھ) فرماتے ہیں کہ اس رات کا نام (لیلۃ القدر) اس لئے رکھا گیا ہے کہ ایک تو اس میں مرتبہ و شان والی کتاب نازل ہوئی۔ دوسرے ذی مرتبہ فرشتہ جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوئی۔ تیسرے ذی مرتبہ اُمت پر نازل ہوئی۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ قدر سورۃ القدر میں تین مرتبہ استعمال فرمایا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی نے قدر کا معنیٰ تنگی بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ (پ ۲۸ ع ۱۷ سورۃ الطلاق) اور جس پر رزق تنگ کیا گیا ہے۔"

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ترجمہ:۔

اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے (پ ۳۰ ع ۱۴ سورۃ الفجر)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

ترجمہ:۔ اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔

(پ ۱۳ ع ۹ سورۃ الرعد)

ان آیات میں قدر بمعنیٰ تنگی ہے اگر قدر بمعنیٰ تنگی لیا جائے تو بھی درست ہے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں لشکر در لشکر، لشکروں کے لشکر اترتے رہتے ہیں یہاں تک ان کے واسطے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دیگر متعدد آیات میں آتا

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس کی تقدیر اور اس کا مقدر بنایا جو کچھ اس کی تقدیر میں تھا جو کچھ اس نے کرنا تھا۔ اس کا ہم کو پہلے ہی علم تھا ہم نے پہلے ہی سب کچھ لکھ دیا۔ اگر قدر بمعنی تقدیر لیا جائے تو بھی درست ہے کہ اس رات میں سال بھر میں ہونے والے امور اللہ تعالیٰ لوح محفوظ سے جدا کر کے ان فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں لگائی ہیں۔ چونکہ اس رات میں تمام مخلوق کے لئے جو کچھ تقدیر ازلی میں لکھا ہے اس کا جو حصہ اس سال میں رمضان المبارک سے دوسرے رمضان المبارک تک پیش آنے والا ہے وہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

تو تینوں معنیٰ قدر کے یہاں درست ہو سکتے ہیں

لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنی

علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی لیلۃ القدر میں لفظ قدر کے متعدد معانی بیان کئے ہیں۔ قدر کا ایک معنی قدرت ہے کسی فعل کے کرنے یا کسی کام سے اپنے آپ کو روکنے کی طاقت کو قدرت کہتے ہیں۔ جب قدرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس سے مراد خلق ہے۔ جب بندے کی صفت ہو تو اس سے مراد کسب ہے اس معنی کے لحاظ سے اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ ایک رات کی عبادت کا ایک ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ اجر عطا فرماتا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ قدرت کا دوسرا معنی تقدیر ہے اور تقدیر کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اپنی حکمت کے تقاضے سے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مخصوص مقدار، مخصوص صفت اور مخصوص مدت کے لئے پیدا فرماتا ہے۔ اس اعتبار سے اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے لئے بارش، رزق، جلانے اور مارنے کے احکام کا قلمدان اس رات میں فرشتوں کو سونپ دیتا ہے۔

شب قدر کا معنی و مفہوم امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قدر کے معنی مرتبہ کے ہیں۔ چونکہ یہ رات باقی راتوں میں شرف و مرتبہ کے لحاظ سے بلند ہے اس لئے "لیلۃ القدر" کہا جاتا ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کی تقدیر و فیصلے کا قلمدان فرشتوں کو سونپا جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔

۳۔ اس رات کو قدر کے نام سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے

نَزَلَ فِيهَا كِتَابٌ ذُوْ قَدْرٍ عَلٰى لِسَانِ ذِيْ قَدْرٍ عَلٰى اُمَّةٍ ذِيْ قَدْرٍ وَ لَعَلَّ تَعَالٰى اِنَّمَا ذَكَرَ لَفْظَ الْقَدْرِ فِيْ هٰذِهٖ سُوْرَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لِهٰذَا السَّبَبِ ط

ترجمہ:۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدر والی کتاب۔ قابل قدر امت کے لئے صاحب قدر رسول کی معرفت نازل فرمائی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس سورۃ میں لفظ قدر تین دفعہ آیا ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸)

(۴) قدر کا معنٰی تنگی کا بھی آتا ہے اس معنٰی کے لحاظ سے اسے قدر والی رات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس رات آسمان سے فرشِ زمین پر اتنی کثرت کے ساتھ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے

(الخازن ص ۴۹۵ ج ۴)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

۵۔ امام ابوبکر الوراق رحمۃ اللہ علیہ قدر کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ رات عبادت کرنے والے کو صاحب قدر بنا دیتی ہے اگرچہ وہ پہلے اس لائق نہیں تھا۔ (القرطبی ۱۰ ص ۱۳۱)

اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس رات کے نیک اعمال کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر ہوتی ہے اور بڑا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے یہ قدر والی رات ہمیں نصیب فرمائی۔

قدر کے معنی تقدیر اور قسمت بھی ہے اور عزت اور منزلت بھی یہاں دونوں معنی لئے جا سکتے ہیں۔

اس سورۃ مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ یہ کوئی معمولی رات نہیں بلکہ یہ رات وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اس مقدس کلام کے نزول کی ابتدا ہوئی جو قسمت اور تقدیر کو بدلنے والا ہے اور فرمایا کہ ہم نے اس کو اس رات میں اتارا ہے جو قدر و منزلت کے اعتبار سے بے مثل ہے یا اس رات میں اتارا جو تقدیر ساز ہے۔ اس مبارک رات میں ایسی مقدس کتاب نازل ہوئی۔ جس میں بنی نوع انسان کو اپنی پہچان اور اپنے خالق کا عرفان عطا فرمایا ہے

لیلۃ القدر کا تعین یہ رات کس مہینہ کی ہے تو مہینہ کا فیصلہ خود قرآن مجید نے فرمایا کہ یہ رات مبارکہ ماہ رمضان ہی کی ہے۔

تاریخ کا تعین اس بارے علماء کرام کا اختلاف ہے چالیس کے قریب اقوال مذکورہ ہیں لیکن صحیح حدیث مبارکہ میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (بخاری شریف)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ ایک حدیث پاک میں کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اکثر علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ رمضان پاک کی ستائیسویں رات لیلۃ القدر ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس پر قسم بھی کھایا کرتے تھے اور حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی کے قائل ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس کے حامی ہیں کہ ستائیسویں رات رمضان ہی کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ رحمۃ بھی فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رمضان المبارک کی رات ہی کو ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے دو دلیلیں بیان فرمائی ہیں۔

اوّل یہ کہ لفظ لیلۃ القدر کے نو حروف ہیں اور یہ کلمہ سورۃ القدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ تین کو نو سے ضرب دینے سے ستائیس (۲۷) حاصل ہوتا ہے جو اس بات کا غماز ہے۔ کہ لیلۃ القدر (۲۷) ستائیسویں کو ہوتی ہے۔

دوئم۔ اس سورۃ مبارکہ میں تیس (۳۰) کلمات (یعنی تیس الفاظ ہیں ستائیسواں کلمہ ھِیَ ہے جس کا مرکز لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر ہے گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہی کو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

فضائل لیلۃ القدر اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے فضائل میں جس بات کا خصوصی ذکر فرمایا

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہے۔ وہ اس رات میں قرآن مجید کا نازل کرنا ہے، گویا کہ قرآن پاک وہ قدر اور برکت والی کتاب ہے کہ اس کے ساتھ جس کا بھی تعلق ہو گیا۔ وہ برکت والا ہو گیا۔ قدر والا ہو گیا

حضرات گرامی! آپ کہیں بازار میں جا رہے ہو تو راستے میں آپ کو ایک بڑا قیمتی رومال مل جائے آپ اس کو اٹھا کر اور جھاڑ کر کندھے پر رکھ لو گے۔ نہ کوئی اس کا احترام کیا اور نہ ہی اس رومال کی عظمت آپ کے دل میں آئی۔ بس اک قیمتی کپڑا سمجھ کر اٹھا لیا اور چل دیئے۔ مگر آپ مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ کو پرانا اور بوسیدہ خلاف ملتا ہے تو آپ اس کو اٹھا کر جھاڑتے ہیں اور چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں اور پھر اس کو عزت و احترام کے ساتھ الماری میں رکھ دیتے ہیں۔ آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ بھائی بازار سے آپ کو قیمتی کپڑا ملا۔ آپ نے اس کو جھاڑ کر کندھے پر رکھ لیا۔ کوئی عزت نہیں کی اور کوئی احترام نہیں کیا اور خلاف کا اس قدر احترام کیوں کیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فوراً جواب دیا کہ بھائی جو کپڑا مجھے بازار سے ملا تھا وہ قیمتی ضرور تھا۔ مگر وہ ایک عام کپڑا تھا لیکن یہ غلاف اگرچہ قیمتی کپڑا نہیں ہے۔ مگر اس کی نسبت قرآن پاک سے تھی اس لئے اس کی نسبت مجھ کو مجبور کیا کہ میں اس کا احترام کر دل اس کو آنکھوں سے لگاؤں۔ کیونکہ جو چیز قرآن پاک سے مل جاتی ہے اور جس کا تعلق قرآن پاک سے ہو گیا وہ بابرکت بن جاتی ہے اور قرآن پاک کی نسبت اس کو اونچا کر دیتی ہے۔ چونکہ نسبت اونچی تھی اس لئے کپڑے کو اونچا کر دیا۔

معلوم ہوا قرآن مجید اونچا ہے جس کو اس سے تعلق ہو گیا۔ وہ بھی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اونچا ہو جائے گا۔

جس سینے میں قرآن پاک آیا وہ سینہ افضل ہو گیا۔
جس شہر میں قرآن پاک آیا وہ شہر افضل ہو گیا۔
جس مہینے میں قرآن پاک نازل ہوا وہ مہینہ افضل ہو گیا۔
اور جس شب میں قرآن پاک آیا وہ شبینہ افضل ہو گیا۔ اس رات کو قرآن پاک نے افضل بنا دیا۔

اگر آپ بلند ہونا چاہتے ہیں۔ اگر قوم بلند ہونا چاہتی ہے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن!
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک مسلمان ہو کر

حضرات محترم۔ آپ کی بلندی۔ قوم کی بلندی، ملک کی بلندی۔۔ سب قرآن پاک سے وابستہ ہے اور آئین قرآن سے وابستہ ہے۔ دستور قرآن سے وابستہ ہے۔ اس رات کو جو لوگ صرف نوافل پڑھ کر خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم نے لیلۃ القدر کا حق ادا کر دیا۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ جب تک عقیدہ۔ عمل اور زندگی کے شب و روز قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں ہوں گے ان کی کسی نیکی کو بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت نہیں بخشا جائے گا!

ہمارے عقیدے میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے عمل میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے کردار میں قرآن پاک آئے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہمارے اقتدار میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے قول وفعل میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے دل میں قرآن اور صاحب قرآن کا احترام آئے۔

جس نوں حب محمدؐ نہیں دعوی کوڑ ایمانی
بھانویں اوہ عالم فاضل ہووے بیلی جان شیطانی

عذاب قبر اور لیلۃ القدر

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک مسلمان کی قبر آئی آپ نے معلوم کیا کہ اس صاحب قبر کو عذاب قبر ہو رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت قبر کی طرف خطاب کر کے فرمایا اے شخص افسوس تو نے شب قدر پائی اور اس میں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کر سکا۔ اگر تو لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت تھوڑی سی بھی کر لیتا تو آج تجھے یہ قبر کا عذاب کیوں ہوتا۔ پھر آپ نے عام امت کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔ لوگو! جس نے لیلۃ القدر پائی اور اس رات میں اس نے اللہ تعالےٰ کی عبادت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نہایت بلند قدر فرماتے گا۔ (از ماہ صیام ص۴۴)

جاگنا ہے تو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

ماہ رمضان المبارک اور لیلۃ القدر

اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان المبارک کی فضیلت یہ بیان کی ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرہ ۱۸۵) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل کیا۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ماہ رمضان کی تیس(۳۰) راتوں میں سے لیلۃ القدر کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ علم الٰہی میں یہ بات تھی کہ اس رات اللہ تعالٰی کے بندے اس کی رضاجوئی کے لئے رات بھر جاگ کر عبادت کریں گے اور جس طرح اپنے طبعی تقاضوں کے برخلاف انہوں نے کھانے پینے کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ کے احکام کے تقاضوں کو پورا کریں گے۔ اس لئے عین مناسب تھا کہ احکام الٰہی کے نازل کرنے کی ابتداء اس رات سے کی جاتی اسی لئے ارشاد ہوا۔ "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ" بے شک ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔"

قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور آلٓمٓ میں تین حرف ہیں اور اس سے تیس(۳۰) نیکیاں ملتی ہیں تو پورے قرآن مجید کی تلاوت کا کتنا اجر ہوگا! یہ تو پڑھنے کا حال ہے پھر قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کا کس قدر ثواب ہوگا۔ قرآن مجید کی تلاوت کا ایک اور صلہ یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گا اور اس کو جنت میں لے جائے گا۔ گویا قرآن مجید کی وجہ سے اجر بھی ملتا ہے اور شفاعت بھی نصیب ہوتی ہے اس لئے بھی مناسب تھا کہ قرآن مجید اس رات میں نازل کیا جاتا۔ جس رات میں عبادت کا اجر بھی بہت زیادہ ہو اور جو رات شفاعت کی بھی موجب ہو۔ لیلۃ القدر میں عبادت کا اجر ہزار ماہ کی عبادتوں سے زیادہ ہے اور یہ اپنے ساتھ شفاعت کرنے والے لاتعداد فرشتے لے کر آتی ہے! اس لئے لیلۃ القدر قرآن مجید کے بھی مناسب ہے اور رمضان شریف کے بھی۔ کیونکہ رمضان شریف میں بھی ستر(۷۰) درجہ اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حضرات محترم! ہم سب کو چاہیئے کہ پورے رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی تلاش کریں ورنہ کم از کم ستائیسویں کی رات کو ضرور شب بیداری کریں اور عبادت و ریاضت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ط بے شک ہم نے قرآن پاک کو لیلۃ القدر میں اتارا۔

حضرات۔ آپ جانتے ہیں کہ قرآن پاک ایک رات میں تو نہیں اترا یہ سارا قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر تقریباً تیئس ۲۳ سال کے عرصہ میں اترا۔ قرآن مجید کا نزول شروع ہوا سب سے پہلی آیہ کریمہ جو غار حرا میں نازل ہوئی۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ط لیکن اس سورۃ پاک میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں اتارا۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن پاک لوح محفوظ سے اتار کر آسمان دنیا پر ایک مقام ہے جس کا نام ہے بیت العزت اس میں رکھا۔ اور وہاں سے جبریل امین بحکم رب العالمین تھوڑا تھوڑا کر کے لاتے رہے۔ یہاں تک کہ سارا قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نازل ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جو نزول ہوا ہے اس کا بیان دوسری آیت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ (پ ۱۴ سورہ النحل)

ترجمہ! اے حبیب ہم نے آپ پر یہ کتاب اتاری ہے کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ایک ہے انزال اور ایک ہے تنزیل۔ انزال کا معنیٰ ہے کسی چیز کا ایک دم اتارنا۔ اور تنزیل کا معنیٰ ہے کسی چیز کا آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریجاً اتارنا تو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ یہ اِنْزَال سے ہے اور نَزَّلْنَا، تَنْزِیْل سے ہے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تنزیل ہوئی ہے اور لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے قرآن کریم کا انزال ہوا ہے. قرآن مجید کو جبریل علیہ السلام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت العزۃ میں یکبارگی لاتے تو یہ سارا قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذات اقدس پر تھوڑا تھوڑا کر کے یہ قرآن پاک نازل ہو گیا اور حسب مصالح جبریل امین نے تھوڑا تھوڑا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔

یہ بھی معلوم ہوا آسمان دنیا میں لوح محفوظ کے بعد سب سے بڑا اور معزز مکان بیت العزۃ ہے اس لئے کہ وحی الہٰی کا مقر ہے۔

علماء تفاسیر نے تفسیروں میں یہی لکھا ہے اور علماء کرام جو فرمائیں. ہمارا سر اس کے سامنے جھکا ہوا ہے۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اس رات میں یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ٥ اے میرے محبوب آپ حکیم اور علیم کی طرف سے سارا قرآن پاک القاء کئے گئے ہیں۔

حضرات! آسمان دنیا پر وہ کون سا بیت العزۃ ہے جس میں یہ قرآن پاک اتارا گیا. تو وہ قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مبارک رات میں سارا قرآن پاک اتار کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک میں رکھا ہے اور یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر براہ راست اترا ہے. جس میں جبریل علیہ السلام کا بھی دخل نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ط ترجمہ اے میرے محبوب آپ حکیم اور علیم کی طرف سے سارا قرآن پاک القاء کئے گئے ہیں۔ (پ ۱۹ ع ۱۶ سورۃ النمل)

تو یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر القاء کیا گیا۔ جبریل علیہ السلام آتے جس آیت کے ظاہر کرنے کا وقت آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت لے کر وہ آیت پڑھ دیتے تھے۔ مطلب یہ ہوتا تھا کہ محبوب اس حکم کو ظاہر کر دو۔

جبریل امین حاضر ہو کر کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ کا خدا فرماتا ہے کٓھٰیٰعٓصٓ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عَلِمْتُ میں جانتا ہوں۔ علماء کرام جانتے ہیں عَلِمْتُ فَهِمْتُ ماضی کا صیغہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تجھ سے سن کر جان لیا ہے یا اب جان لیا ہے۔ فرمایا تم اب لے کر آرہے ہو، میں تو پہلے ہی جانتا ہوں، میں تو پہلے سے ہی سمجھا ہوں۔

حضرات محترم۔ عزت کا جو مقام ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے انوار اور اسرار کا تحمل کرنے والے ہیں اور تحمل اگر کوئی چیز کر سکتی ہے تو وہ قلب مصطفٰے ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اس ذات اور قلب پاک سے جن کا تعلق ہو گیا اور جن کی نسبت ہو گئی ہے ان کو قلب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض آرہا ہے ان میں تحمل کا مادہ ہے اور برداشت کا۔

دوسرے تو سن ہی نہیں سکتے۔ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ دل میں جگہ دے ہی نہیں سکتے حضرات گرامی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ اگر کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

نازل کر دیتا تو وہ پہاڑ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پھٹ جاتا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا
چنانچہ قرآن پاک میں ہے۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ‏ (پ ۲۸ ع ۶۔ سورۃ الحشر)

ترجمہ:۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

سوال۔ اگر یہ قرآن عظیم کسی پہاڑ پر نازل ہوتا تو وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا یا نہیں۔ ہوتا۔

جواب:۔ یقیناً ٹکڑے ٹکڑے ہوتا۔ کیونکہ یہ خبر دے رہا۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ کی خبر کبھی غلط اور خلاف واقعہ نہیں ہو سکتی۔

حضرات محترم! اگر یہ قرآن پاک کسی پہاڑ پر نازل ہوتا تو وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اب یہ بتلایئے کہ یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر نازل ہوا کہ نہیں۔ نازل ہوا اور ضرور نازل ہوا۔

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ ترجمہ:۔ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا۔ (پ ۱ ع ۱۲ سورۃ البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر اتارا تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک پھٹا کہ نہیں ٹکڑے ٹکڑے ہوا کہ نہیں نہیں" نہیں ہوا معلوم ہوا کہ دنیا کے کسی بڑے پہاڑ میں بھی وہ قوت و طاقت نہیں ہے جو قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے

اگر یہ قرآن عظیم کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر نازل ہو جاتا تو وہ پہاڑ یقیناً ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوا۔ پھٹا نہیں۔ معلوم ہوا۔ دنیا کے کسی پہاڑ میں وہ قوت و طاقت نہیں ہے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

جو قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک میں جو قوت وطاقت ہے وہ کسی چیز میں نہیں ہے

قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ساتھ ہی ایک اصحابی بیٹھے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھٹنہ صحابی کی ران پر تھا۔ ساتھ جو لگے بیٹھے تھے صحابی کی ران نیچے تھی اور گھٹنہ مبارک اوپر تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ وحی کا نزول ہوا تو وہ صحابی کہتے ہیں مجھ پر اتنا دباؤ پڑا کہ میں چلا اٹھا کہ کہیں میری ران کی ہڈی نہ ٹوٹ جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہوتے، جانور پر سوار ہوتے وحی نازل ہوتی تو جانور اتنا جھک جاتا کہ زمین کے ساتھ لگ جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا اگر ہم یہ قرآن پاک پہاڑ پر اتارتے تو وہ دب جاتا اور ساتھ ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتا۔

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک اپنی جگہ سے نہیں دبتا تھا اس کا اثر قلب مبارک پر اور دوسری چیزوں پر بھی اتنا پڑتا کہ سواری بھی دب جاتی، کوئی ساتھ بیٹھا ہوتا۔ اس کا کوئی حصہ بدن کے نیچے ہوتا اس پر بھی دباؤ پڑتا لیکن وحی الٰہی کا اگر کوئی چیز تحمل کر سکتی تھی۔ قرآن کے نزول کا تحمل کوئی چیز کر سکتی تھی تو وہ قلب مصطفےٰ ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مبارک ہے۔

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی حقیقتوں کو کون جان سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے اسرار کا خزانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی جگہ میں نہیں سما سکتا۔ نہ آسمانوں میں نہ زمینوں میں اگر سماؤں تو اپنے بندے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کے دل میں سما جاؤں۔ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں سمایا ہی ہوا تھا تم کیا جانو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سب سے بڑا کعبہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اللہ تعالیٰ کے اسرار کا خزینہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے سلام جو لکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک ایک ایک عضو شریف پر سلام لکھا ہے۔ دل کا ذکر آیا تو فرماتے ہیں۔

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

حضرات گرامی! قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوا اور نہ پھٹا تھا۔

یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے اور بعض حضرات یہ خیال کریں گے کہ یہ کونسی بڑی عظمت کی بات ہوگی۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے بچے قرآن پاک کے حافظ ہیں۔ سارا قرآن پاک ان کے سینے میں ہوتا ہے۔ ان کا قلب نہیں پھٹتا ان کا سینہ نہیں پھٹتا۔ تو جس شخص کے ذہن میں ایسا خیال آتا ہے۔ تو جان لو وہ عالم نہیں ہے وہ قرآن پاک کے نزول کے معنی کو نہیں سمجھتا۔

حضرات! ایک ہے قرآن پاک کے الفاظ کو یاد کر لینا اور ایک ہے قرآن پاک کا نازل ہونا۔

حافظ قرآن پاک الفاظ یاد کرتا ہے۔ مگر قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ ایک قرآن پاک کا کسی جگہ رکھ دینا اور ایک ہے۔ قرآن پاک کا نازل ہو جانا۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مثلاً ہم قرآن پاک کو لکڑیوں کے اوپر رکھ دیتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کے اوپر رکھ دیتے ہیں وہ نہیں ٹوٹتی وہ نہیں پھٹتی اور پہاڑوں پر آبادیاں ہیں وہاں گھر گھر میں قرآن ہوتا ہے اور وہاں پڑھا جاتا ہے۔ لیکن وہ پہاڑ نہیں پھٹتے۔ لیکن اگر نازل ہو جاتا تو پہاڑ پھٹتا یا نہ پھٹتا۔ "پھٹتا" تو معلوم ہوا کہ قرآن پاک کا کہیں رکھ دینا اور بات ہے یا قرآن پاک کے الفاظ کو یاد کر لینا اور بات ہے اور قرآن پاک کا نازل ہونا اور بات ہے۔ حافظ قرآن پاک کے الفاظ یاد کرتے ہیں مگر قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہوا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اقدس پر یہ سارا قرآن پاک نازل ہوا اور اس قلب اقدس نے اس کا تحمل کیا۔ غور کرو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت وطاقت کا اندازہ لگاؤ۔ ہم لوگ سمجھتیں نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت وطاقت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ جبریل امین آنکھ جھپکنے سے پہلے سدرہ سے زمین پر آجاتا ہے۔ اگر کوئی پیدل جائے تو آٹھ ہزار برس پیدل چلتا رہے تو سدرہ پر جا کر پہنچے اسی سو سال تک چلتا رہے تو سدرہ تک پہنچے۔ تو جبریل امین آنکھ جھپکنے سے پہلے سدرہ سے زمین پر آجاتے ہیں۔ جبریل امین کی قوت وطاقت کا اندازہ اس سے بھی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جبریل کے متعلق فرماتا ہے۔ ذِیْ قُوَّۃٍ کہ جبریل بڑی قوت والا ہے تو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے کہ بڑی قوت والا ہے تو وہ کتنی قوت والا ہو سکتا ہے۔ جب بنی اسرائیل نے تورات شریف لینے سے انکار کر دیا تھا تو جبرائیل امین نے کوہ طور پہاڑ اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا تھا تو وہ جبریل امین جو پہاڑ کو ہاتھوں پر اٹھا لے آنکھ جھپکنے سے پہلے سدرہ سے زمین پر آجائے جس کو اللہ تعالےٰ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ذِی قُوَّۃٍ فرماتا ہے۔ وہ ہی جبریل جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معراج کی رات جب سدرۃ پر پہنچے تو سرکار نے فرمایا کہ جبریل ہمارے ساتھ چلو۔ تو جبریل نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آگے نہیں جاسکتا اگر آگے جاؤں تو اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات سے میرے پر جل جائیں گے

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

آگے میں نہیں جاسکتا یہ میری حد ہے یہاں سے آگے نہ کبھی گیا ہوں نہ جاسکتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا جبریل تیری یہاں انتہا ہوگئی اور میری یہاں سے ابتدا ہوگئی۔

تو وہ جبریل جو اتنی قوتوں وطاقتوں والا ہے۔ وہ جبریل معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں دے سکا۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ؎

شان خدا نہ ساتھ دے ان کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے زمین جسے نرم سی اک اڑان ہے

پہلی وحی

آپ حضرات سنتے رہتے ہیں کہ جب پہلی وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تھے صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک ہے کہ جبریل امین آئے اور آکر کہا اِقْرَاْ پڑھیئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَمَا اَنَا بِقَارِیٍٔ میں پڑھنے والا نہیں۔ بعض لوگ اس کا ترجمہ کرتے ہیں میں پڑھا ہوا نہیں یہ ترجمہ درست نہیں۔ میں پڑھا ہوا نہیں۔ یہ کس کا ترجمہ ہے۔ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ قاری اسم فاعل ہے جس کا معنی ہے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پڑھنے والا اور اس پر مانافیہ لگا ہوا ہے جس کا معنی ہے میں پڑھنے والا نہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں پڑھا ہوا ہی نہیں تو کتنا فرق پڑ گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ وَمَا اَنَا بِقَارِئٍ تو جبریل امین نے آپ کو پکڑ لیا اور پکڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ جیسے ہم کسی سے معانقہ کرتے ہیں اور گلے لگاتے ہیں جبریل نے گلے لگا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا دبایا کہ حدیث پاک کے الفاظ ہیں کہ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ہ جبریل اپنی پوری قوت و طاقت کو پہنچ گئے۔ مطلب یہ ہے کہ جبریل امین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لگا کے اتنا دبایا کہ سارا جبریلی زور لگا دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پھر کہا پڑھیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں۔ جبریل امین نے پھر پکڑ لیا اور پھر پکڑ کر اسی طرح زور لگایا پھر چھوڑ کر کہا پڑھنے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں۔ تین مرتبہ ایسے ہوا چوتھی مرتبہ جبریل نے کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔ جب جبریل نے یہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً قراُت فرمائی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر پڑھنے کی استطاعت نہیں تھی۔ طاقت نہیں تھی۔ طاقت نہیں تھی تو جبریل ساتھ لگا کر فیض پہنچاتے تھے اور پڑھنے کی استطاعت پیدا کرتے تھے۔ تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر پڑھنے کی استطاعت اور استعداد اور طاقت پیدا ہو جائے۔ تو یہ فیض پہنچانے کا طریقہ بھی بڑا عجیب ہے کہ تین مرتبہ سارا زور لگا دیا۔ فیض دیا۔ پوری کشتی لڑی۔ جبریل نے سارا جبریلی زور لگایا تو ابھی استعداد ہی پیدا نہیں ہوئی۔ ابھی فیض ہی نہیں پہنچا۔ حالانکہ فیض پہنچانے

Marfat.com
Marfat.com

والے تو سینکڑوں ہزاروں میلوں سے بیٹھے بیٹھے فیض پہنچا دیتے ہیں اور یہاں جبریل سارا زور لگا رہا ہے اور فیض نہیں پہنچ رہا۔ بات یہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے اپنے بزرگوں سے جو پڑھا اور سیکھا وہ یہ ہے۔

بات یہ تھی کہ آج کل لوگ کہتے ہیں کہ جبریل کے آنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتے تھے حضورؐ نہیں جانتے تھے ایمان کس کو کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کس کہتے ہیں تو معاذ اللہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایمان سے ہی ناواقف تھے تو ایمان کی بنیادی بات ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت اللہ تعالیٰ کو جاننا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی نہیں رکھتے تھے تو اس قسم کی جو باتیں کرنے والے ہیں ان کے لئے اتنا جواب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، فرمایا جبریل جاؤ اور پہلے میرے محبوب سے صرف اِقْرَاْ کہنا اور سارا زور لگا کے دیکھ لینا۔ ایک بار نہیں دو بار نہیں، تین بار سارا زور لگا کے دیکھ لینا اور صرف اِقْرَاْ، اِقْرَاْ کہتے رہنا۔ میرا حبیب نہیں پڑھے گا۔ جب تک میرا نام پڑھنے کے لئے نہیں کہو گے۔ تاکہ پتہ چل جائے کہ میرے حبیب کو میری معرفت تیرے جانے سے حاصل نہیں ہوئی تیرے جانے سے پہلے بھی میرا حبیب میری معرفت رکھتا ہے اور میرا اس کے ساتھ رابطہ ہے وہ میری معرفت رکھتا ہے میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ایسا گہرا تعلق رکھتا ہے کہ جب تک میرا نام لے کر پڑھنے کے لئے نہیں کہو گے، ہرگز نہیں پڑھے گا۔

حضرات گرامی! وہ جبریل جس کے اندر اتنی قوت و طاقت ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اس جبریل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ

Marfat.com
Marfat.com

اپنے ساتھ لگا کے پورا جبریلی زور لگایا. تو بتایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مضمحل ہوا نہیں. کوئی ہڈی ٹوٹی نہیں. کچھ بھی نہیں ہوا. اس سے آپ حضرات اندازہ لگائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت و طاقت کا کیا عالم ہوگا. لیکن آج کل بعض لوگ سطحی نظر سے دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اگر اتنی طاقت تھی. تو جنگ اُحد میں صحابہ کیوں شہید ہو گئے اور وہ جو فتح تھی شکست میں تبدیل ہو گئی اور جنگ بدر میں ایسا کیوں ہوا فلانی جنگ میں ایسا کیوں ہوا. اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی طاقت تھی تو مکے سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ کیوں گئے. اور کافروں سے ڈرتے کیوں تھے لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں. جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ اصل حقیقت سے واقف نہیں۔

حضرات گرامی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معلم اخلاق حسنہ بن کر آئے تھے معلم دین اسلام بن کر آئے تھے. ہمارے لئے نمونہ بن کر آئے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور نمونہ سب کچھ کر کے دکھایا. اگر سرکار اپنی قوتوں کو بروئے کار لاتے تو پھر تو یہ ہوتا کہ بھائی وہ تو سرکار کی خصوصیت تھی تو اب تو ہم ایسا نہیں کر سکتے. سرکار نے ہمیں تعلیم دی اگرچہ میں بڑی قوتوں کا مالک ہوں. مگر میں اپنی قوتوں کو بروئے کار نہیں لاؤں گا. کہ میں تمہاری تعلیم کے واسطے آیا ہوں. جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے. بیوی بچوں کے محتاج نہیں تھے زمان و مکان کے محتاج نہیں تھے یاد رکھنا یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے محتاج ہیں. حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج ہے اور حضور اکرم

Marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو کھانے پینے کی حاجت تھی۔ صوم وصال کے متعلق پڑھ کر دیکھئے، صحاح ستہ میں حدیثیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصلی روزے رکھتے تھے تو صحابہ نے بھی رکھنے شروع کر دیئے جب کمزوری خاص طور پر نمایاں ہوئی تو سرکار نے خود فرمایا۔ لَا تُوَاصِلُوْا کہ تم وصلی روزے نہ رکھو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ خود رکھتے ہیں ہمیں منع فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَسْتُ مِثْلَکُمْ فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں اَیُّکُمْ مِثْلِیْ کون ہے۔ تم میں میری مثل، میری برابری کرتے ہو۔ ارے تم کھاتے پیتے کے محتاج ہو میں تمہاری طرح کھانے پینے کا محتاج نہیں ہوں اور بعض دفعہ جنگوں میں شکست کھانی بھی پڑتی ہے۔ مگر ہمت نہ ہارنا۔ آخر فتح جو ہوتی ہے وہ حق کی ہوتی ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری قوتوں اور طاقتوں کو استعمال نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی قوتیں اور طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔

جہان در خیال لیلۃ القدر　　حسن در بند گیسوے محمد
شب قدر ہو یا فروغ سحر ہو　　یہ سب تیرے جلووں کی تابانیاں

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ۔ اترتے ہیں اس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ملائکہ اترتے رہتے ہیں ایک ہی بار نہیں اترتے بلکہ رات کو فوج در فوج لشکر در لشکر اترتے رہتے ہیں اور اتنی تعداد میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ زمین ان کے واسطے تنگ ہو جاتی ہے۔ وَالرُّوْحُ اور فرشتوں کے ساتھ روح بھی آتی ہے

Marfat.com
Marfat.com

روح سے کون مراد ہے۔ اکثر مفسرین کرام تو یہی فرماتے ہیں کہ روح سے مراد جبریل امین ہیں یعنی یہ رات ایسی مبارک رات ہے کہ فرشتوں کے ساتھ سارے فرشتوں کے سردار روح الامین حضرت جبریل بھی آتے ہیں لیکن شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ روح سے مراد انبیاء واولیاء کی روحیں بھی ہو سکتی ہیں۔ اس رات میں انبیاء اولیاء کی ارواح آتی ہیں اور نیک لوگوں کی روحوں کو آزادی ہوتی ہے وہ اللہ کے حکم سے جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی جو بہت بڑے محدث اور مفسر ہوئے ہیں اور بہت بڑے ولی اللہ بھی ہوئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ یہ ان کے خلیفہ ہیں اور ان کے مرید ہیں فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ مظہر میرے لئے تم کیا ہدیہ لائے ہو۔ تو میں قاضی ثناء اللہ کو پیش کردوں گا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے کہ قاضی ثناء اللہ صاحب اپنے وقت کے امام بیہقی ہیں۔ علم کے لحاظ سے آپ کا اتنا اونچا مقام ہے۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روحیں آسکتی ہیں اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیہ کریمہ کے تحت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بحث کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ بھی شہداء کے زمرے میں داخل ہیں۔ کیونکہ شہداء جہاد اصغر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ جہاد اکبر کرتے ہیں کہ جب جہاد اصغر کرنے والے شہید ہیں تو جہاد اکبر کرنے والے بھی شہید ہیں اور وہ بھی شہداء کے زمرے میں داخل ہیں تو قاضی

Marfat.com
Marfat.com

صاحب شہیدوں اور ولیوں کے بارے میں فرماتے ہیں ارواح ایشاں در زمین و آسمان بہشت ہر جا کہ خواہد میروند و دوستاں را و معتقداراں در دنیا و آخرت مدد کاری می فرمانددو دشمناں را ہلاک نمایند۔

فرماتے ہیں کہ شہداء اور اولیاء اللہ کی روحیں آسمان میں زمین میں بہشت میں جہاں بھی جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں اور دوستوں اور مریدوں کی مدد کرتی ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں تو اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو اجازت ہوتی ہے اور فرشتوں کے ساتھ پاک لوگوں کی روحیں بھی آتی ہیں اور وہ رات میں عبادت گزار لوگوں کے پاس بیٹھتی ہیں انس حاصل کرتی ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم کے واقعات انفاس العارفین میں لکھتے ہیں۔ جس صاحب کو شوق ہو وہ پڑھ سکتا ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدی کا شیراز سے آگرہ اکبر آباد میں آنا اور یہ ثابت ہے کہ اولیاء اللہ کی روحیں مجسم ہو کر جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں اور مریدوں کی مدد کرتی ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نہیں مدد کرتی وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں۔ ان کی مدد نہیں کرتی۔ کیونکہ مدد تو کی جاتی ہے غلاموں کی۔ دشمنوں کی تھوڑی مدد کی جاتی ہے۔ مدد تو غلاموں کی وفاداروں کی کی جاتی ہے۔ جو مخالف ہو اور جو دشمن ہو ان کی مدد کون کرتا ہے تو وہ بھی سچے اگر وہ کہتے ہیں کہ کوئی مدد نہیں کرتا تو کہو بالکل ٹھیک ہے۔ تمہاری مدد نہیں کرتے ہماری مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا شَفَاعَتِیْ حَقٌّ مَنْ یُؤْمِنُ بِھَا میری شفاعت حق ہے مگر نصیب اس کے ہو گی جو اس پر ایمان رکھتا ہو۔ جو ایمان رکھتے ہیں ان کو شفاعت نصیب ہو گی اور جو ایمان

Marfat.com
Marfat.com

نہیں رکھتے ان کے نصیب نہیں ہوگی. شفاعت ایمان والوں کے لئے ہے
اور جو ایمان والے نہیں ہیں ان کے واسطے نہیں ہے بہرحال اولیاء اللہ کی
روحوں کو اجازت ہے جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں. لیلۃ القدر میں بھی
فرشتوں کے ساتھ اولیاء اللہ کی روحیں آتی ہیں اور جو لوگ عبادت میں
مصروف ہوتے ہیں مشغول ہوتے ہیں ان کے پاس آکر بیٹھتی ہیں اور مسرت
حاصل کرتی ہیں. اُنس حاصل کرتی ہیں اور عبادت گذاروں کے واسطے دعائیں
کرتی ہیں. اب آپ حضرات یہ خیال کریں گے کہ ہم ہر سال شب قدر میں
جاگتے ہیں ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ ہمارے پاس کوئی فرشتوں کی جماعت
آکے بیٹھی ہو یا اولیاء اللہ کی روحیں ہمارے پاس آئی ہیں

اور اگر آتی بھی ہیں تو ہمیں نظر نہیں آتی تو ان کی کوئی علامت کوئی نشانی
تو ہونی چاہیئے تاکہ ہم سمجھ لیں اس وقت ہمارے پاس آکر بیٹھے ہوئے ہیں
بزرگان دین فرماتے ہیں کہ فرشتے عام لوگوں کو نظر نہیں آتے، اور
روحیں بھی عام بندوں کو نظر نہیں آتی. اللہ تعالیٰ اپنے مقربوں کو دکھا
دیتا ہے لیکن اگر کوئی شخص بیٹھا ہوا عبادت کر رہا ہو. بڑے اخلاص کے
ساتھ بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ اور بڑی محبت کے ساتھ تو بیٹھے بیٹھے
اچانک اس کے بدن پر ایک کپکپی سی طاری ہو جاتے لرزہ سا طاری
ہو جاتے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور ایک رقت سی طاری ہو جائے. تو
اس وقت وہ عابد یہ سمجھے کہ میرے پاس فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں،

پاس فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں. میرے پاس پاک لوگوں کی ارواح موجود ہیں
تو وہ وقت بڑا مبارک وقت ہوتا ہے. اس وقت وہ جو دعا مانگے اور اس
کو دعا مانگنی چاہیئے کہ نیک دعا کرے. کیونکہ وہ سب حاضرین آمین

Marfat.com
Marfat.com

کہیں گے اور ان کی برکت سے دُعا قبولیت کا درجہ پاتے گی۔ اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ عبادت میں مصروف ہوتے ہیں تو اچانک ان پر ایک لرزہ سا طاری ہو جاتا ہے۔ ایک کیفیت سی طاری ہو جاتی ہے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ وقت ایک خاص وقت ہے۔ میرے پاس اس وقت ایک فرشتوں کی جماعت موجود ہے اور یہ رقت مجھ پر طاری ہوئی ہے اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خود بخود ایسا ہو۔ قدرتی طور پر ایسی کیفیت طاری ہو تو ٹھیک ہے جان بوجھ کر ایسے نہ ہلتا رہے کہ دیکھنے والے سمجھیں کہ سارے فرشتے اسی کے پاس آئے ہوئے ہیں۔ اور کسی کے پاس کوئی آیا ہی نہیں۔ کیونکہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ بیٹھے ہوئے ایسے ہی کرتے رہتے ہیں جیسے کہ ان پر انوار و تجلیات کا نزول ہو رہا ہے۔ یاد رکھو اگر کسی کو کہا جائے کہ تم وجد کرو۔ رقص کیا کرو۔ بڑی جلدی کریں گے۔

یہاں پنجاب میں ایک صاحب ہیں جو اپنے مریدوں کو باقاعدہ رقص کرنا سکھاتے ہیں۔ طریقہ سکھاتے ہیں۔ چنانچہ ان کے جو مریدین ہیں داڑھیاں ان کی منڈی ہوئی ہوتی ہیں۔ نماز پڑھتے نہیں۔ لیکن قوالی میں جب ان کو وجد ہوتا ہے تو دیکھنے والا حیران ہو جاتا ہے۔ مچھلی کی طرح ایسے لوٹ جاتے ہیں۔ سارے مجمعے میں مجمع کو ہلا کے رکھ دیتے ہیں۔ دیکھنے والا کہتا ہے کہ کیا کہیئے۔ مگر ان کے کارنامے سے دیکھ کر بالکل یقین نہیں آتا کہ ان پر بھی کوئی تجلی نازل ہوتی ہوگی۔ یا یہ صاحبان وجد و رقص میں ہیں۔ تو اگر کسی کو کہا جائے کہ وجد کیا کرو۔ رقص کیا کرو۔ کریں گے اور اگر کہو تسبیح کھڑکا لو۔ تو زور زور سے کھڑکائیں گے حالانکہ تسبیح پڑھنے کے لئے ہوتی ہے کھڑکانے کے لئے نہیں ہوتی تو اس قسم کے کام لوگ

Marfat.com
Marfat.com

بڑی جلدی کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو کہو داڑھی رکھ لو۔ موت پڑ جائے گی
جیسے پہاڑ گر گیا۔ تو یاد رکھو۔ یہ سب کچھ کرنا آسان ہے۔ اصل چیز ہے سنت
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نفس جو ہے
اس کو سرکش گھوڑا سمجھو اور یہ گھوڑا مطیع نہیں ہوتا۔ رام نہیں ہوتا جب
تک اس کے منہ میں سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام نہ دی جائے
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو درجے اور مرتبے سنت
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں وہ کسی اور
چیز سے حاصل نہیں ہوتے۔ نفس اگر مطیع ہوتا ہے نفس اگر عمارہ سے
مطمئن بنتا ہے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے
بنتا ہے تو اصل چیز ہے سنت پر عمل کرنا۔ تو بات کہاں سے چلی تھی کہ اگر
خود بخود ایسی کیفیت طاری ہو۔ اس میں بناوٹ اور تصنع کا دخل نہ ہو
تو پھر یہ کیفیت بڑی پیاری ہے لیکن اگر کوئی جان کے ایسے ہلتا رہے
تو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بناوٹ اور تصنع جو ہے وہ پسندیدہ نہیں
ہے۔ بہر صورت عابدوں زاہدوں کے پاس فرشتے آتے ہیں اور آکر بیٹھتے
ہیں اور انس حاصل کرتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ۔ یہ
مِنْ كُلِّ اَمْرٍ جو ہے یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ رات تقدیر کی ہے اس رات میں
سال بھر میں ہونے والے امور مقدر ہوتے ہیں اور جن فرشتوں کی
ڈیوٹیاں اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں لگائی ہیں وہ ان کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں
حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں ہے کہ روح سے

Marfat.com
Marfat.com

حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں کہ اسی رات میں آپ کی روح اقدس خصوصیت سے زمین کی طرف نزول اجلال فرماتی ہے (یعنی متوجہ فرماتی ہے) (فیوض الرحمٰن اُردو ترجمہ روح البیان ص۸۶۴)

انبیاء واولیاء اور عالم ارواح قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ ط

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔

(پ۳ ع ۱۷ سورہ آل عمران)

النَّبِیّٖنَ۔ صیغہ ہے جمع کا اور جمع پر جب الف لام داخل ہو جائے۔ تو فائدہ عموم استغراق کا دیتا ہے۔

معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو جمع فرمایا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ اور یاد کرو جب اللہ نے سارے نبیوں سے پکا عہد لیا یہ عہد کہاں لیا عالم ارواح میں۔ پہلی بات یہ ثابت ہوئی کہ نبی عالم ارواح میں صفت نبوت سے موصوف ہو چکے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نبیوں سے عہد لیا اور عہد لیا عالم ارواح میں۔ تو قرآن پاک سے ثابت ہوا کہ نبی عالم ارواح میں نبی بن چکے تھے۔ آگے فرمایا۔

لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ۔ میں نے تم کو کتاب اور حکمت سے دیا۔

ثابت ہوا نبی عالم ارواح میں ہی نبوت سے اور کتاب سے اور حکمت سے سرفراز ہو چکے تھے وہاں کتاب بھی مل چکی تھی۔ وہاں حکمت بھی مل چکی تھی نبوت بھی مل چکی تھی اس کی تائید قرآن کریم سے پڑھیئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور حضرت مریم علیہا السلام ان کو گود میں اٹھا کر آئی تو قوم

Marfat.com
Marfat.com

نے دیکھ کر کہا اے مریم تیرا نکاح تو نہیں ہوا اور تیری گود میں ہم بچہ دیکھ رہے ہیں اور کیا بات ہے تو نے تو ہمیں تعجب میں ڈال دیا ہے۔ حضرت مریم نے جواب نہیں دیا۔ فرمایا میں نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ اک چپ کا روزہ ہوتا ہے۔ فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا میں نے رحمٰن کے لئے نذر مانی ہے کہ میں چپ کا روزہ رکھوں گی۔ فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ط اور ایسا روزہ کہ کسی سے کلام نہیں کروں گی۔

روزے کی بھی قسمیں ہوتی ہیں۔ جو رکھتے ہیں ان سے پوچھو۔

حضرت مریم علیہا السلام منہ سے تو بولی نہیں۔ خود تو چپ کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ جواب نہیں دیا۔ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ۔ گود میں بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے بات کرو۔

قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ط وہ کہنے لگے کہ ہم اس سے کیسے کلام کریں وہ تو گود والا بچہ ہے بولنے کے قابل نہیں۔

سمجھنے کے قابل نہیں۔ ہم اس سے کیسے کلام کریں۔ بس ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ماں کی گود میں بولے اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ قف اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ۔ بچے بھی جانتے ہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اٰتٰنِیَ ماضی کا صیغہ ہے اور ماضی گذرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام ماں کی گود میں فرماتے ہیں میں جس اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دے دی ہے وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ اس نے مجھے نبی بنا دیا ہے۔ جَعَلَ بھی ماضی کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہاں نبی بنا دیا، عالم ارواح میں۔ کہاں کتاب دے دی، عالم ارواح میں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو عالم ارواح میں کتاب ملی۔ سارے نبیوں کو عالم ارواح میں کتاب ملی اور

Marfat.com
Marfat.com

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں ملی اور ہمارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں نہیں ملی۔ حضور صلی اللہ علیہ کو بھی وہاں ملی ہے اور باقی جس جس کو ملی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ملی۔

حضرات! بتایئے ڈگری پہلے ملتی ہے یا تعلیم پہلے ہوتی ہے۔ تعلیم پہلے ہوتی ہے ڈگری بعد میں ملتی ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی بچہ سکول میں داخل ہو اور بی اے کی ڈگری پہلے ہی اس کے ہاتھ میں دے دی جائے اور قاعدہ پھر شروع کروایا جائے، "نہیں" پہلے تعلیم دی جاتی ہے پھر ڈگری ملتی ہے۔ جب ان کو عالم ارواح میں ڈگریاں مل گئیں تو تعلیم یہاں آکر شروع ہوئی ہے۔ تعلیم کا سلسلہ یہاں سے شروع ہوا ہے "نہیں" اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا ہی کامل اکمل کیا۔ ان کی فطرتوں میں علوم اور معارف رکھ کے ان کو پیدا کیا۔ یہ عالم ارواح میں عالم بھی تھے عارف بھی تھے اور علم و معرفت کا خزانہ بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شان ہی بہت بلند ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو دیکھو اور غلاموں کے غلاموں کو دیکھو۔ ایک واقعہ پڑھیئے اور کمال یہ ہے کہ اس کو لکھا ہے اشرف علی تھانوی نے جو ہم اہلسنت وجماعت کے مخالف اور حکیم دیوبند ہیں انہوں نے لکھا ہے کتاب کا نام ہے امداد المشتاق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور امام غزالی علیہ الرحمۃ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کی رات تشریف لے گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی حضور میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ آپ کا یہ فرمان ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں تو حضور کیا آپ کی اُمت کے عالم ہمارے جیسا

Marfat.com
Marfat.com

علم ہمارے جیسا فہم ہمارے جیسی صلاحیت قابلیت رکھتے ہیں۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ وہ میرے علم کے وارث ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم عطا فرمایا ہے جو پہلے نبیوں کو بھی نہیں ملا تو جب وہ میرے علم کے وارث ہیں تو میرے علم کے وارث ہو کر وہ بڑے قابل اور بڑے فہیم اور بڑا اللہ کا فضل ہے ان پر ان کی بڑی صلاحیتیں ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا حضور اپنی اُمّت کا ایک عالم تو بلائیے میں اس کی قابلیت، صلاحیت کو تو دیکھوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم ارواح میں نظر اٹھائی تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی روح اٹھی۔ حضور مجھے بلائیے۔ حضور میں حاضر ہوں یہ نہ سمجھئے کہ دوسرے نہ بولے۔ دوسرے تو ادب کی وجہ سے تواضع کی وجہ سے خاموش تھے یہ ذرا تیز بڑے تھے اور بڑے عالم ہیں۔ بڑے فلسفی، بڑے منطقی، بڑا کرم۔ عرض کیا۔ حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا چل پھر تو ں ای آجا۔ امام غزالی کی روح آئی۔ سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے۔ عرض کی حضور میرا نام ہے محمدؐ میرے باپ کا نام محمدؐ میرے دادا کا نام بھی محمدؐ، میرے پڑدادے کا نام بھی محمدؐ، محمد بن محمد بن محمد بن محمد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ کوئی قابلیت ہے کہ سوال کیا۔ ایک اور جواب دے رہے ہیں سات۔ انبیاء کے سامنے خواہ مخواہ کلام کو لمبا کرتے ہو یہ طول کلامی یہ کیسی بات ہے۔ میں نے تمہارے باپ دادے کا نام پوچھا ہے میں نے تو تم سے صرف تمہارا نام پوچھا ہے اور تم باپ دادے کا نام بتا رہے ہو میں نے تم سے تمہارے باپ دادے کا نام نہیں پوچھا۔ تو امام غزالی نے عرض کیا حضور اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا تھا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ۔ اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف

Marfat.com
Marfat.com

اتنا پوچھا تھا کہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے تو آپ نے کتنے جواب دیئے آپ نے عرض کیا تھا۔ هِيَ عَصَايَ یہ میرا عصا ہے اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں۔ وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ اور اس کے ساتھ اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ اور اس سے اور بھی بڑے کام لیتا ہوں۔ (پ ۱۶ ع ۱۰ سورہ طٰہٰ) تو اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ آپ سے پوچھا تھا کہ اس عصاء سے کیا کیا کام لیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ پوچھا تھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے تو تم نے کتنے جواب دیئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے کلام تو اس لئے لمبا کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ اگر میں اتنا کہہ دیتا لاٹھی ہے تو بس اتنی بات کا شرف حاصل ہوتا۔ تو میں نے کلام کو طول دیا کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف زیادہ حاصل ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونا یہ کوئی معمولی شرف نہیں بہت بڑا شرف ہے۔ اس شرف کے حصول کے لئے میں نے کلام کو طول دیا تھا۔

امام غزالی نے عرض کیا حضور اگر آپ کا اللہ سے ہمکلام ہونا آپ کے لئے شرف اور عزت کی بات ہے تو میرا آپ جیسے جلیل القدر پیغمبر سے ہمکلام ہونا میرے لئے شرف اور عزت کی بات نہیں۔ میں نے بھی اسی واسطہ کلام کو طول دیا کہ آپ سے زیادہ ہمکلامی کا شرف حاصل ہو۔ اب موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام غزالی کو ہاتھ سے ذرا ایسے چھو بادے کر فرمایا اَدَبْ يَا غَزَالِيُّ۔ ادب کر اے غزالی تو نے تو مناظرہ ہی شروع کر دیا۔ بزرگوں کے سامنے اتنی لمبی بات کہ بزرگوں کو خاموش کرا دیا جائے۔ ادب کر جلال والے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

توغور کرو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تقریباً چار سو سال بعد پیدا ہوئے پیدا ہونے کے بعد انہوں نے علم پڑھا۔ لیکن یہ بات ہے عالم ارواح کی۔ بولو وہاں کہاں سے پڑھا اور بات کہاں کی کر رہے ہیں ذرا غور کرو ابھی عالم ارواح میں ہیں تو جانتے ہیں کہ میں پیدا ہوں گا۔ تو میرا نام یہ ہوگا میرے باپ دادے، پڑدادے کا نام یہ ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تقریباً دو ہزار سال پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو ہزار سال پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے جو اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔ سوال و جواب ہوئے موسیٰ علیہ السلام اس کا بھی علم رکھتے ہیں۔ جب غلاموں کے علوم کا یہ حال ہے کہ عالم ارواح میں اگلی پچھلی باتوں کا علم ہے تو خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا کیا حال ہوگا

توں عالم ما کان و ما یکون ہے
مگر بے خبر، بے خبر دیکھتے ہیں

جاننے والوں سے پوچھو امام شرف الدین بوصیری صاحب قصیدہ بردہ شریف، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی اپنی چادر اتار کے نہیں دی۔ امام بوصیری علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا!
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یارسول اللہ یہ دنیا و آخرت تو آپ کی سخاوتوں میں سے ایک سخاوت ہے اور لوح محفوظ اور قلم کا علم تو آپ کے علموں میں سے ایک علم ہے۔ یارسول اللہ یہ لوگ ہیں جاننے والے۔ نہیں نہیں یہ بھی جاننے والے کماحقہ،

Marfat.com
Marfat.com

نہیں ہیں۔ یہ تو شریف الدین بوصیری ہیں۔

حضرات! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو کما حقہ صدیق اکبر نے بھی نہیں جانا۔ صدیق اکبر جو اس امت میں سب سے افضل ہیں سب سے اعلیٰ، سب سے بالا ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا ہے وہ میں نے ابوبکر صدیق کے سینے میں ڈال دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس ابوبکر سے فرماتے ہیں۔ یَا اَبَابَکْرٍ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَمْ یَعْلَمْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ (مطالع المسرات ص ۱۲۳)

اے ابوبکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری حقیقت کو میرے خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ؎

محمد سرِ وحدت ہیں، کوئی رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مظہری کے اندر جو اپنی نظیر آپ ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ۔

اس آیت کے تحت لکھا ہے اور انہوں نے ثابت کیا ہے کہ اولیاء اللہ شہدا کے زمرے میں داخل ہوتے ہیں اور وہ بھی زندہ و جاوید ہیں۔ ایک اور کتاب انہوں نے لکھی ہے۔ تذکرۃ الموتیٰ والقبور۔ تفسیر مظہری کے اندر وہی عبارت ہے اور تذکرۃ الموتیٰ والقبور کے اندر وہی عبارت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ادھر فارسی میں ہے ادھر عربی میں ہے۔ کیا لکھتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

ارواح ایشاں کہ در زمیں، آسماں و بہشت ہر جا کہ بخواہند میروند۔

پاک لوگوں کی روحیں۔ انبیاء کی۔ شہداء اولیاء اللہ کی روحیں زمین میں آسمان میں، بہشت میں جہاں بھی جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

۸۲

Marfat.com
Marfat.com

علیہ الرحمۃ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے مزار پر زیارت کے لئے گئے۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میرے اباجان جب آستانے پر گئے تو دور ہی کھڑے ہو گئے یہ سمجھ کر کہ میں گنہگار ہوں اس قابل اور لائق نہیں کہ اس مقدس آستانے پر جاؤں۔

علم اور ادب

حضرات، اصل میں ادب وہی کر سکتا ہے جس کو علم ہو جس کو علم ہی نہیں وہ کیا ادب جانے جس کو علم ہے اس کو قدر ہے۔ ہیرے کی قدر وہ ہی جانے گا جس کو ہیرے کا علم ہو گا جواہرات کی قدر وہ ہی کرے گا جس کو جواہرات کا علم ہے جس کو علم نہیں وہ قدر کیا کرے گا۔ علم والا قدر کرتا ہے بے علم قدر نہیں کرتا۔ جاہل جو ہوا۔

کچ دی منکا تے لعل وی منکا اکو رنگ دوہاندا
صراف کولوں جے مل کرائیے فرق لکھاں تے کوہاندا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور موچی

حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے شاگرد اعظم ہیں۔ بڑی شان والے ہیں جب نئے نئے علم پڑھ کے بغداد آئے۔ جوتی تھی ٹوٹی ہوئی ایک موچی کے پاس گئے موچی سے فرمایا۔ میری جوتی کو ٹانکا لگا دو۔ یہ ٹوٹ گئی ہے اس نے کہا چار آنے (۲۵ پیسے) لوں گا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس پیسے نہیں ہیں تجھے ایک مسئلہ بتا دوں گا اس نے کہا حضور مسئلہ وسئلہ میں نہیں جانتا۔ چار آنے رکھو فرمایا بھئی میرے پاس نہیں ہیں چلو میں تمہیں دو مسئلے بتا دوں گا میں نے بڑی محنت سے حاصل کئے ہیں، تین مسئلے بتا دوں گا۔ اس نے کہا میں مسئلے نہیں جانتا چار آنے نہیں تو تین آنے دے دو مسئلہ نہ کرو۔ قدر جو نہیں تھی۔ جاہل تھا۔ حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ سے پوچھو جنہوں نے محنت کر کے وہ مسئلے سیکھے۔ کہنے لگے۔ کتنا

صفحہ ۸۲

Marfat.com
Marfat.com

دوستاں را و مقتداراں در دنیا و آخرت مددگاری می فرمانند۔ دوستوں کی مریدوں کی اور معتقدین کی دنیا اور آخرت میں مدد کرتی ہیں۔ دشمنان را ہلاک نماند اور دشمنوں کو ہلاک کر دیتی ہیں۔

حضرات! اولیاء اللہ کی روحیں پاک لوگوں کی روحیں جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔ ان آنکھ والوں سے دیکھوں کے کتنی ارواح کو دیکھتے ہیں

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ بیٹھے بیٹھے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صحابہ نے عرض کیا حضور آپ کس کو سلام کا جواب دے رہے ہیں۔ کس نے سلام کیا ہے۔ کوئی آیا نہیں۔ کوئی گیا نہیں۔ ہم نے سنا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا چچازاد بھائی فرشتوں کے ساتھ گذر رہا ہے فرشتوں کی جماعت گزری ہے اور میرا چچازاد بھائی بھی ان کے ساتھ گزرے تو میرے چچازاد بھائی نے مجھے سلام کیا ہے میں نے جواب دیا ہے۔

دیکھا آپ نے یہ با قاعدہ جہاں جانا چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں۔ مر گئے۔ کھپ گئے۔ ہڈیاں بھی جل گئی ہوں گی "نہیں نہیں"۔ یہ اللہ والے جو ہوتے ہیں۔ پتہ ہے یہ کس شان سے جاتے ہیں۔ فرشتے ان کے تختوں کو اٹھاتے ہیں اور غلامی کرتے ہیں اور یہ جہاں جانا چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالرحیم کا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر حاضر ہونا

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ انفاس العارفین میں جو خود ان کی اپنی تصنیف ہے اس میں لکھتے ہیں کہ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم

ص ۸۱

Marfat.com
Marfat.com

جاہل ہے کتنا بے قدر ہے اس کو قدر ہی نہیں۔

برادران اسلام! جو بے علم ہوتا ہے اس کو قدر نہیں ہوتی۔ یہ علم والے ہیں جتنا جس کو علم ہو گا۔ اتنا ہی وہ قدر کرے گا۔ جتنا زیادہ علم اتنی قدر زیادہ یہ خاص بات ہے۔ اس کو سمجھو۔

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اللہ تعالیٰ جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا کما حقہٗ علم ہے تو ہم جانتے ہی نہیں تو ہم قدر کیا کر سکتے ہیں ؎

خدا دی قدر مصطفیٰ جاندا اے
تے مصطفیٰ دی قدر خدا جاندا اے

غالب ایک شاعر ہوا۔ اس نے ساری عمر غزلیں لکھیں۔ کسی نے کہا تم غزلیں لکھتے ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی نعت لکھ دو۔ غالب نے نعت لکھی اور کمال کر دی۔ لکھتا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ داں محمدؐ است

کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مرتبہ جانتا ہے اور وہ ہی شان بیان کر سکتا ہے۔ جب ہم جانتے ہی نہیں تو ہم بیان کیا کر سکتے ہیں۔ کہ ہم بات کریں گے نیچے کی بات ہو گی۔ ان لوگوں نے کمال کر دیا اور ان لوگوں نے ہی کچھ پایا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تو قلم ہی توڑ دیا۔ ایسا کوئی کیا لکھے گا۔ حد کر دی۔ اتنا بلند تخیل، اتنی عقیدت، فرماتے ہیں۔

وَمَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰكِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٖ

Marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں میں اپنے کلام سے اپنے شعروں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کرتا. میں کون ہوں کہ اپنے کلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر سکوں. میں اپنے کلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کرتا بلکہ اپنے کلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لا کر اپنے کلام کو قابلِ تعریف بنا لیتا ہوں۔

جب اپنے کلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے آتا ہوں میرا کلام تعریف والا ہو جاتا ہے. کتنا بلند خیال ہے۔ کیسے پاکیزہ خیالات اور عقائد ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں. حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اپنے کلام میں لے آتا ہوں تو میرا کلام قابل تعریف ہو جاتا ہے

بعض بد عقیدہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سُنّی جو ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سے ملا دیتے ہیں۔

ہم اہلسنت کہتے ہیں بے وقوفوں ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا خدا سے ملانا ہے. حضورؐ تو ہمیں بھی خدا سے ملانے آئے۔

تم یہ کہتے ہو کہ سنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سے ملا دیتے ہیں۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی خدا سے ملانے آئے ہیں.

ہم کون ہیں ملانے والے. خدا نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جدا کیا ہی نہیں کیونکہ کوئی محبّ اپنے محبوب کو جدا نہیں کرتا. جس کو جدا کر دیا جائے وہ حبیب ہی نہیں ہوتا. جو محبوب ہوتا ہے. محب اس کو جُدا نہیں کرتا. اس کو اپنی آنکھوں میں بٹھاتا ہے. اپنے دل میں جگہ دیتا ہے. ہم کون ہیں ملانے والے۔

چلو زیادہ اسرار میں معرفت میں نکتہ شناسی میں نہ جاؤ۔ یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھو

Marfat.com
Marfat.com

گے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ درمیان میں اللہ تعالیٰ کا نام اس کے ساتھ ہی محمدؐ جہاں اللہ کی ہ ختم ہوتی ہے۔ وہاں محمدؐ کی میم شروع ہوتی ہے درمیان میں واؤ نہیں۔ واؤ تو تقسیم کے لئے آتی ہے فصل کیلئے آتی ہے۔ یہاں فصل کون کرے۔ یہاں تو وصل ہے۔ وصل واؤ تو فصل کے لئے آتی ہے۔ واؤ تو جدائی کے لئے آتی ہے واؤ تو بکھیڑے کے لئے آتی ہے۔ یہاں تو وصل ہے یہاں کون بکھیڑے۔

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جدا کیا ہی نہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل کا بیان کرتا ہے وہ خود جدا ہو جاتا ہے جو غیریت قائم کرتا ہے وہ غیر المغضوب علیہم ولا ضالین کا مصداق بن جاتا ہے۔ ہم کون ہیں ملانے والے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو جدا کیا ہی نہیں

جہاں دیکھوں ایمان والو ؎
پس ذکر حق ہے ذکر مصطفےٰ کا

انگوٹھی پر نام خدا اور نام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انگوٹھی دی اور فرمایا جاؤ۔ اس انگوٹھی میں میرے رب کا نام لکھوالاؤ۔ حضرت ابوبکرؓ گئے۔ صاحب عشق تھے۔ صاحب محبت تھے۔ صاحب ایمان تھے جا کر صراف سے لکھنے والے سے کہا اس پر اللہ کا نام بھی لکھ دو اور حضور صلی اللہ کا نام بھی لکھ دو۔ لکھنے والے نے لکھ دیا۔ آنکھیں ٹھنڈی ہوئی۔ دل خوش ہوا انگوٹھی دیکھی۔ آ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انگوٹھی دیکھی تو مسکرا کر فرمایا میں نے تو کہا تھا کہ میرے رب کا نام لکھوا دو۔ اس میں میرا نام بھی لکھا ہوا ہے

Marfat.com
Marfat.com

اور میرے نام کے ساتھ تمہارا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سنا تو حیران ہوئے۔ عرض کی حضور خدا کی قسم میں نے آپ کا نام لکھوایا ہے اور اپنا نام نہیں لکھوایا۔ یا رسول اللہ میرے ایمان نے میری محبت نے اجازت نہیں دی کہ اللہ کا نام ہو۔ اللہ کے محبوب کا نام نہ ہو۔ آپ کا نام میں نے لکھوایا ہے مگر میں نے اپنا نام نہیں لکھوایا۔ اسی وقت جبرائیل امین حاضر ہو گئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ابوبکر کو کچھ نہ کہیئے ابوبکرؓ کا نام اللہ نے لکھوایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا نام اس لئے لکھوایا ہے کہ میرے پیارے حبیب جب ابوبکرؓ تجھ کو مجھ سے جدا نہیں کرتا تو میں ابوبکرؓ کو تجھ سے کیسے جدا کر دوں۔ ابوبکرؓ نے تیرے نام سے ملایا ہے۔ میں نے ابوبکرؓ کا نام تیرے نام سے ملا دیا ہے (تفسیر کبیر) معلوم ہوا جو وصل کا بیان کرتا ہے وہ خود واصل ہو جاتا ہے اور جو جدائی کرتا ہے وہ خود جدا ہو جاتا ہے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ فرشتے اور روحیں اڑتی ہیں۔ اللہ والے جہاں چاہیں چلے جاتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ میں دور کھڑا ہو گیا یہ خیال کر کے کہ میں گنہگار اس قابل نہیں کہ اس مقدس آستانے پر جاؤں۔ عقل والے تھے۔ جانتے تھے کسی شاعر نے کیا اچھا شعر کہا ہے۔ ؎

یہ سمجھ کر قابل سجدہ نہیں اپنی جبیں
دور ہی سے ہم نے کسی کا آستاں دیکھا جو تھا

دور کھڑے ہو گئے۔ جو مزار کے قریب چبوترا تھا اس پر۔

فرماتے ہیں روح ایشاں ظاہر شدند۔ اس جگہ حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ کی روح مجسم ہو کر ظاہر ہوئی و فرمودند پہ بیشتر بیاہ۔ فرمایا آگے آ جاؤ۔ حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں۔ میری ہمت نہیں پڑتی تھی کہ اتنی

Marfat.com
Marfat.com

بڑی سرکار ڈرتے ڈرتے ایک دو قدم اٹھائے۔ نیز فرمودند پیشتر بیاہ۔ حضرت خواجہ صاحب نے پھر فرمایا آگے آؤ فرماتے ہیں۔ میں ڈرتے ڈرتے دو تین قدم اور آگے گیا۔ اسی طرح وہ فرماتے رہے اور میں آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ میں آپ کے بہت قریب ہو گیا۔ فرماتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اوپر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے بھی دیکھا کہ کس کو دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ چار فرشتوں نے ان کی قبر کے نزدیک ایک تخت اتارا ہے۔ ایک بزرگ اس تخت سے اترے حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ کے گلے ملے معانقہ کیا۔ پھر آہستہ آہستہ آپس میں راز و نیاز کی باتیں کی۔ پھر وہ بزرگ جو آئے تھے تخت پر بیٹھ کر واپس چلے گئے۔ جب چلے گئے تو میں آگے بڑھا۔ حضرت خواجہ قطب الدین میری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ می گوئی در حق شعر۔ اے عبدالرحیم تم شعر کے متعلق کیا کہتے ہو یہ جو پڑھے جاتے ہیں۔ جواب دینے میں کمال کر دی معلوم ہوتا ہے یہ بھی بڑے عالم فاضل صاحب علم و عرفان تھے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کلام حسنہ حسن۔ قبیحہ قبیح وہ ایک کلام ہے اس میں جو اچھا ہے وہ بہتر ہے اور جو برا ہے وہ خراب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر بھی ایک کلام ہے۔ جیسے کلام اچھا بھی ہوتا ہے۔ برا بھی ہوتا ہے۔ اس طرح شعر کا حال ہے کہ شعر اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں۔ جب میں نے یہ جواب دیا کہ جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے تو خواجہ قطب الدین صاحب نے فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْہِ اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے بہت اچھا جواب ہے پھر آپ نے فرمایا چہ می گوئی در حق حسن صورت خوبصورت آواز کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کی آواز اچھی ہو۔ تو حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ

Marfat.com
Marfat.com

میں نے کہا ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرماتا ہے۔ فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ۔

شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں پھر مجھے قطب الدین صاحب نے فرمایا کہ اگر شعر بھی بہت اچھا ہو اور آواز بھی بہت اچھی ہو کوئی اچھی آواز سے اچھے انداز سے شعر کو پڑھے تو پھر تم کیا کہتے ہو۔ فرماتے ہیں میں نے کہا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فرمایا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ اللہ جس کو چاہے دے۔ فرمایا بس ہمارا بھی یہی مشغلہ تھا کہ کسی اچھی آواز والے سے کوئی اچھا شعر سن لیا کرتے تھے۔ تم بھی سن لیا کرو میں نے عرض کیا بہت اچھا پھر میں نے عرض کیا حضور یہ جو بزرگ آئے اور تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا یہ تخت پر حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند تھے۔ کسی معاملے میں میرے ساتھ مشورہ کرنا تھا اور گفتگو کرنی تھی۔ اس لئے آئے تھے۔ ساتھ فرشتے تھے جنہوں نے تخت پر بٹھایا ہوا تھا۔

حضرات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ مرگئے، مٹی میں مل گئے۔ ہڈیاں تحلیل ہوگئی ہوں گی، جل گئی ہوں گی، سڑ گئی ہوں گی "معاذ اللہ"۔ لیکن یہ اللہ والے کس طرح زندہ ہیں جہاں جانا چاہتے ہیں۔ جاتے ہیں فرشتے غلامی کرتے ہیں۔ ان کے تختوں کو اٹھاتے ہیں شہنشاہوں کی طرح آج بھی یہ اولیاء اللہ آپس میں ملتے ہیں مشورہ کرتے ہیں۔ باطنی امور ان کے ہاتھ میں ہیں۔ اس رات میں تو عام اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ نبیوں، ولیوں کو فرماتا ہے کہ جاؤ دیکھو لوگ کیا کر رہے ہیں اور اللہ اللہ کرنے والوں کو دیکھو،

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَنْزِلُ جِبْرِيْلُ فِيْ مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

Marfat.com
Marfat.com

عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ

لیلۃ القدر میں حضرت جبریل امین برگزیدہ فرشتوں کی عظیم جماعت کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور زمین کا کوئی ایسا گوشہ باقی نہیں رہتا جہاں کوئی فرشتہ نہ جائے اور اس بندے کے لئے دُعائے مغفرت اور التجائے رحمت نہ کرے جو سجدہ یا قیام کی حالت میں ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔"

ایک روایت میں یُسَلِّمُوْنَ بھی آیا ہے۔ یعنی فرشتے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔ البتہ عیسائیوں کا گرجا۔ یہودیوں کی عبادت گاہ۔ بت پرستوں کا مندر اور وہ مقامات جہاں گندگی ڈالی جاتی ہے۔ اس اعزاز سے مستثنیٰ ہیں

(بیہقی و غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں یوں ہے کہ جبریل امین ان فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ ہر ذاکر اور عبادت گزار کے گھر جائیں اور ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دُعاؤں پر امین کہیں جن سے ذاکرین اور عابدین کو ذکر و عبادت میں وہ لذت و حلاوت حاصل ہوتی ہے جو اس سے پیشتر کبھی ان کو نصیب نہیں ہوئی۔ فرشتے ہر مومن کے گھر جاتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ البتہ ان کے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جن میں کتا سُور۔ حرامکاری۔ شرابی اور ذی روح چیزوں کی تصویریں ہوتی ہیں۔

فیا للعجب! کتنے دُکھ اور افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان محض خیالی زینت اور دماغی عیاشی کی خاطر اپنے گھروں کو طرح طرح کی نیم عریاں اور ذی روح چیزوں کی تصویروں سے سجاتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نعمتوں اور رحمتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اللہ اکبر! کتنا خوش نصیب اور بلند اقبال ہے وہ مومن بندہ جو

Marfat.com
Marfat.com

اس مقدس و مبارک رات کو اپنے رب رحمٰن و رحیم کی یاد اور بندگی میں بسر کرتا ہے اور آخر کار حضرت روح الامین اور مقرب فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے اور ملائکہ کا یہ مقدس گروہ اس کی مغفرت اور بخشش کے لئے دعائیں کرتا ہے۔

جب اس حسین رات کی صبح ہوتی ہے تو روح الامین فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اب واپس چلو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے جبریل! اللہ تعالےٰ نے آج کی مبارک رات میں اُمت محمدیہ سے کیا معاملہ کیا؟ جبریل امین فرماتے ہیں کہ پروردگار عالم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کو اپنی مخصوص رحمتوں سے نوازا ہے اور ان کی خطاؤں اور لغزشوں کو معاف کر دیا ہے۔ ؎

جے میں دیکھاں جرماں ولے کچھ نہیں میرے پلّے
جے میں دیکھاں رحمت تیری بلّے بلّے بلّے
فضل تیرے دی آس کریماں ہور اُمید نہ کوئی
صدقہ اپنے پاک نبی دا بخش خطا جو ہوئی

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ کے نورانی فرشتے اس مبارک رات کو آتے ہیں کیوں آتے ہیں۔ دعائیں دینے کے لئے۔

مغفرت اور بخشش کی بشارت دینے کے لئے۔ کس کی طرف سے مغفرت اور بخشش ہو گی۔

اللہ کریم کی طرف سے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھولیاں پھیلاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہارا انتظار کر رہی ہے۔

معلوم ہوا یہ رات بڑی ہی رحمت اور مغفرت والی ہے اس رات گنہگاروں

Marfat.com
Marfat.com

کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے فرماتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

میاں محمدؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پنجابی کے شاعر ہوئے فرماتے ہیں۔

اج دی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آوازہ
بخشش منگن والیاں کارن کھلا رحمت دا دروازہ

جو لوگ ایسی مبارک راتوں کو یاد الٰہی میں گذارتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (ترجمہ) یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت۔ (پ۲ ع ۴ سورۃ البقرۃ)

فرشتوں کا سردار

صرف فرشتے ہی نہیں۔ بلکہ تمام فرشتوں کا سردار آکر آواز دیتا ہے۔

او لیلۃ القدر میں گناہوں سے معافی مانگنے والو! اور لیلۃ القدر میں رونے والو۔ رات میں اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہونے والو۔ رب کریم کے حضور دست سوال دراز کرنے والو۔ سلامٌ۔ تمہارے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔ خیر ہی خیر ہے برکتیں ہی برکتیں۔ بخشش ہی بخشش ہے۔ بلکہ

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہ رو منزل ہی نہیں
تیرے کرم سے بے نیاز کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

حضرات محترم! وہ ستار ہے۔ غفار ہے۔ رحمان ہے۔ رحیم ہے کریم ہے وہ

Marfat.com
Marfat.com

اپنے دروازے پر آنے والوں کو خالی نہیں لوٹاتا۔ بلکہ دامن بھر کے بھیجتا ہے اور گناہوں کو مٹا کے بھیجتا ہے۔

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○

ترجمہ: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب پکارے تو انہیں چاہیئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ (پ ۲ ع ۷، سورۃ البقرۃ)

اے میرے محبوب کے غلاموں پکارنا تمہارا کام ہے اور گناہوں سے پاک کرنا میرا کام ہے۔ سبحان اللہ۔

رحمت خداوندی

حضرات محترم! ایک رحمت بھری روایت سنو۔ ایک دن حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا یا اللہ! جب کوئی تیرا فرمانبردار بندہ تجھے پکارتا ہے تو تو اسے جواب کیسے دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جواب میں کہتا ہوں لَبَّیْكَ۔ یعنی میں موجود ہوں۔ بولو کیا مانگتے ہو۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ یا اللہ! اور اگر کوئی تیرا گنہگار بندہ تجھے پکارے تو اسے جواب میں تو کیا فرماتا ہے؟ فرمایا گنہ گار کے جواب میں دو مرتبہ فرماتا ہوں لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ! گنہگار کو جواب میں لَبَّیْكَ دو مرتبہ کیوں فرمایا موسیٰ۔ یہ اس لئے کہ میرے فرمانبردار بندے کو تو اپنے نیک اعمال پر بھی بھروسہ ہوتا ہے اور گنہگار کو تو صرف میری رحمت پر ہی بھروسہ ہوتا ہے۔ پھر جسے صرف میری رحمت ہی پر بھروسہ ہو اس کے لئے میری رحمت کیوں جوش میں نہ آئے (نزہتہ المجالس ص ۶۸ ج ۲)

Marfat.com
Marfat.com

جے میں ویکھاں عملاں ولے کجھ نہیں میرے پلے
جے میں ویکھاں رحمت تیری بلے بلے بلے

کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا

ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

پیاری آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو گنہگار بندے کی آواز سے بڑھ کر کوئی آواز پیاری نہیں۔ جو وہ گناہوں پہ نادم ہو کر اللہ کو پکارنے کے وقت نکالتا ہے اور کہتا ہے۔ اے میرے رب! اور پھر فرشتوں کو مخاطب فرما کر فرماتا ہے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا۔ اور ایک دوسری حدیث پاک میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش مبارک سے پہلے عرش کے اوپر یہ آیت کریمہ لکھی ہوئی تھی۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ط

ترجمہ:۔ اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔ (پ۱۶ ع ۱۳ سورہ طٰہٰ)

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ

Marfat.com
Marfat.com

ترجمہ۔ تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۲۴ ع ۴ سورۃ الزمر)

سبحان اللہ! بندہ گنہگار کے لئے اس سے زیادہ اور کیا خوشخبری ہوگی کہ وہ اگر سچے دل سے نادم ہو کر توبہ کرے تو اللہ کی رحمت سے نا امید ہرگز نہ ہو اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا مہربان اور اس کی رحمت بڑی وسیع ہے۔

وسعتِ رحمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کیا کہ حضور گنہگار کے لئے بھی اللہ کی رحمت سے حصہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو برتن منگولئے۔ ایک ان میں سے بڑا خوبصورت تھا اور دوسرا بدنما۔ آپ نے دونوں کو بارش میں رکھ دیا۔ پانی سے دونوں بھر گئے۔ فرمایا كَذَالِكَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعُمُّ الطَّائِعَ وَالْعَاصِىَ اسی طرح اللہ کی رحمت بھی فرمانبرداروں اور گنہگاروں کے لئے عام ہے یعنی جس طرح بارش کے پانی نے اچھے برتن کو بھی بھر دیا ہے اور برے کو بھی۔ اسی طرح اللہ کی رحمت اچھوں کے لئے بھی ہے اور بروں کے لئے بھی۔

گنہگاروں کے آنسو

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّ دَمْعَةَ الْمَعَاصِىْ تُطْفِىُٔ غَضَبَ الرَّبِّ۔ گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتے ہیں۔

علامہ صفوری علیہ الرحمۃ یہ حدیث پاک لکھ کر پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جانور پیدا فرمایا ہے جو سانپ کے بل پر جا کر سانپ کو کھا جاتا ہے اور جب اس پر سانپ کا زہر اثر کرتا ہے اور اسے تکلیف ہوتی ہے

Marfat.com
Marfat.com

تو وہ فوراً رونا شروع کر دیتا ہے۔ جب دو چار آنسو نکلتے ہیں تو زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔" بھائیو! اسی طرح جو مار عصیاں کا ڈسا ہوا گنہگار بندہ ہے وہ بھی اگر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر سچے دل سے تائب ہو کر اپنی آنکھوں سے دو آنسو بہا دے گا تو اس سے گناہ کا سارا زہر دور ہو جائے گا۔

ہر کجا آب رواں غنچہ بود ہر کجا اشک رواں رحمت شود

حضرات! توبہ بڑی اچھی چیز ہے اور خوب یاد رکھیئے کہ توبہ سے شیطان بہت گھبراتا ہے۔ شکاری کے جال میں شکار آجائے اور پھر نکل جائے تو شکاری پر بہت گراں گزرتا ہے، اسی طرح شیطان کے جال میں پھنسا ہوا گنہگار توبہ کر کے جب جال سے نکل جاتا ہے تو شیطان کا بہت برا حال ہوتا ہے اللہ تعالےٰ صدق دل سے معافی کی توفیق عطا فرمائے۔

سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سلامتی ہے اور یہ فجر کے طلوع ہونے تک ساری رات سلامتی کا نزول ہوتا ہے اور یہ سلسلہ فجر کے طلوع ہونے تک جاری رہتا ہے۔ یہ رات سراپا رحمت ہے اس میں مکمل طور پر رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے یہ رات سانپ بچھو دیگر کیڑے مکوڑے۔ بلاؤں، آفتوں اور شیطانوں سے بالکل محفوظ ہے یہ رات مکمل طور پر سلامتی کی ضامن ہے۔

اس رات اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے لیکن شرط اخلاص اور صدق دل ہے ایسا صدق دل کہ جس میں دکھاوا، بناوٹ کا امکان تک نہ ہو۔

؎ لوٹ لو لوٹ لو گنج سخا لوٹ لو
لوٹنے کا مزا آج کی رات ہے

حکایت: مشہور ہے کہ حضرت شبلی علیہ الرحمہ نے ایک حکیم سے کہا کہ مجھے گناہوں

Marfat.com
Marfat.com

کا مرض ہے اس کی دوا دو۔ حکیم صاحب تو خاموش ہو گئے۔ مگر سامنے ایک میدان میں تنکے اکٹھے کرنے والا بوریا نشین بول پڑا۔ اس نے کہا کہ شبلی صاحب ادھر آؤ اس کا نسخہ میں بتاتا ہوں۔ پھر یوں گویا ہوا۔ حیا کے پھل، صبر و شکر کے پھول، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، اور حسن اخلاق کے بیج، یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو اور عرق پشیمانی ان میں زور زور سے ملاتے رہو۔ ان سب دواؤں کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے میں پکاؤ۔ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جس وقت یہ تیار ہو جائے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا... جب شبلی علیہ الرحمہ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو وہ بوریا نشین دیوانہ غائب ہو چکا تھا..... اللہ اکبر

سَلَامٌ اللہ تعالیٰ نے عالمین میں حضرت نوح علیہ السلام پر سلام بھیجا فرمایا۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ ہ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ میں مصروف رہنے کے بعد کفار پر غالب آئے اور انہیں ان پر فتح یابی کا وارث بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہم السلام پر سلام بھیجا۔ فرمایا۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَ ھٰرُوۡنَ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں سلامتی کا وارث بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر سلام بھیجا۔ فرمایا۔ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات پانے کا وارث بنایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں مردوں کو زندہ کرنے کا وارث بنایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا اور آپ

Marfat.com
Marfat.com

کو شفاعت کا وارث بنایا اور آخر میں آپ کی امت پر لیلۃ القدر میں سلام بھیجا اور انہیں رحمت کا وارث بنایا۔

امت نوں سلام آکھن فلکاں توں زمین وَتے
اوندی اے فرشتیاں دی بارات ہے اج راتی
محبوب دے صدقے تھیں محبوب دی اُمّت تے
کردی اے کرم رب دی خود ذات ہے اج راتی

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ آخرت میں فرشتے مسلمانوں کی زیارت کریں گے اور آکر سلام عرض کریں گے اور آکر سلام عرض کریں گے۔ اَلْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْہِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ. فرشتے جنت کے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور آکر سلام کریں گے۔ اور لیلۃ القدر میں یہ ظاہر فرمایا کہ اگر تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ تو آخرت تو الگ رہی دنیا میں بھی فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں گے اور آکر دنیا میں بھی تم کو سلام کریں گے۔

ملائکہ کی دو عیدیں ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کی عیدیں دو راتوں میں پسند فرمائیں۔ جیسے زمین پر مسلمانوں کی عیدیں ہوتی ہیں، اسی طرح آسمان پر ملائکہ کی عیدیں ہوتی ہیں انسان دن کو نہیں سوتا اس لئے ان کی عیدیں دن کو اور ملائکہ رات کو نہیں سوتے ان کی عیدیں رات کو بنائی گئیں۔ ملائکہ کی پہلی عید شب برات کو اور دوسری عید شب قدر کو قرار دی گئی۔

(از ماہنامہ نور اسلام شرق پور شریف صد ۴۲ ماہ جنوری ۱۹۹۶ء)

Marfat.com
Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مصافحہ کرنا

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا سہارنپوری صاحب نے فضائل رمضان کے ابتداء میں روایت نقل کی ہے

جو شخص حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

حضرات! روزہ افطاری کی فضیلت کے ساتھ یہ بھی عقیدہ رکھنا پڑے گا کہ جبرائیل اور فرشتے دنیا کے ہر اس شخص کو جانتے ہیں جو حلال کمائی سے روزہ افطار کراتا ہے اب اس کا تعلق بھی علم غیب سے ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہیں اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں۔ اگر اُمتیوں کو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم عطا فرمایا ہے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا کیا مقام ہوگا۔

ع یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا۔

طبرانی کبیر میں یہ حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی سے روزہ افطار کرائے۔ رمضان المبارک میں تو اس ماہ مقدس کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جبرائیل کے وہ ہاتھ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مس ہوتے ہیں۔ آج مصافحہ میں یہ برکتیں حاصل کرو حضرت جبرائیل افضل ملائکہ ہیں جن کی بزرگی اور افضیلت کے بارے میں صاحب تفسیر روح المعانی نے یہ وجہ لکھی ہے کہ تمام انبیاء کرام کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریف ان کو زیادہ حاصل ہوئی پس

Marfat.com
Marfat.com

حضرت جبرائیل کے قرب میں آج کی رات صحبت وقرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں حاصل کرو۔ جو حیات قلب وروح کا سبب ہے یہ رات محل سلام ہے صبح تک فرشتوں کا سلام۔ ایمان والوں اور اہل مسجد کو پہنچتا ہے تفسیر کبیر میں علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمہ

حجاج ابن یوسف فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے ایک شخص کو قتل کا حکم دیا وہ کسی طرح باریاب ہو کر حجاج سے سوال کرتا ہے سلام کا جواب کیا ہے اس نے کہا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یعنی تم پر سلامتی ہو کہا بس آپ نے زبان دے دی آپ کی زبان سے مجھے سلامتی کا پیام پہنچ گیا اب میں سلامتی اور امان میں آگیا۔ آخر حجاج نے اس کو امان دے دی اور کہا جا تو نے اپنے علم ودانش سے اپنے کو بچا لیا۔

معصوم ملائکہ سلام کریں تو گویا اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان سے سلامتی پر سلامتی کا پیام پہنچا دیا۔ صبح تک یہ پیام پہنچتا رہتا ہے۔

نیز سلام۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے گویا غفلت دور کر کے متوجہ الی اللہ کرتے ہیں۔ اشارہ کیا کہ اسی میں سلامتی ہے کہ ہمہ وقت اس دھیان میں رہو۔ ذات باری تعالیٰ تم پر نگران ہے اور خاص نظر عفو وکرم ہے غرضیکہ یہ رات انوارِ قرآن۔ انوارِ ملائکہ۔ انوارِ تجلیات الٰہی سے روشن ہے اس رات کو عبادت میں مصروف رہ کر قلب کی تنویر میں گذارا جائے گناہوں کی غفلت میں سو کر ضائع نہ کیا جائے کہ بڑی قدر ومنزلت کی رات ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

حضرات! اللہ تعالیٰ نے فرزندان اسلام کو متعدد مقدس اور مبارک راتیں عطا فرمائی ہیں۔ میلاد پاک کی رات، معراج کی رات، شب برات اور لیلۃ القدر یہ سب ہی قدر و منزلت کی راتیں ہیں۔ ان راتوں کو اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے انعام و اکرام سے نوازا ہے یوں تو کوئی لمحہ اس کی عطا سے خالی نہیں۔ اگر اس کی عطا نہ ہو تو عالم ویران ہو جائے۔ مگر ان کی نوازشوں کا جو انداز لیلۃ القدر میں ہوتا ہے وہ کسی اور رات میں نظر نہیں آتا۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام اتار کر اور اس نعمت سے کتنی ہی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے انسان کی زبان نطق یزداں کی محافظ بنی۔ سینہ بشریت لاہوتی اسرار کا محرم ہوا۔ اور پیکر آب و گل میں وحی الٰہی کے فانوس روشن ہو گئے۔

اس رات کے عابدوں پر غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک نور برستا رہتا ہے۔ رحمتیں ہزار گنا بڑھ جاتی ہیں اس رات کا منظر دیکھنے کے لئے فرشتے آسمانوں سے قطار در قطار اترتے ہیں اور جب انسان کی عبادتوں اور ریاضتوں پر نگاہ پڑتی ہے تو برسوں کے مان ٹوٹ جاتے ہیں اور لکھوکھا سال کی عبادتوں پر ناز کرنے والے قدسیوں کو اس کے عابدوں پر سلام بھیجنا پڑتا ہے۔

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں عبادت کرنے والے انسان کو جس وقت روح الامین آکر سلام کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے تو اس پر خشیت الٰہی کی ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے آنکھیں ڈبڈبا جاتی اور بدن کا رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فرشتوں کا سلام سلامتی کا ضامن ہوتا ہے۔ سات فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا

Marfat.com
Marfat.com

تو ان پر نارِ نمرود برداً وّسلاماً ہو گئی۔ لیلۃ القدر کے عابدوں پر جب لاتعداد فرشتے آکر سلام کرتے ہیں تو کیوں کر نہ یہ امید کی جائے کہ ان پر نارِ جہنم امن و سلامتی ہو جائے گی۔

رمضان شریف اوّل تا آخر رحمتوں کا خزینہ ہے اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں ہوتا ہے مگر لیلۃ القدر سارے رمضان پاک کی سردار ہے کیونکہ یہ مرجع برکات اور پیامِ حسنات و خیرات ہے۔ یہ ہی وہ افضل اور مقدس رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آجاتا ہے۔ دریائے رحمت میں طغیانی آجاتی ہے جو ہر گناہگار کے ہر گناہ کو خس و خاک کی طرح بہا کر لے جاتی ہے اور بنجر کھیتی کو سرسبز و شاداب کرنے کے لئے دریا کی تند و تیز لہروں کو دور دور تک پھینکتی ہے تاکہ کوئی بھی کھیتی خشک نہ رہنے پائے یہ مقدس اور حسین و جمیل رات ہے جن میں رشد و ہدایت کا منبع قرآن مجید نازل ہوا جو کہ عظیم تر سعادت ہے۔

یہ وہ رات ہے جو گنہگاروں کو نجات و مغفرت کا مژدہ سناتی ہے۔ یہ وہ رات ہے جس کے ماہ کامل کی گواہی میں انسانوں کی قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ وہ رات ہے جس کے پردے میں ستّار العیوب شرمِ عصیاں کی لاج رکھتا ہے یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ھَلْ مِنْ مُغِیْثٌ یُّغِیْثُنَا کے مبارک فرمان کے ساتھ سائلوں کی تلاش کرتی ہے۔ اس ایک رات میں خدا کی جو رحمتیں نازل ہوتی ہیں وہ ہزار مہینوں سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس رات کا نام "لیلۃ القدر" رکھا یعنی عظمت والی رات، بلندی والی رات کیونکہ اس رات میں عظمت والے رب کا کلام اس کے عظمت والے رسول پر نازل ہوا۔ اس کتاب اور اس رسول

Marfat.com
Marfat.com

گویا ماننے والے اس پر عمل کرنے والے بھی بڑی عظمت والے ہو گئے تمام امتوں سے افضل و اعلیٰ امت بن گئے پس جو بھی اس رات کی عظمت کا لحاظ کرتا ہے۔ اس میں اعمال خیر کرتا گناہوں سے توبہ کرتا ہے قرآن پاک کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عزم کرتا ہے اور پوری طرح صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن جاتا ہے وہ بہت ہی بلند مرتبے اور عظمت والا ہو جاتا ہے

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں
محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

برادران اسلام! یہ دین اسلام کے انوار و تجلیات اور فیوض و برکات میں سے ایک اہم رفیع الشان اور دلکشا حقیقت ہے کہ نیک اعمال کی قدر و قیمت اور اجر و ثواب صرف وزن، تعداد اور مقدار کی وجہ ہی سے مرحمت نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اعمال کی باطنی کیفیت اور روحانی نسبت کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اعمال خیر کی قدر و منزلت اور اس کی اہمیت و کیفیت کبھی تو کسی اشرف و اعلیٰ مکان کی نسبت سے اور کبھی کسی مقدس و مبارک زمان کے سبب سے بڑھ جاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی عظیم شخصیت کے تقدس کی نسبت کی وجہ سے اس کی نیکی کو غیر معمولی قبولیت اور عظمت حاصل ہو جاتی ہے۔

چنانچہ مولا کریم جلّ و علیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کو محض اپنے فضل و کرم سے زمان و مکاں کے چند ایسے ممتاز اوقات اور مخصوص مقامات مرحمت فرمائے ہیں جو انوار و تجلیات

Marfat.com
Marfat.com

اور فیوض و برکات کے اعتبار سے تمام زمانوں اور مکانوں پر شرف و برتری رکھتے ہیں اور ان اوقات و مقامات میں اعمال خیر ادا کرنے کی وجہ سے ان اعمال کی قدر و منزلت اور انوار و برکات میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ رب کریم نے بعض مقامات اور مکانات کو اپنے امتیازی انوار و تجلیات اور فیوض و برکات کا مرکز بنایا اور ان کو ایسی لازوال فضیلتوں، عظمتوں اور سعادتوں سے نوازا ہے جن کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں مثلاً کعبۃ اللہ، حرم مکہ معظمہ، صفا و مروہ، عرفات و مزدلفہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس اور تمام دینی عبادت گاہیں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور محبوب ترین مقامات ہیں ان مقدس مقامات کو ایسی برکتیں اور لازوال رفعتیں بخشی گئی ہیں جو زمین کے کسی دوسرے حصے کو نصیب نہیں مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا اجر ایک لاکھ اور مدینہ منورہ میں ایک نماز کا اجر پچاس ہزار اور بیت المقدس میں پچیس ہزار نیکیوں اور نمازوں سے کہیں افضل و اعلیٰ ہے خصوصاً مدینہ منورہ کا وہ تابناک اور ایمان افروز خطہ جس کو گنبد خضراء کے حیات بخش نام سے پکارا جاتا ہے اور جہاں اس وقت وہ ذات گرامی جلوہ نما ہے جس نے قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کی جلوہ گاہ ناز میں باریاب ہو کر ذات الٰہی کا بے حجاب جلوہ اپنے سر اقدس کی ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور جو ساری مخلوق میں خدائے اکبر کے بعد بزرگ ترین ہستی اور لوح و قلم، عرش و کرسی کی زینت ہے بالاتفاق مدینہ طیبہ کا وہ دلآویز خطہ تمام کائنات سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، مسجد حرام، سدرہ و جنت اور عرش و کرسی سے بھی زیادہ فضیلت و برتری رکھتا ہے۔

گنبد خضراء شاہد ازل کی تجلیوں کا وہ تنہا مرکز جمیل ہے۔ جس کی ازلی

Marfat.com
Marfat.com

عظمتوں اور ابدی فضیلتوں کی طلعتوں کو جنت الفردوس کی رعنائیاں بھی حسرت کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں ؎

نبی کا جس جگہ پر آستاں ہے
زمین کا اتنا ٹکڑا آسماں ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بعض اجزائے زماں کو بھی بعض ایسی امتیازی سعادتوں اور خصوصی شانوں سے سرفراز فرمایا ہے جو انہیں کا حصہ ہے بعض مُبارک دن، بعض مبارک راتیں اور بعض مبارک مہینے ایسے بزرگ و برتر اور خصوصیت و مقبولیت کے حامل ہوتے ہیں۔ جن کا عشر عشیر بھی دوسرے ایام کو حاصل نہیں۔ چنانچہ زمانوں میں بہترین اور افضل تریں زمانہ شب ولادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رمضان المبارک۔ عشرہ ذی الحجہ۔ شب معراج شب برات، شب قدر، شب مزدلفہ، جمعۃ المبارک اور یوم میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا گیا ہے ان مُبارک اور مسعود اوقات کو ایسی ازلی فضیلتوں اور ابدی کرامتوں سے نوازا گیا ہے جنہوں نے ان مخصوص اوقات کو سب راتوں اور دنوں سے زیادہ مقدس و مُبارک اور انوار سے منور فرما دیا ہے۔ چنانچہ جس مسعود و مُبارک دن میں سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اسے دنیا کے تمام مبارک دنوں سے زیادہ عزو شرف اور مجد و کرم سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

اسی طرح اللہ رب العالمین نے سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک کو سب سے زیادہ فضیلت، قبولیت اور عظمتِ شان سے بہرہ ور فرمایا۔ اس مُبارک مہینہ کو اپنی ذات بے ہمتا کی طرف منسوب فرما کر اس کو

Marfat.com
Marfat.com

ایک امتیازی عظمتِ شان سے ممتاز کر دیا ہے۔ رمضان المبارک کی ہر معمولی اور نفلی نیکی کو غیر رمضان المبارک کی بے شمار نیکیوں اور عبادتوں سے کہیں زیادہ اعلیٰ و افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور پر نور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ رمضان المبارک میں ایک نیکی (نفلی) غیر رمضان المبارک کے فرض کے برابر ہے اور رمضان پاک کا ایک فرض ستر فرض کے برابر ہے اور نفلی عبادت کی حیثیت فرض کے مقابل ایسی ہے جیسے سمندر کے مقابل سوئی کی نوک جو پانی میں ڈبوئی گئی ہو (طبرانی)

رمضان المبارک کا ایمان افروز مہینہ شروع ہوتے ہی نظام عالم میں انقلاب عظیم رونما ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور جود و سخا کی بارش ہونے لگتی ہے رحمت اور جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ سرکش جن اور ملعون شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ کا پہلا عشرہ سراپا رحمت۔ دوسرا عشرہ مجسّم مغفرت اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی کا پیغام ہے اور بارگاہ رب العالمین سے مسلسل اعلان ہوتا رہتا ہے کہ:۔

"اے بھلائی کے چاہنے والے نیکیوں کی طرف سبقت کر۔ اور بدی کے چاہنے والے بدی سے رُک جا"

اب اس حدیث پاک روشنی میں رمضان المبارک کے فرائض و نوافل خیرات و حسنات کے فیوض و برکات اور فوائد و ثمرات کا اندازہ کیجئے۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم ط

جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک رات کے سوا سال بھر کی تمام مقدس راتوں میں اُمّت محمدیہ کے حق میں "لیلۃ القدر" سب سے

Marfat.com
Marfat.com

زیادہ مقدس، مبارک اور پر انوار رات ہے یہ رات شام سے لے کر صبح تک یمن وسعادت اور خیر و برکات سے بھرپور اور انوار تجلیات سے معمور رہتی ہے۔

انوار دی ہر پاسے خیرات ہے اج راتی
رب کر دا اے نیکیاں دی خیرات ہے اج راتی
ایہہ رات قدر والی کر دی اے قدر سب دی
ہر اک دے سنور جاندے حالات ہے اج راتی

قرآن کریم رات میں نازل ہونے کی حکمت

حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فَاِنْ قُلْتَ مَا الْحِکْمَۃُ فِیْ اِنْزَالِ الْقُرْآنِ لَیْلًا، قُلْتُ لِاَنَّ اَکْثَرَ الْکَرَامَاتِ وَنُزُوْلُ النَّفَحَاتِ وَالْاِسْرَاءِ اِلَی السَّمٰوٰتِ یَکُوْنُ بِاللَّیْلِ وَاللَّیْلُ مِنَ الْجَنَّۃِ لِاَنَّھَا مَحَلُّ الْاِسْتِرَاحَۃِ وَالنَّھَارُ مِنَ النَّارِ لِاَنَّ فِیْہِ الْمَعَاشُ وَالتَّعَبُ وَالنَّھَارُ حَظُّ اللِّبَاسِ وَالْفِرَاقِ وَاللَّیْلُ حَظُّ الْفِرَاشِ وَالْوِصَالِ وَعِبَادَۃُ اللَّیْلِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ النَّھَارِ لِاَنَّ قَلْبَ الْاِنْسَانِ فِیْہِ اَجْمَعُ وَالْمَقْصُوْدُ ھُوَ حُضُوْرُ الْقَلْبِ

ترجمہ: اگر تم یہ سوال کرو کہ قرآن کریم کو رات میں نازل کرنے کے اندر کیا حکمت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر دیکھا جائے تو اکثر کرامات وعطیات یا خیرات و برکات کا نزول اور آسمانوں کی طرف اسراء یہ رات ہی میں ہوا ہے رات جنت کا سماں ہے کہ محل راحت و آرام ہے اور دن دوزخ کا نقشہ پیش کرتا ہے کہ اس میں آدمی حصول معاش کے لئے نکلتا ہے اور تعب و مشقت اٹھاتا ہے۔ دن میں لباس پہنا جاتا ہے اور محبوب

Marfat.com
Marfat.com

سے فراغ ہوتا ہے اور رات میں آدمی بستر پہ آرام اور محبوب کا وصال حاصل کرتا ہے۔ رات کی عبادت دن کی عبادت سے افضل ہے کیونکہ رات میں انسان کو جمعیت قلبی حاصل ہوتی ہے اور مقصودِ عبادت بھی یہی ہے کہ قلب حاضر ہو (تفسیر روح البیان ص۴۸ ج ۱۰)

رات افضل ہے یا دن

حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ کے اس بیان سے کہ رات افضل ہے دن سے۔ رات کے افضل ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ راتوں میں تو ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے لیکن دنوں میں کوئی ایسا دن نہیں جو ہزار مہینوں سے افضل ہو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا نزول لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پہ رات میں ہوا ہے نہ کہ دن میں تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا ظہور رات میں ہوتا ہے۔

چنانچہ اکثر احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو آخری تہائی حصہ میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ واقعۂ معراج بھی رات ہی میں پیش آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رات افضل ہے

پانچویں وجہ یہ ہے کہ رات راحت و آرام اور امن و سلامتی کا وقت ہے شاید ایک وجہ حیوانات کے رات میں ذبح کرنے کے مکروہ ہونے کی یہ بھی ہو۔

احادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں دشمن پر رات میں حملہ نہیں کرتے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

رات میں سفر کی ترغیب دی گئی ہے کہ اس میں منزل جلدی کٹتی ہے نکاح و بیاہ کے رات میں کرنے کو پسند کیا گیا ہے۔

ع عمر ساری کی ہے اک طرف بندگی
لیلۃ القدر کی اک طرف رات ہے

ع لوٹ لو لوٹ لو گنج سخا لوٹ لو
لوٹنے کا مزہ آج کی رات ہے

لیلۃ القدر میں غروب آفتاب سے صبح صادق تک خیر و برکت اور امن و سلامتی کا ہونا

اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمایا سلامٌ وہ رات سراپا سلام ہے۔

اس کے مفسرین کرام نے بہت سے مطلب بیان کئے ہیں۔ حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرشتے ابتداء رات سے لے کر صبح صادق تک فوج در فوج آسمان سے زمین پر اترتے ہیں اور شب بیداروں اور عبادت گزاروں کو سلام کرتے ہیں۔

فرشتوں کے اس سلام کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ اس میں اُمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے فرشتے صرف انبیاء کرام پر اترتے تھے۔ وحی لے کر اور اب اُمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتے ہیں سلام و دُعا لے کر۔

دوسرا یہ کہ یہ رات شرور و آفات سے محفوظ و سلامت رہتی ہے فرشتے اس میں خیر و برکت اور سعادتیں لے کر اترتے ہیں کسی تکلیف دہ چیز کو لے کر نہیں اترتے۔

Marfat.com
Marfat.com

تیسرا یہ کہ امام ابو مسلم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ رات تیز آندھیوں۔ بجلیوں اور کڑک سے سلامتی والی ہے یعنی یہ چیزیں اس میں نہیں ہوتی۔

چوتھا یہ کہ حضرت مجاہد تابعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ رات شیطان کے شر سے سلامت ہے یعنی اس رات شیطان کسی قسم کی برائی اور ایذا رسانی نہیں کر سکتا۔ (تفسیر کبیر ص۳۶ ج ۳۲ فضائل الاوقات للامام البیہقی ص۲۵۵ تا ص۲۵۶ شعب الایمان ص۳۳۸ ج ۳)

شب قدر میں اتنی مخلوق بخشتا ہے جتنی ماہ رمضان میں

حدیث پاک میں ہے اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر ساعت میں چھ لاکھ دوزخیوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور شب قدر میں اتنی مخلوق بخشتا ہے کہ جتنی ماہ رمضان میں بخشی گئی تھی اور رمضان کی آخری رات کو اتنے بخشے جاتے ہیں کہ تمام ماہ رمضان اور تمام جمعہ کے ایام اور لیلۃ القدر میں بخشے گئے تھے ان سے دس حصے زیادہ لوگ بخشے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ماہ صیام ص۵۰)

یاالٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شاہ مشکلکشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

ھیَ

یہ اشارہ ہے اس طرف کے ستائیسویں رات ہے جیسے کہ اشارہ جو ہوتا ہے وہ تعین کرتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ روڈ کے اوپر بورڈ لگا ہوتا ہے اور اوپر تیر کا نشان بنا ہوتا ہے اور نیچے لکھا ہوتا ہے کہ کمشنر ہاؤس۔ گورنر ہاؤس اس طرف ہے تو یہ اشارہ بناتا ہے کہ گورنر ہاؤس اس طرف ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

اسی طرح ھی کلمہ جو لیلۃ القدر کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ ستائیسواں ہے جو بعض بزرگوں نے یہاں سے نکالا۔ کہ یہ ستائیسویں رات ہے۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر شب، شب قدر است اگر قدر تو دانی۔ اگر قدر جانو تو ہر رات ہی شب قدر ہے

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو کسی نے دیکھا کہ عید کے دن سوکھا روٹی کا ٹکڑا کھا رہے ہیں۔ دیکھنے والے نے عرض کیا حضور آج عید کا دن ہے لوگ بڑی بڑی اور لذیذ چیزیں کھا پی رہے ہیں اور آپ سوکھا ٹکڑا کھا رہے ہیں۔ فرمایا کہ ہم جس دن کوئی گناہ نہ کریں، وہ دن ہمارے واسطے عید کا دن ہوتا ہے اور وہ گناہ تو کرتے ہی نہیں تھے معلوم ہوا ان کے واسطے ہر دن یوم عید ہے اور ہر رات شب قدر ہے کئی ہمارے جیسے ہیں کہ ان کے واسطے شب قدر بھی شب قدر نہیں ہوتی۔ کئی شب قدریں آئیں اور چلی گئیں اور وہ جیسے کہ دھتورے کے دھتورے ہی رہے۔

حضرات! شب قدر تو اس کے لئے ہے جو قدر جانے اور جو قدر نہیں جانتا۔ اس کے واسطے شب قدر بھی قدر نہیں۔

ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ھی مبتدا، اور حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ خبر ہے اور سلام خبر مقدم ہے اور سلام کی تقدیم مفید حصر ہے تو معنی یہ ہوئے ای التسلیم کل اللیۃ کہ لیلۃ القدر مکمل سلامتی اور بالکلیہ خیر ہی خیر ہے اور اس رات میں خرابی اور شر کو کوئی دخل نہیں۔ یعنی یہ رات شر اور خرابی سے محفوظ ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ اس رات میں شیطان کا کوئی حیلہ حربہ شر بپا نہیں کر سکتا۔ اور یہ رات طلوع فجر تک سلامتی سے معمور ہے ضحاک فرماتے ہیں۔ چونکہ لیلۃ القدر سلامتی ہے لہذا کوئی شر

Marfat.com
Marfat.com

مقدر ہی نہیں ہوتا۔

وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ یہ سماں طلوع فجر تک رہتا ہے گویا کوئی بدنصیب ہی ہوگا جو رات کی برکتوں سے مالا مال نہ ہو سکے۔

تہجد کے لئے اٹھے گا۔ اگر تہجد بھی نصیب نہ ہوئی، تو ان راتوں میں سحری کھانے کے لئے تو اٹھے گا۔

بس ذرا چند گھڑیاں پہلے اٹھیئے اور وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے نفل پڑھیں اور رب العالمین سے دعا مانگئے اور اپنے دکھ درد اور حاجات کو پیش کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلہ سے دعا کریں۔

طلوع فجر سے پہلے پہلے قسمت کا ستارہ طلوع ہو جائے گا۔

طلوع فجر سے پہلے مقدر کا ستارہ طلوع ہو جائے گا۔

طلوع فجر سے پہلے مغفرت کا ستارہ طلوع ہو جائے گا۔

جس طرح رات اپنی سیاہی ساتھ لے جاتی ہے۔

اسی طرح یہ رات گناہوں کی سیاہی کو بھی ساتھ لے جائے گی۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا دعائے رحمت کرنا

حضرات محترم! لیلۃ القدر میں جو خوش بخت لوگ عبادت کرتے ہیں حضرت جبریل امین اور فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کُبْکُبَۃٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْقَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ

(بیہقی شریف، فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان صفحہ ۴۹)

Marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں نازل ہو کر ہر اس بندے کے لئے دعائے رحمت کرتا ہے جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں مشغول ہوتا یا نماز (نوافل) وغیرہ پڑھ رہا ہوتا ہے (تفسیر مظہری پ ۳۰)

لیلۃ القدر کو کیا دعا مانگی جائے

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ۔

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَئَیْتَ اِنْ عَلِمْتَ اَیَّ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْھَا قَالَ قُوْلِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (ترمذی شریف)

میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کروں اور کونسی دعا مانگوں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عرض کر!

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ط

یا اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور عفو کو محبت فرماتا ہے۔ سو مجھے معاف فرما دے۔ (مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ)

حضرات۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بالعموم اور طاق راتوں میں بالخصوص اس دعا کو زیادہ سے زیادہ کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک اور لیلۃ القدر کی برکتوں اور انوار سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؛ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگنا۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس

Marfat.com
Marfat.com

دعائے مبارک کی طرف اشارہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

یا اللہ! میں تجھ سے عفو و عافیت اور دین و دنیا و آخرت میں معافاۃ (عافیۃ) مانگتا ہوں۔

مستحب ہے کہ لیلۃ القدر میں اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ کا ورد زیادہ کرے۔

مسئلہ جس نے لیلۃ القدر کی عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھ لی اس کو لیلۃ القدر کا ثواب مل گیا اور جو اس سے زیادہ عبادت کرے گا اللہ اس کے ثواب میں اضافہ کر دے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز بھی پڑھی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔ (مسلم شریف)

یعنی باجماعت عشاء کی نماز کے بعد باجماعت فجر کی نماز بھی پڑھی تو گویا پوری رات نماز پڑھی۔ ہر نماز آدھی کی عبادت کے قائم مقام ہوئی۔

(تفسیر مظہری پ)

علامہ آلوسی غنیۃ الطالبین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اس رات میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ سے ستر ہزار فرشتے لے کر زمین پر جائیں ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ جب وہ زمین پر اترتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام

Marfat.com
Marfat.com

اور باقی فرشتے چار جگہوں پر اپنے جھنڈے گاڑ دیتے ہیں' کعبہ پر' سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر' بیت المقدس کی مسجد پر اور طور سیناء کی مسجد پر پھر جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ زمین پر پھیل جاؤ' پھر فرشتے تمام زمین پر پھیل جاتے ہیں اور جس مکان یا خیمے یا پتھر پر یا کسی کشتی میں غرض جہاں بھی کوئی مسلمان مرد یا عورت ہو وہاں فرشتے پہنچ جاتے ہیں۔

ہاں جس گھر میں کتا یا خنزیر یا شرابی ہو یا تصویروں کے مجسمے ہوں یا کوئی شخص زناکاری سے جنبی ہو وہاں نہیں جاتے۔ وہاں پہنچ کر فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جب فجر ہوتی ہے تو آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور جب پہلے آسمان کے فرشتوں سے ان کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں تھے۔ کیونکہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی لیلتہ القدر تھی۔ آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں! اللہ تعالیٰ نے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجات کے سلسلے میں کیا کیا؟ فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے نیک لوگوں کو بخش دیا اور بدکاروں کی شفاعت قبول کرلی۔ پھر آسمان دنیا کے فرشتے دوسرے آسمان پر جاتے اور وہاں اسی طرح گفتگو ہوتی ہے علی ھذا القیاس سدرہ المنتہیٰ' جنت الماویٰ' جنت نعیم' جنت عدن اور جنت الفردوس سے ہوتے ہوئے وہ فرشتے عرش الٰہی پر پہنچیں گے وہاں عرش الٰہی آپ کی امت کی مغفرت پر شکریہ ادا کرے گا اور کہے گا۔ اے اللہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ گذشتہ رات تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے صالحین کو بخش دیا اور گنہگاروں کے حق میں نیکوکاروں کی شفاعت قبول کرلی' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عرش تم نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے میرے پاس بڑی عزت اور کرامت ہے اور ایسی نعمتیں ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی کے دل میں

Marfat.com
Marfat.com

ان نعمتوں کا کبھی خیال آیا۔

(روح المعانی جز 30 صفحہ 194 از علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی 1270ھ مطبوعہ ادارہ الطباعۃ المیزیہ مصر)۔

فرشتوں کے زمین پر نازل ہونے کی حکمتیں : مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ فرشتے زمین پر انسانوں کی عبادات کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سورۃ قدر میں فرماتا ہے

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

فرشتے اور جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی اجازت سے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔" اس سے معلوم ہوا کہ بشمول جبرائیل تمام فرشتے اللہ تعالیٰ سے زمین پر آنے کی پہلے اجازت طلب کرتے ہیں پھر اس کے بعد زمین پر اترتے ہیں اور یہ چیز انتہائی محبت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ پہلے وہ ہماری طرف راغب اور مائل تھے اور ہم سے ملاقات کی تمنا کرتے تھے لیکن اجازت کے منتظر تھے اور جب اللہ تعالیٰ سے اجازت مل گئی تو قطار در قطار صف باندھے زمین پر اتر آئے۔

(تفسیر کبیر صفحہ 447 جلد 8 دارالفکر بیروت)

اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے اس قدر گناہوں کے باوجود فرشتے ہم سے ملاقات کی تمنا کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کو ہمارے گناہوں کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ جب وہ لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں تو مسلمانوں کی عبادات کو تفصیل کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جب گناہوں پر پہنچتے ہیں تو لوح محفوظ پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے اور اس وقت فرشتوں کی زبان سے بے اختیار یہ کلمات نکلتے ہیں پاک ہے وہ ذات جس نے نیکیوں کو ظاہر کیا اور گناہوں کو چھپا لیا۔

(تفسیر کبیر صفحہ 447 جلد 8 از علامہ فخرالدین رازی)

Marfat.com
Marfat.com

اگر یہ کہا جائے کہ فرشتے خود عبادات سے مالا مال ہیں۔ تسبیح، تقدیس اور تہلیل کے تونگر ہیں قیام، رکوع اور سجود کون سی عبادت ہے جو ان کی جھولی میں نہیں ہے پھر انسانوں کی وہ کون سی عبادت ہے جسے دیکھنے کے شوق میں وہ انسانوں سے ملاقات کی تمنا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زمین پر اترنے کی اجازت طلب کرتے ہیں! اس کا۔

جواب یہ ہے کہ کوئی شخص خود بھوکا رہ کر اپنا کھانا کسی اور ضرورت مند کو کھلا دے یہ وہ نادر عبادت ہے جو فرشتوں میں نہیں ہوتی' گناہوں پر توبہ اور ندامت کے آنسو بہانا اور گڑگڑانا اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا۔ اپنی طبعی نیند چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے رات کے پچھلے پہر اٹھنا اور خوف خدا سے ہچکیاں لے لیکر رونا یہ وہ عبادت ہے جس کا فرشتوں کے ہاں کوئی تصور نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے گناہ گاروں کی سسکیوں اور ہچکیوں کی آواز اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تہلیل کی آوازوں سے زیادہ پسند ہے اس لئے فرشتے یاد خدا میں آنسو بہانے والی آنکھوں کے دیکھنے اور خوف خدا سے نکلنے والی آہوں کے سننے کے لئے زمین پر اترتے ہیں!

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ نے دوسری وجہ یہ لکھی ہے کہ انسان کی عادت ہے کہ وہ علماء اور صالحین کے سامنے زیادہ اچھی اور زیادہ خضوع وخشوع سے عبادت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ اے انسانو! تم عبادت گذاروں کی مجلس میں زیادہ عبادت کرتے ہو آؤ اب ملائکہ کی مجلس میں خضوع اور خشوع سے عبادت کرو۔

(تفسیر کبیر صفحہ 446 جلد 8)

ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انسان کی پیدائش کے وقت فرشتوں نے اعتراض کی صورت میں کہا تھا کہ اسے پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے جو زمین میں فسق وفجور اور خونریزی کرے گا اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے

Marfat.com
Marfat.com

ان کی امیدوں سے بڑھ کر اجروثواب کا وعدہ کیا' اس رات کے عبادت گذاروں کو زبان رسالت سے مغفرت کی نوید سنائی' فرشتوں کی آمد اور ان کی زیارت اور سلام کرنے کی بشارت دی تاکہ اس کے بندے یہ رات جاگ کر گزاریں تھکاوٹ اور نیند کے باوجود اپنے آپ کو بستروں اور آرام سے دور رکھیں تاکہ جب فرشتے آسمان سے اتریں تو ان سے کہا جاسکے یہی وہ ابن آدم ہے جس کی خونریزیوں کی تم نے خبر دی تھی یہی وہ شرر خاکی ہے جس کے فسق وفجور کا تم نے ذکر کیا تھا' اس کی طبیعت اور خلقت میں ہم نے رات کی نیند رکھی ہے لیکن یہ اپنے طبعی اور خلقی تقاضوں کو چھوڑ کر ہمارے رضا جوئی کے لئے یہ رات سجدوں اور قیام میں گذار رہا ہے تم نے فسق وفجور اور خونریزیاں دیکھی تھیں ہماری خاطر راتوں کو جاگ کر سجدہ کرنے والی جبینیں نہیں دیکھی تھیں' ہماری یاد کے سبب آنکھوں میں مچلنے والے آنسو نہیں دیکھے تھے! دیکھو! اللہ تعالیٰ بڑے مان سے تمہاری عبادت دکھانے کے لئے آسمان سے فرشتے اتارتا ہے کہیں تم یہ رات گناہوں میں گذار کر یا سو کر اس کا مان توڑ نہ دینا!

سی ستی تے یار گواچا' ویکھیں توں وی سوں نہ جاویں
اک پل دے آرام دی خاطر ساری عمردا روگ نہ لاویں
جہڑا غافل ہویا مویا کتے غافل ہو نہ جاویں
اعظم ستیاں عمر گذاری ہن جاگ کے یار مناویں

حضرات گرامی : وہ شخص کتنا خوش بخت اور صاحب نصیب ہے جو اس رات میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور رات اسی حال میں بسر کرتا ہے کہ جبرائیل اور ملائکہ اس کے ساتھ مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کرنے کے لئے آسمان سے آتے ہیں اور اس کی مغفرت و بخشش کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

اس مبارک رات میں ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پر امید رکھتے ہوئے اپنے

Marfat.com
Marfat.com

گناہوں کی بخشش اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے دعا مانگنا چاہئے۔

ہر ویلے دعاواں سُندا اے
جہڑا خالق مالک ہر دا اے
مولا دے دوارے دا منگتا
رحمت بھیں جھولیاں بھر دا اے

سچے دل سے اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگیں اور عرض کریں۔

جے اسیں لکھ گناہیں ڈبے توں غفار قدیمی
توں مالک اسیں بندے تیرے تیری شان کریمی
خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہیں
فضل تیرے دی آس کریماں ہور امید نہ کوئی
صدقہ اپنے پاک نبی دا بخش خطا جو ہوئی

ملائکہ ہمارے مشتاق ہیں اس سے ثابت ہوا کہ ملائکہ ہمارے دیکھنے کے مشتاق اور ہماری طرف رغبت رکھتے ہیں اس لئے ہمارے ہاں تشریف لانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ اجازت ملتے ہی ہمارے ہاں پہنچ جاتے ہیں۔

سوال : ہم گنہگار بندے جس کا ملائکہ کو علم ہے تو پھر وہ ہماری طرف کیسے رغبت رکھتے اور مشتاق ہوتے ہیں۔

جواب : وہ ہمارے گناہوں کی تفصیل سے واقف نہیں۔

واہ انسان تیری شان : مروی ہے کہ ملائکہ کرام لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جب انسانوں کے گناہوں کے دفتر تک پہنچتے ہیں تو ان کے آگے پردے لٹکا دیئے جاتے ہیں تاکہ انسانوں کے گناہوں پر ان کی نظر نہ پڑے اور ان کے قبائح سے انہیں واقفیت حاصل نہ ہو سکے۔

Marfat.com
Marfat.com

واہ کریم تری شان سبحان اللہ! کیسا کریم ہے وہ کہ وہ ہمارے محاسن تو ظاہر کرتا ہے لیکن قبائح چھپاتا ہے۔

محبوبان خدا دراصل ملائکہ کرام آسمانوں پر اہل زمین کی طاعات کو دیکھتے ہیں جیسے غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور گنہگاروں کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رونا۔ گریہ زاری سے ان کی زیارت کے لئے فرشتے بیتاب ہو جاتے ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَاَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجْلِ الْمُسَبِّحِیْنَ ؕ

ترجمہ : مجھے گنہگاروں کے رونے کی آواز تسبیح کہنے والوں کی آواز سے زیادہ پسند ہے۔

اسی لئے فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ زمین پر جاکر ان لوگوں کو دیکھیں جن کے رونے کی آواز اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ذرا ہم بھی ان کے رونے کی آواز اپنے کانوں سے سن لیں کہ ہماری تسبیح پڑھنے کی آواز سے ان کی آواز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے تو کیوں اور کیسے!

نکتہ : دراصل رونے کی آواز کو اللہ تعالیٰ اس لئے پسند کرتا ہے کہ تسبیح پڑھنے میں تسبیح پڑھنے والوں کے کمال کا اپنا اظہار ہے اور گنہگار کے رونے میں رب العالمین کی غفاریت کا اظہار ہے۔

عدل کریں تے تھر تھر کمبن اچیا شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون میں جیئے منہ کالے

ایک جھگڑا محرومی کا سبب بنا : ایک نہایت اہم وجہ اس کے مخفی کر دینے کی جھگڑا بھی ہے۔ کیونکہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اس رات کے تعین کے بارے میں اپنی امت کو آگاہ فرمادیں کہ یہ فلاں رات ہے مگر دو آدمیوں

Marfat.com
Marfat.com

کے جھگڑنے کی وجہ سے بتلانے سے منع فرمادیا گیا روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ فُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (البخاری ص۲۷۱ ج۱)

ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کی تعین کے بارے میں آگاہ کرنے کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ لیکن راستہ میں دو آدمی جھگڑ رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں اطلاع دینے آیا تھا مگر فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی کیا بعید ہے کہ یہ اٹھالینا اللہ تعالیٰ کے علم میں بہتر ہو لہٰذا اب اس رات کو انتیسویں ستائیسویں اور پچیسویں شب میں تلاش کرو۔ اس روایت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ لڑائی جھگڑے کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج امت برکتوں اور سعادتوں سے محروم ہوتی جارہی ہے

مذکورہ روایت سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہو گی کہ شاید اس کے بعد تعین شب قدر کا آپ کو علم نہ رہا حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ شارحین حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تعین کا علم جو اٹھالیا گیا تو صرف ایک سال کی بات ہے ہمیشہ کے لئے نہیں۔ امام بدر الدین عینی شرح بخاری میں رقمطراز ہیں۔

فان قلت لما تقرر ان الذی ارتفع علم تعینها فی تلک السنة فهل اعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک تبعینها؟

اس سال تعین شب قدر کا علم اٹھالیا گیا کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تعین کا علم رہا یا نہ رہا۔ قُلْتُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ أُعْلِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِتَعْيِيْنِهَا۔ (عمدۃ القاری ص۱۳۸ ج۱۱)

Marfat.com
Marfat.com

میں کہتا ہوں کہ حضرت سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تعین کا علم تھا۔ "ہمارے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف تعین کا علم ہے بلکہ آپ بعض غلاموں کو اس پر آگاہ بھی فرماتے ہیں۔

ایک صحابی کو آگاہ فرمانا حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اِنَّ لِی بَادِیَۃً اَکُوْنُ فِیْھَا وَاَنَا اُصَلِّی بِحَمْدِ اللّٰہِ فَاْمُرْنِی بِلَیْلَۃٍ اَنْزِلُھَا اِلٰی ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَیْلَۃَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ:

میں ایک ویرانے میں رہتا ہوں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نماز ادا کرتا ہوں۔ آپ مجھے حکم دیں کہ کون سی رات آپ کے ہاں مسجد نبوی میں بسر کرنے کے لئے آؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کی تیئسویں رات کو آجاؤ۔ یہ صحابی ہمیشہ تیئسویں رات مسجد نبوی میں آکر جاگا کرتے۔ لوگوں نے آپ کے صاحبزادے سے پوچھا کہ بتاؤ آپ کے والد اس رات کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا!

كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّي الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بَادِيَتَهٗ۔

کہ وہ عصر سے صبح تک مسجد سے بغیر کسی حاجت کے باہر نہ آتے اور صبح اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے دیہات کی طرف روانہ ہو جاتے (ابو داؤد شریف)

اس روایت سے یہ بھی واضح ہوا کہ ہر آدمی کے لئے شب قدر الگ ہے۔ شب قدر کے بارے میں آگاہ کرنا دور صحابہ کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ غلاموں پر آپ کی شفقت کا سلسلہ تاقیامت جاری ہے۔

علامت لیلتہ القدر علماء کرام فرماتے ہیں اس رات کی علامت یہ ہے کہ وہ رات نہ گرم ہوتی ہے۔ نہ سرد' اور اس کی صبح کو جب سورج طلوع کرتا ہے تو اس میں شعاع

Marfat.com
Marfat.com

نہیں ہوتی کیونکہ طلوع شمس کے وقت ملائکہ کرام آسمانوں پر چڑھتے ہیں تو سورج کی شعاع کو پھیلنے نہیں دیتے۔ کیونکہ ملائکہ کرام کثیر التعداد میں ہوتے ہیں یا اس لئے کہ سورج اس رات میں شیطان کے دو قرنوں کے درمیان میں طلوع نہیں کرتا' جیسے بعض روایات میں ہے کہ سورج شیطان کے دو قرنوں کے درمیان طلوع کرتا ہے تو پھر شیطان اس کی شعاع بڑھانے اور اس کے طلوع میں زینت دیتا ہے تاکہ کفار (سورج پرستوں) کا دھوکا بڑھے اور اسے سجدہ کرنے والوں کی آنکھوں میں اسی کا منظر بھلا لگے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ لیلتہ القدر کی علامات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

یہ رات نہایت صاف شفاف ہوتی ہے۔ اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ سخت سردی۔ موسم بھی اس رات معتدل ہو جاتا ہے۔ نہ تیز و تند ہوا چلتی ہے نہ ہی بادل چھائے ہوتے ہیں۔ اس رات بارش بھی نہیں ہوتی اس رات شیاطین ستاروں سے نہیں مارے جاتے اس رات کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔

(کشف الغمہ)

فائدہ : پہلے گذرا ہے کہ اس رات میں کڑوا پانی میٹھا ہو جاتا ہے' اور اس رات کو جو نور دیکھا جاتا ہے وہ ملائکہ کے پروں کا نور ہوتا ہے یا جنتہ عدن کا کہ اس رات کو اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یا لواء الحمد کا نور یا اسرار العارفین کا نور ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اسرار کے پردے اٹھاتا ہے تاکہ مخلوق ان کے ضیاء و شعاع دیکھے یہی زیادہ مناسب ہے لیلتہ القدر کی حقیقت کے لئے اس لئے کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ عارف کے قلب کے لئے ملکوت منکشف ہو جائیں اور قاعدہ ہے کہ جب عارف کا باطن منور ہو جاتا ہے تو ملکوت کا نور اس کے ظاہر پر منعکس ہوتا ہے۔

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں : اس کے جواب میں علماء کرام فرماتے ہیں۔ ان باتوں کا علم ہر ایک کو نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کا تعلق کشف و کرامات سے ہے اسے تو وہی دیکھ سکتا ہے جس کو بصیرت (یعنی قلبی نظر) کی نعمت حاصل ہو۔ ہر وقت معصیت

Marfat.com
Marfat.com

کی نحوست میں لت پت رہنے والا گنہگار انسان ان نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے۔

آنکھ والا تیرے جلووں کا تماشہ دیکھے — دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرات: اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہے لہٰذا ہمیں یقین کے ساتھ نہیں معلوم کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہوتی ہے۔

فضیلت سورۃ القدر

حدیث شریف میں ہے۔ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْقَدْرِ اُعْطِيَ ثَوَابَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَحْيَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔

ترجمہ: جو سورۃ القدر پڑھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ رمضان پاک کے روزے دار اور لیلۃ القدر میں جاگنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان صفحہ 490 پ 30)

حضرت جبریل امین کا سبز جھنڈے کے ساتھ آنا: حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کے بہت بڑے جلوس کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس سبز جھنڈے کو کعبہ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں۔ جن میں سے دو بازو صرف اسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جو کوئی مسلمان آج ات قیام میں 'نماز میں یا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے اس سے سلام و مصافحہ کرو۔ نیز ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چنانچہ صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ صبح ہونے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو پھر واپس چلنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں 'اے جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کسی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتا ہے 'اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر خصوصی نظر

Marfat.com
Marfat.com

کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان ۔نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چار قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ارشاد فرمایا۔(1) ایک توعادی شرابی (2)دوسرا والدین کانافرمان (3) تیسرے قطع رحمی کرنے والے' یعنی رشتہ داروں سے رشتہ توڑنے والے (4) چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بعض بغض رکھتے ہیں اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے۔

(الترغیب والترھیب)

بدنصیب لوگ حضرات محترم۔لیلتہ القدر کس قدر عظمت والی رات ہے۔اس رات میں ہر خاص وعام کو بخش دیا جاتا ہے تاہم کچھ لوگوں کی بدقسمتی کا بھی روایات بالا میں ذکر ہے۔ جیساکہ گھروں میں تصاویر آوازیں کرنے والے۔ گھروں کے اندر کتے رکھنے والے۔بے غسل رہنے والے' شرابی۔ ماں باپ کے نافرمان' قطع رحمی کرنے والے اور آپس میں بلاکسی شرعی مجبوری کے کینہ رکھنے والے وغیرہ۔اس عام بخشش سے محروم کردیئے جاتے ہیں چنانچہ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ نو قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ آج کی رات بھی ناخوش رہا اوران کو معاف نہیں فرمایا۔وہ نو قسم کے لوگ یہ ہیں۔
(1) جولوگ مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے' (2) جولوگ خون ناحق کرتے ہیں' (3) رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والے' (4) قبرستان میں جاکر ہنسنے والے' (5) لگائی بجھائی کرنے والے' (6) ظلم کرنے والے' (7) دینی استاد کو تکلیف دینے والے' (8) نماز میں سستی کرنے والے' (9) تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی کی طرف سے دل میں کینہ رکھنے والے۔

حضرات! قہر حق اور غضب جبار سے لرز جانے کے لئے کیا یہ بات کافی نہیں ہے؟ اور لیلتہ القدر جیسی بابرکت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ہاں اگر ان گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرلی جائے اور حقوق العباد والے معاملات بھی حل کرلئے جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم بے حدو بے انتہا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

ہر گھڑی کے بدلے سو سال کی عبادت کا ثواب ایک دن ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے تو لوگوں کو مناجات میں مشغول پایا تو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' میں تمہارے پاس اس ارادے سے آیا تھا کہ تم کو لیلۃ القدر کی اطلاع دوں۔ مگر مجھ کو خوف ہے کہ تم اس کو ضبط نہ کر سکو گے۔ وہ تمہارے لئے باعث خیر و برکت ہے تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جبکہ نو راتیں باقی رہ جائیں تلاش کرو۔ اس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ وہ رات نہ زیادہ سرد ہوتی ہے اور نہ گرم اور اس کی صبح کو آفتاب کی شعاعیں بندھی رہتی ہیں۔ جس شخص نے اس رات میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ بیداری کی اس کے لئے ہر ساعت ہر گھڑی کے عوض میں سو سال کی عبادت کا ثواب ہے۔

تذکرۃ الواعظین ۔)

ہر شے کی پہچان کے لئے کچھ نشانیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً" بارش ہونا ہو تو آسمان پر سیاہ ابر چھا جاتے ہیں اور جب قیامت قریب آئے گی تو لوگ شراب کا استعمال بکثرت کریں گے۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ اسی طرح لیلۃ القدر کی پہچان کے لئے بھی کچھ نشانیاں مخصوص ہیں۔ جن سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے۔ اس کی چند علامتیں مخصوص ہیں۔ جو لیلۃ القدر کی آمد کا اعلان ہوتی ہیں۔

علاماتِ لیلۃ القدر

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنَّهَا فِيْ وِتْرٍ فِيْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ تِسْعٍ

Marfat.com
Marfat.com

وَعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَهَا إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا ثُمَّ وُفِّقَتْ لَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ كَأَنَّ فِيْهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ لَا بَرْدٌ فِيْهَا وَلَا حَرٌّ وَلَا يَحِلُّ لِكَوْكَبٍ أَنْ يُّرْمٰى بِهٖ فِيْهَا حَتّٰى تُصْبِحَ وَإِنَّ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيْحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ ط

(در منثور مسند احمد 318 ج 5 مجمع الزوائد 175 ج 3-)

حضرت عبدہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لیلتہ القدر کے بارے میں سوال کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ یعنی اکیس' تئیس' پچیس' ستائیس یا انتیسویں رات میں ہے یا رمضان المبارک کی آخری شب میں ہے تو جو کوئی ایمان کے ساتھ بہ نیت ثواب اس مبارک رات میں عبادت کرے۔ اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مبارک رات کھلی ہوئی' روشن اور بالکل صاف وشفاف ہوتی ہے' اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی۔ بلکہ یہ رات معتدل ہوتی ہے۔ گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس پوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد جو صبح آتی ہے اس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا چودھویں کا چاند۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن طلوع آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے

Marfat.com
Marfat.com

سے روک دیا ہے۔ (اس ایک دن کے علاوہ ہر روز سورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے۔)

سمندر کا پانی میٹھا ہونا حضرات محترم! حدیث مذکورہ میں فرمایا گیا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے کوئی ایک رات لیلتہ القدر ہے۔ اس رات کو پوشیدہ رکھنے میں ہزارہا حکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اسی رات کی جستجو میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارنے کی کوشش کرے کہ نہ جانے کون سی رات' لیلتہ القدر ہو۔ اسی حدیث پاک میں لیلتہ القدر کی بعض علامات بھی ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ان علامات کے علاوہ بھی دیگر روایات میں مزید علامات لیلتہ القدر کا بیان کیا ہے۔ ان علامات کو پا لینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اہل نظر ہی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظہور فرماتا ہے۔ لیلتہ القدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس رات میں سمندر کا کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ نیز انسان وجنات کے علاوہ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ عظمت کے اعتراف میں سجدہ ریز ہو جاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو معلوم نہیں ہو سکتا۔

حکایت : عبید ابن عمران رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایک رات کو بحیرہ قلزم کے کنارے پر تھا اور اسی کھاری پانی سے وضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ پانی چکھا تو شہد سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تعجب ہوا۔ میں نے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ "اے عبید رضی اللہ عنہ وہ لیلتہ القدر ہوگی۔"

مزید فرمایا جس شخص نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزاری اس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف

Marfat.com
Marfat.com

فرمادے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)

اسی حکایت سے ملتی جلتی حکایت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

حکایت : حضرت عثمان ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے آپ سے عرض کیا کہ اے آقا! مجھے کشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ جس کو میری عقل تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ آپ نے پوچھا کہ وہ کیا عجیب بات ہے؟

عرض کیا! اے آقا! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ آپ نے غلام سے فرمایا کہ اس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا۔ جب رمضان المبارک کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کی کہ آقا! آج سمندر کا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔

(تفسیر عزیزی 435 تفسیر کبیر سورۃ القدر)

لیلتہ القدر پوشیدہ کیوں؟ حضرات محترم۔ اللہ تعالیٰ کی سنت کریم ہے کہ اس نے بعض اہم ترین معاملات کو اپنی مشیت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کو نیکیوں میں اپنی ناراضگی کو گناہوں میں اور اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔" اس کا خلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو غیر اہم سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کسی نیکی پر راضی ہو جائے ہو سکتا ہے کہ نیکی بظاہر بہت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اسی سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے متعدد احادیث مبارکہ سے اسی طرح معلوم ہوتا۔ مثلاً" قیامت کے دن ایک شخص صرف اس نیکی کے عوض بخش دیا جائے گا کہ اس نے ایک پیاسے کو دنیا میں پانی پلادیا تھا۔ اسی طرح اپنی ناراضگی کو گناہوں میں

Marfat.com
Marfat.com

پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہی ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تصور کرکے نہ بیٹھے۔ بلکہ ہر گناہ سے بچتا ہی رہے۔ چونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا لہٰذا وہ ہر گناہ سے پرہیز ہی کرے۔

اسی طرح اولیا کو بندوں میں سے اسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ انسان ہر نیک مسلمان کی رعائیت وتعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہوسکتا ہے کہ "یہ" اللہ تعالیٰ کا ولی ہو۔ ہوسکتا "وہ" اللہ تعالیٰ کا ولی ہو اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا ادب تعظیم کرنا سیکھ لیں گے۔ بدگمانی کی عادت نکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے آپ سے اچھا تصور کرنے لگیں گے تو ہمارا معاشرہ بھی صحیح ہو جائے گا اور انشاء اللہ ہماری عاقبت بھی سنور جائے گی۔

اسی طرح پوشیدہ رکھنے والے معاملات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر رات ایک ساعت مقبولیت دعا کی آتی ہے وہ بھی پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ جمعہ کے روز میں بھی مقبولیت کی ایک گھڑی ہوتی ہے۔ اسے بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم اعظم کو بھی تو پوشیدہ ہی رکھا ہے۔ چنانچہ بے شمار مصلحتوں کی بناء پر لیلتہ القدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے اور یوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔

لیلتہ القدر کو پوشیدہ رکھنے کی حکمتیں اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمتوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس عادت سے راضی ہوتا ہے اس کو مخفی رکھا تاکہ بندہ تمام عبادات میں کوشش کرے، کس گناہ سے ناراض ہوتا ہے اس کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ ہر گناہ سے باز رہے۔ ولی کی کوئی علامت مقرر نہیں کی اور اسے لوگوں کے درمیان مخفی رکھا تاکہ لوگ ولی کے شائبہ میں ہر انسان کی تعظیم کریں۔ قبولیت توبہ کو مخفی رکھا تاکہ بندے مسلسل توبہ کرتے رہیں۔ موت اور قیامت کے وقت کو مخفی رکھا تاکہ بندے ہر ساعت میں گناہوں سے باز رہیں اور نیکی کی جدوجہد میں مصروف رہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

اسی طرح لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رمضان المبارک کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر اس کی تعظیم کریں اور اس کی ہر رات میں جاگ جاگ کر عبادت کریں۔

امام فخرالدین رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس رات کو معین کرکے بتا دیتا تو نیک لوگ تو اس رات میں جاگ کر عبادت کرکے ہزار ماہ کی عبادتوں کا اجر حاصل کر لیتے اور عادی گنہگار اگر شامت نفس اور اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس رات میں بھی کوئی گناہ کر لیتا تو وہ ہزار ماہ کے گناہوں کی سزا کا مستحق ہوتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ اگر کوئی عادی گنہگار اس رات میں بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو لیلۃ القدر سے لاعلمی کی بنا پر اس کے ذمہ لیلۃ القدر کی احترام شکنی اور ہزار ماہ کے گناہ نہ لازم آئیں' کیونکہ علم کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی سے گناہ کرنے کی بہ نسبت زیادہ شدید ہے۔

روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص کو سوئے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اسے وضو کے لئے اٹھا دو انہوں نے اٹھا دیا۔ بعد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا! یارسول اللہؐ! آپؐ تو نیکی کرنے میں خود پہل کرتے ہیں آپؐ نے اس کو خود کیوں نہیں جگا دیا؟ آپؐ نے فرمایا اگر میرے اٹھانے پر یہ انکار کر دیتا تو یہ کفر ہوتا اور تمہارے اٹھانے پر انکار کرنا کفر نہیں ہے تو میں نے تم کو اٹھانے کا اس لئے حکم دیا کہ اگر یہ انکار کر دے تو اس کا قصور کم ہو۔ غور کرو! جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں پر رحمت کا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کیا عالم ہوگا! اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ آسان ہے کہ نیکوکار لیلۃ القدر کی رمضان المبارک کی متعدد راتیں جاگ کر کھنگال ڈالیں یہ بھی گوارہ ہے کہ اس تلاش میں ان سے لیلۃ القدر چوک

Marfat.com
Marfat.com

جائے۔ لیکن یہ گوارہ نہیں ہے کہ لیلتہ القدر بتلا دینے سے کوئی گنہگار بندہ اپنے گناہ کی ہزار گنا زیادہ سزا پائے'

اللہ! اللہ! وہ اپنے بندوں کا کتنا خیال رکھتا ہے' پھر گنہگار بندوں کا!

تیسری وجہ یہ ہے کہ جب لیلتہ القدر کا علم نہیں ہوگا اور بندے رمضان شریف کی ہر رات کو لیلتہ القدر کے گمان میں جاگ کر گزاریں گے اور رمضان کی ہر رات میں عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا اسی ابن آدم کے متعلق تم نے کہا تھا کہ یہ زمین کو خونریزی اور گناہوں سے بھر دے گا ابھی تو اس کو لیلتہ القدر کا قطعی علم نہیں ہے پھر بھی عبادت میں اس قدر کوشش کر رہا ہے اگر اسے لیلتہ القدر کا علم قطعی ہوتا کہ کون سی رات ہے پھر اس کی عبادتوں کا کیا عالم ہوتا!

جاگنا ہے تو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

لکھو لکھا فرشتوں کا نزول | لیلتہ القدر کو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے اے جبرائیلؑ اور میکائیل! اور عزرائیلؑ آج ساتوں آسمانوں میں انتخاب کر کے وہ اخلاق والے فرشتے جمع کرو جو بہت ہی حلیم المزاج اور خلیق ہوں اور پھر انہیں لے کر میرے بندوں کی زیارت کے لئے زمین پر جاؤ اور انہیں میرا سلام پہنچاؤ اور میرے دیدار اور رضامندی کی انہیں خوشخبری سناؤ چنانچہ یہ حکم خدا سنتے ہی یہ مقرب فرشتے لکھو کھا فرشتوں کو لے کر زمین پر نازل ہوتے ہیں اور ہر ایک مقرب فرشتے کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔ پس چاروں جیش چار جھنڈے لے کر چلتے ہیں اور اس گرم جوشی سے چلتے ہیں کہ تمام آسمانوں میں ان کی دھوم مچ جاتی ہے یہاں تک کہ جنت اور اس کی حورعین پکار اٹھتی ہیں کہ اے رضوان جنت آج یہ رات، کیسی رات ہے۔ اور کیا نئی بات ہے کہ تمام آسمانوں میں ایک

Marfat.com
Marfat.com

دربار عام ہو رہا ہے۔ رضوان جنت ان کے جواب میں کہتا ہے۔ کہ آج وہ رات ہے جسے شب قدر کہتے ہیں۔ اور یہ وہ رات ہے جس میں تمہارے خاوند تمہارے سامنے پیش ہوں گے کہ اتنے میں درمیان سے پردہ اٹھ جاتا ہے اور حورعین اپنے خاوندوں کی زیارت کرلیتی ہیں اور پھر وہ فرشتے چار جھنڈوں کو لے کر زمین پر اترتے ہیں اور سب سے پہلے حمد کا جھنڈا زمین و آسمان کے درمیان کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر دوسرا بخشش و مغفرت کا جھنڈا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا پر لہرا دیتے ہیں اور پھر تیسرا کرم کا جھنڈا صغرہ بیت المقدس پر نصب کر دیتے ہیں اور پھر چوتھا جھنڈا رحمت کا کعبے کی چھت پر کھڑا کر دیتے ہیں اور ہر جھنڈے پر لکھا ہوتا ہے۔

لَا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لیلۃ القدر میں تین مرتبہ کلمہ شریف پڑھا ایک دفعہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا اور دوسری دفعہ پڑھنے سے اس کو دوزخ سے نجات دے گا۔ اور تیسری دفعہ پڑھنے سے اس کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

حضرات۔ مغفرت کا جھنڈا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر لگانے کی حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ بخشش آپ ہی کے صدقہ ووسیلہ سے ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کی بخشش رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہوگی۔

روز محشر جنہیں بخشوائیں گے وہ
کالی کملی میں جن کو چھپائیں گے وہ
بن کے جن کے خریدار آئیں گے وہ
ان ہماری خطاؤں کی کیا بات ہے

Marfat.com
Marfat.com

نہ نیروگلیاں بن دی اے نہ دکھڑے سنایاں بن دی اے
اللہ دیا سوہنا مجبوبا گل تیرے بنایا بن دی اے

اس کے بعد تمام فرشتے روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں اور پھر کوئی ایسا گھر مسلمان کا باقی نہیں رہتا جس میں کوئی مرد و عورت ہو اور وہاں یہ رحمت کے فرشتے نہ جائیں۔ ایک ایک مسلمان مرد و عورت کے گھر میں فرشتے آتے ہیں اور جو شخص جاگتا ہوا ان کو ملتا ہے اسے سلام کرتے ہیں اور جو شخص عبادت یا ذکر خدا میں مصروف ہوتا ہے اس کو جرائیل علیہ السلام خدا کا سلام پہنچاتے ہیں اور بعض روائتوں میں یہ بھی آیا کہ جرائیل اس سے مصافحہ بھی کرتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہر فرشتہ اس رات میں ستر مرتبہ ہر مسلمان کے دروازے پر آتا ہے اور انہیں سلام کرتا ہے اور یہ سلسلہ صبح تک جاری رہتا ہے۔ غرضیکہ تمام رات زمین پر مقربین ملائکہ اور رحمت خداوندی کا ایک دربار لگا ہوا رہتا ہے جب صبح صادق شروع ہوتی ہے تو حضرت جرائیل علیہ اسلام اس جھنڈے کے قریب آتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیاں معلق قائم ہے وہاں آکر الوحیل کی ایک آواز سناتے ہیں جسے سن کر روئے زمین پر پھیلے ہوئے فرشتے ایک آن میں سمٹ آتے ہیں اور چاروں جھنڈے اکھاڑ کر چاروں جیش آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔

(تفسیر صادی علی الجلالین صفحہ 288 ج 4 درۃ الناصحین صفحہ 279 ج 2)

بلا حساب وکتاب جنت میں داخل | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری امت کے لوگو! جو کوئی رات مبارکہ میں جاگے گا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے گا تو قیامت کے روز وہ ذرا غمگین نہ ہو گا اور وہ بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہو گا۔

Marfat.com
Marfat.com

لیلتہ القدر میں فرشتے زمیں پر کیوں آتے ہیں | امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیلتہ القدر میں فرشتوں کا زمین پر آنے کی کئی وجوہ تحریر فرمائی ہیں۔ فرشتوں کا اس رات میں زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بندوں کی عبادت اور اطاعت خداوندی میں خوب جدوجہد ملاحظہ کریں (کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے اسی پر کہا تھا کہ یااللہ تو ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے گی اور خون ریزی کرے گی' لیلتہ القدر میں اللہ تعالیٰ ان کو بھیجتا ہے کہ جاؤ دیکھو جن کے بارے میں تم نے یہ کہا تھا وہ کیا کر رہے ہیں؟۔

دوسری وجہ یہ ہے | کہ قرآن پاک میں فرشتوں کا یہ قول مذکور ہے کہ " ہم آپ کے رب کی اجازت کے بغیر نہیں اترتے" اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے زمین پر اترنے کے مامور ہیں بذات خود نہیں اترتے' لیلتہ القدر میں جو آیا ہے کہ اپنے رب کی اجازت سے اترتے ہیں اسی سے معلوم ہوتا کہ وہ پہلے پروردگار سے زمین پر آنے کی اجازت مانگتے ہیں اور جب اجازت ملتی ہے تو زمیں پر آتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے | کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے وعدہ فرمایا ہے کہ جنت میں ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے اور انہیں سلام کریں گے' اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دکھانا چاہتا ہے گویا فرماتا ہے کہ اگر تم میری عبادت میں مشغول رہے تو تم پر فرشتے نازل ہو کر تمہارے پاس سلام کرنے اور زیارت کرنے کی غرض سے آئیں گے۔

چوتھی وجہ یہ ہے | کہ اللہ تعالیٰ نے لیلتہ القدر کی فضیلت کو زمین میں اپنی اطاعت وبندگی کے اندر مشغول رہنے میں رکھا ہے۔ چنانچہ فرشتے اس رات میں پر اس لئے اترتے ہیں کہ ان کی اطاعت وبندگی کا ثواب بھی بڑھ

Marfat.com
Marfat.com

جذبے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص مکہ مکرمہ اس نیت سے جائے کہ اسے اپنی اطاعت وبندگی کا اجر زیادہ ملے۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہے کہ جب اکابر علماء زہاد موجود ہوں تو وہ ان کی موجودگی میں اطاعت وعبادت بہتر طریقے سے کرتا ہے بہ نسبت خلوت میں عبادت کرنے کے' اللہ تعالیٰ نے ملائکہ مقربین کو نازل فرمایا تاکہ عبادت گزار انسان ان کی موجودگی کا احساس کرکے اور زیادہ اچھے طریقے سے عبادت کرے۔ (تفسیر کبیر صفحہ 33 ج 32)

لیلتہ القدر میں بے شمار رحمتوں کا نزول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لیلتہ القدر میں زمین پر بے شمار فرشتے اترتے ہیں اور ان کے اترنے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے تب انوار چمکتے ہیں عظیم تجلی ہوتی ہے جس میں ملک عظیم منکشف ہو جاتا ہے لوگ اس میں مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر زمین وآسماں کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں اور جب ان پر آسمانوں کے ملکوت منکشف ہوتے تو وہ آسمانوں میں فرشتوں کو ان صورتوں میں دیکھتے ہیں جن میں وہ مشغول عبادت ہوتے ہیں بعض قیام میں' بعض قعود میں' بعض رکوع میں بعض سجدہ میں بعض شکر میں اور بعض تسبیح تہلیل میں مصروف ہوتے ہیں بعض لوگوں پر جنت کے احوال منکشف ہوتے ہیں اور وہ جنت کے محلات' گھر' حوریں' نہریں' درخت اور جنت کے پھل وغیرہ دیکھتے ہیں اور عرش اعظم کا نظارہ کرتے ہیں۔ انبیاء اولیاء شہداء اور صدیقین کے مقامات دیکھتے ہیں۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جن کی آنکھوں سے حجاب اٹھ جاتے ہیں اور وہ رب ذوالجلال کے جمال کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ پاتے۔ (مکاشفتہ القلوب صفحہ 648)

Marfat.com
Marfat.com

تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً" محروم ہی ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ 120)

عظمت انسان کا اظہار : حضرت امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا' یااللہ تو نے انسان کو پیدا فرمایا یہ تو زمین پر جاکر فساد برپا کرے گا اور اپنے مقصد کے حصول کی خاطر خونریزی سے بھی گریز نہ کرے گا فرشتوں کی اس قیاس آرائی پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِنِّیۡ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (پ ۱ ع ۴) مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے (کنزالایمان)

اللہ اکبر! آج لیلتہ القدر میں فرشتوں کو بھیج کر جواب کی عملی تفسیر دکھائی جارہی ہے گویا فرمایا جارہا ہے اے فرشتو! تم تو کہتے تھے کہ یہ انسان زمین پر جاکر فساد برپا کرے گا مگر دیکھو! یہ لوگ تو میری عبادت میں مصروف ہیں۔ اپنے گناہوں سے استغفار کررہے ہیں۔ اس پر فرشتے اللہ تعالیٰ سے معذرت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف بندوں کی سلامتی کے لئے دعا کریں گے۔

حضرت محترم۔ یہ رات ہر طرح سے خیریت وسلامتی کی ضامن ہے۔ یہ رات اول تا آخر رحمت ہی رحمت ہے۔

مفسرین کرام رحمھم اللہ فرماتے ہیں۔ "یہ رات سانپ وبچھو' آفات وبلیات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے۔ اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔"

ص ۱۳۸

Marfat.com
Marfat.com

حضرات ۔ جب اللہ تعالیٰ کے بعض نیک بندوں کا یہ حال ہے کہ وہ فرش پر بیٹھ کر جنت کے محلات ۔ گھر ۔ حوریں ۔ نہریں اور درخت اور جنت کے پھل وغیرہ دیکھتے ہیں اور عرش اعظم کا نظارہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا کون اندازہ کرسکتا ہے میں تو کہتا ہوں۔

جس پاسے میں ٹرجاواں سرکار نظر رکھدے
بیٹھے نے مدینے وچہ دو جگ دی خبر رکھدے

اعلحضرت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

تو عالم ماکان وما یکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

حضرات محترم۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر کس قدر مہربان ہے اور اس نے ہم غلاموں پر ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کس قدر عظیم احسان فرمایا اگر دل لگا کر توجہ کے ساتھ لیلتہ القدر میں عبادت کرلیں تو ایک ہزار سے بھی زیادہ کی عبادت کا ثواب پالیں آہ! ہمیں لیلتہ القدر کی قدر کہاں؟ ایک صحابہ کرام بھی تو تھے کہ ان کی حسرت پر ہم سب کو اتنا بڑا انعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا۔ انہوں نے تو اس کی قدر کی مگر ہم ناقدروں کو تو عبادت کی فرصت ہی ملتی۔ آہ! ہر سال ملنے والے اس عظیم الشان انعام کو ہم غفلت کی نذر کردیتے ہیں۔

تمام بھلائیوں سے محروم کون ہے؟ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار جب ماہ رمضان تشریف لایا تو تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ ھٰذَا الشَّھْرَ قَدْ حَضَرَکُمْ وَفِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ مَنْ حُرِمَھَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ وَلَا یُحْرَمُ خَیْرَھَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ

۱۱/۷

Marfat.com
Marfat.com

مسلمانوں کو فرشتوں کی سلامی : روایت ہے کہ لیلتہ القدر میں سدرۃ المنتہی کے فرشتوں کی فوج حضرت جبریل علیہ السلام کی سرداری میں زمین پر اترتی ہے' اور ان کے ساتھ چار جھنڈے ہوتے ہیں۔ ایک جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبرانور پر اور ایک جھنڈا بیت المقدس کی چھت پر۔ اور ایک جھنڈا کعبہ معظمہ کی چھت پر۔ اور ایک جھنڈا طور سینا پر لہراتے ہیں اور پھر یہ فرشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جاکر ہر اس مومن مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں جو عبادت میں مشغول ہوں۔ مگر جن گھروں میں بت یا (جاندار کی) تصویر (آویزاں ہو) یا کتا ہو یا جن مکانوں میں شرابی یا خنزیر کھانے والا' یا غسل جنابت نہ کرنے والا (یعنی جس مرد یا عورت پر غسل فرض ہو) یا بلا وجہ شرعی اپنی رشتہ داری کو کاٹ دینے والا رہتا ہو۔ ان گھروں میں یہ فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ان فرشتوں کی تعداد روئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں (ایضاً)

لیلتہ القدر : حضرات محترم۔ یہ رات انتہائی برکت والی رات ہے اس کو لیلتہ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فرشتے رجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے معاملات لکھتے ہیں (تفسیر صاوی جلد چہارم)

اسی رات حضرت عیسیٰ روح اللہ علی بنینا (وعلیہ الصلوۃ السلام) آسمان پر اٹھائے گئے۔ اسی رات نبی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی (تفسیر در منشور)

اسی رات فرشتوں کی پیدائش ہوئی۔ اسی رات حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم (علی نبیینا وعلیہ السلام) کی تخلیق کا سامان جمع ہونا شروع ہوا' جنت میں درخت بھی اسی رات لگائے گئے (مظاہر حق)

Marfat.com
Marfat.com

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب قدر میں شب بیداری کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اس کے گذشتہ سال بھر کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (بخاری شریف۔ مسلم شریف تفسیر مظہری صفحہ 30)

لہٰذا اس مقدس اور بابرکت رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گذارنا چاہئے بلکہ اس رات کو عبادت توبہ واستغفار کو کثرت کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس رات میں عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم اور مبارک رات صرف اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا کی گئی ہے۔

تمام راتوں میں افضل رات : تمام راتوں سے افضل رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۔سعادت کی رات ہے پھر لیلتہ القدر پھر معراج کی رات' پھر یوم عرفہ کی رات پھر جمعہ کی رات' پھر نصف شعبان کی رات پھر عید کی رات ہے (روح المعانی)

فضائل لیلتہ القدر : مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کرام کو اس بات سے بہت تعجب ہوا اور انہوں نے اپنے اعمال کو بہت کم خیال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسلی اور تسکین کے لئے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ ابن منذر' ابن ابی حاتم' اور بہیقی نے اپنی سنن میں اپنی اپنی اسانید کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے (روح المعانی صفحہ 192 ج 30)

Marfat.com
Marfat.com

سال بھر کے گناہ معاف | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

علامہ قرطبی موطا امام مالک کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں آپ نے دیکھا کہ اس کے مقابل میں آپ کی امت کی عمریں کم ہیں۔ اس لئے آپ کی امت سابقہ امتوں کی طرح عبادت نہیں کر سکے گی۔ آپ کے اس حلق کو زائل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلتہ القدر عطا فرمائی اور اس ایک رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادتوں سے بہتر قرار دی۔

علامہ قرطبی مجاہد کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں زندگی موت اور رزق وغیرہ کے احکام مدبرات امور کے حوالے کر دیتا ہے۔ یہ چار فرشتے ہیں۔ اسرافیل میکائیل۔ عزرائیل اور جبرائیل علیہم السلام' اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سال جس قدر بارشیں ہونی ہیں جس قدر رزق ملنا ہے اور جن لوگوں نے جینا یا مرنا ہے اس کو لوح محفوظ سے نقل کر کے لکھ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ لیلتہ القدر میں یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ کون کون شخص بیت اللہ کا حج کرے گا' ان کے نام اور ان کے آباء کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں نہ ان میں کوئی کمی کی جاتی ہے نہ کوئی اضافہ'

(الجامع لاحکام القرآن جز 20 صفحہ 130)

علامہ الوسی لکھتے ہیں کہ علامہ طحطاوی نے حاشیہ درمختار میں بعض شوافع سے نقل کر کے لکھا ہے کہ تمام راتوں میں سب سے افضل رات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی رات ہے پھر لیلتہ القدر ہے پھر معراج کی رات ہے پھر یوم عرفہ کی رات ہے پھر جمعہ کی رات ہے پھر نصف شعبان کی رات ہے پھر عید کی رات ہے۔

(از علامہ سید محمود آلوسی منفرد (حنفی روح المعانی جز 30 صفحہ 194) مطبوعہ ادارۃ ...

ص ۱۲۱

Marfat.com
Marfat.com

پچھلے تمام گناہ معاف عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لیلتہ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف ج 1)

لیلتہ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

ایک نیکی تیس ہزار نیکیوں سے افضل ابن سلام فرماتے ہیں کہ اس رات کی ایک نیکی دوسری راتوں کی تیس ہزار نیکیوں سے افضل ہے جس میں یہ رات نہ ہو (بحوالہ نزہتہ المجالس)

ابوبکر وراق فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی پانچ سو سال تھی اور ذوالقرنین نے بھی پانچسو سال حکومت کی لیکن اس ایک رات کی عبادت ان دونوں کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

ٹھکانہ گور ہے تیرا عبادت کچھ تو غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

لکھو کھا آدمی جہنم سے آزاد : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب افطاری کا وقت آتا ہے اللہ تعالیٰ افطاری کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

اور فرمایا جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر ہر ساعت میں دس دس لاکھ کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔ اور جب آخری رات ہوتی ہے تو جتنے

Marfat.com
Marfat.com

سارے مہینے میں آزاد ہوتے اتنے آخری رات میں آزاد ہوتے ہیں۔

اور لیلتہ القدر میں بے شمار لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے عام بخشش ہوتی ہے چند بدنصیب ایسے ہیں ان کی بخشش ایسی مبارک رات میں بھی نہیں ہوتی جب تک صدق دل سے توبہ نہ کرلیں۔ اور وہ کون کون ہیں ایک مشرک - دوسرا کینہ ور۔ تیسرا قاطعہ رحم چوتھا ماں باپ کا نافرمان' پانچویں شرابی چھٹا زانی - ساتواں جادوگر آٹھواں حرام خور۔

حضرات محترم - یہ وہ بدنصیب ہیں کہ جب تک سچے دل سے توبہ نہ کریں ایسی مبارک رات میں بھی بخشش حاصل نہیں کرتے محروم رہتے ہیں ہم سب اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کے دیکھیں ان برائیوں میں سے ہم میں سے تو کوئی برائی نہیں اگر ہو تو اس سے توبہ کریں۔

حضرات۔ مشرک وہ ہے جو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اللہ کے سوا کسی کو لائق عبادت سمجھتا ہے ہم سینوں کو یہ خارجی لوگ مشرک قرار دیتے ہیں یہ ان کی زیادتی ہے بہتان عظیم ہے خدا کی قسم ہم سید الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتے۔

ہمارا یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جتنے بھی کمالات ہیں سب اللہ کے عطا کئے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطا کئے کمالات کو ماننا یہ شرک نہیں جو اس کو شرک قرار دیتا ہے وہ جاہل ہے وہ شرک کی تعریف ہی نہیں جانتا۔

میں تو ایک محبت کی بات کیا کرتا ہوں کہ جاہل ہماری طرف نسبت ٹھہراتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ہم شریک نہیں ٹھہراتے۔ ہم محبت کے راز کو جانتے ہیں۔ ارے شریک ٹھہرانے میں وہ مزا کیا ہے جو حبیب ٹھہرانے میں ہے۔ تم کہتے ہو شریک ہم کہتے ہیں حبیب۔ اور تمہیں یہ راز نہیں معلوم۔ شریک اتنے حصے کا مال ہوتا ہے جتنا

Marfat.com
Marfat.com

اسی کا حصہ ہوتا ہے۔ اور حبیب جو ہوتا ہے وہ سب کا ہی مالک ہوتا ہے۔ محب اس کو کہتا میں بھی تیرا میرا سب کچھ تیرا۔ جو حبیب میں مزا ہے وہ شریک میں کہاں ہے اب پڑھیے اعلحضرت علیہ الرحمہ کا شعر فرماتے ہیں۔

میں تومالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

محب اور محبوب کے درمیان تیرا میرا نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔ اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لائق عبادت نہیں سمجھتے۔ ہم حضور کی عبادت نہیں کرتے اور حضور کی تعظیم بحکم رب العالمین ہم پر واجب ہے۔

شرک کا خوف نہیں : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت سے شرک کا خوف نہیں میری امت شرک نہیں کرے گی مجھ پر حق واضح ہو چکا ہے اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم اللہ کی یاد سے غافل ہو جاؤ گے۔ دنیا کی طرف میل ہو جاؤ گے حضور فرماتے ہیں مجھے اپنی امت سے شرک کا خوف نہیں اور انہوں نے دہائی مچائی ہوئی کہ شرک بڑا پھیل گیا۔ شرک بڑا پھیل گیا۔ اگر ان کی بات سچی ہو تو حضور کی بات غلط ہوتی ہے۔ اور حضور کی بات کبھی غلط ہو نہیں سکتی۔ لہٰذا یہ کہنا پڑے گا۔ کہ ان کا یہ کہنا کہ شرک عام ہو گیا ہے غلط ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے مجھے اپنی امت سے شرک کا خوف نہیں تو یہ کیوں دھائی مچا رہے ہیں کہ جن باتوں کو شرک کہہ رہے ہیں حقیقت میں وہ باتیں شرک نہیں۔

انہوں نے توحید کا نام شرک رکھا ہوا اور شرک نام توحید۔ اور ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ توحید کیا ہے۔ انہوں نے توحید کو شرک سمجھا ہوا ہے اور شرک کو یہ توحید سمجھتے ہیں۔ بڑی موٹی بات ہے پڑھے لکھے حضرات بڑے محظوظ ہوں گے اللہ تعالیٰ کے کمالات کے مقابلے میں کسی کے کمالات کو مستقل سمجھنا یہ شرک ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کے کمالات کو مستقل سمجھنا یہ شرک ہے کہ نہیں "شرک ہے" کس طرح سمجھنا ان لوگوں کو سمجھاؤں۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کے کمالات کو مستقل سمجھنا کسی کے کمالات کو اللہ کے کمالات کا غیر سمجھنا یہ دونوں باتیں شرک ہیں کیسے غیر وہ ہوتا ہے کہ جس کا وہ غیر ہو اس کے مقابلے میں اس کی حیثیت مستقل ہو۔ ورنہ غیریت کے معنی متحد نہیں ہوں گے۔

مثلاً" یہ مشین ہے ٹیپ ریکارڈ اور ایک یہ مشین ہے یہ دونوں آپس میں غیر ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کا غیر ہیں۔ ان دونوں کے درمیان دیوار کر دیجئے پردہ حائل کر دیجئے' اس کا وجود ادھر مستقل رہے گا اس کا وجود ادھر مستقل رہے گا لیکن یہ مشین جو ہے اس کے سامنے آئینہ رکھ دو۔ اس آئینے میں جو اس مشین کا عکس نظر آئے گا۔ اس عکس میں اور اس مشین میں غیریت نہیں۔ اگر غیریت ہو تو درمیان میں پردہ کرنے سے کیا یہ نہ شیشہ میں مشین نظر آئے تو وہ نظر نہیں آتی۔ پردہ ہو جائے تو شیشے میں نظر نہیں آتی۔ کیونکہ شیشے میں جو مشین نظر آرہی ہے وہ اس مشین کا غیر نہیں اور اس کا وجود مستقل وجود نہیں وہ اسی کا عکس تھا درمیان میں پردہ حائل ہو گیا عکس نظر نہیں آتا اب سمجھو۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ توحید یہ ہے انبیاء اور اولیاء کے اندر جو کمالات ہیں وہ اللہ کے کمالات کا غیر نہیں۔ وہ کمالات اللہ کے ہی ہیں۔ ظہور ان سے ہے۔ جس طرح شیشے میں اس مشین کا عکس نظر آتا ہے یہ اللہ والے جو ہیں ان کو مثل آئینہ سمجھو اللہ کے کمالات ان سے ظاہر ہوتے ہیں تو یہ اللہ کے کمالات کا مظاہر ہیں۔ ان کے پاس جو کمالات ہیں وہ اپنے ذاتی کمالات نہیں ہیں۔ کمالات اللہ کے ہیں ظہور ان کی ذات سے ہوتا ہے اور ان کے کمالات کو اللہ کے کمالات کا غیر سمجھنا یہ شرک ہے اور یہ غیر سمجھتے ہیں یا نہیں "سمجھتے ہیں"

Marfat.com
Marfat.com

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ غیر سمجھتے ہیں اور غیر سمجھنا یہ شرک ہے۔

ہم کہتے ہیں جو شرک ہے اس کا نام تم نے توحید رکھا ہوا ہے اور جو توحید ہے اس کا نام رکھا ہوا ہے شرک۔

توحید کیا ہے کہ انبیاء اولیاء کے کمالات اللہ کے کمالات ہیں' ان میں غیریت نہیں۔ کمالات ہیں اللہ کے ظہور ہوتا ہے ان سے توحید کے معنی کیا ہیں۔ توحید مصدر ہے تفعیل کے وزن پر۔ جس کے معنی ہیں یک کردن۔ ایک کرنا۔ تو جو پہلے ایک ہے ہم اس کو کیا ایک کریں گے ایک کو ایک کرنا یہ تو تحصیل حاصل ہے اور باطل ہے۔ خدا تو ایک ہے۔ حقیقی طور پر ایک ہے تو جو پہلے ہی ایک ہے ازلی ابدی طور پر ایک ہے ہم اس کو کیا ایک کریں گے۔

کس طرح ایک ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** رسول کی اطاعت کرو اور سمجھو کہ ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہے اگر تم نے رسول کی اطاعت میں اور اللہ کی اطاعت میں غیریت قائم کی تو یہ شرک ہے اور اگر یہ سمجھا کہ حضور کا حکم عین اللہ کا حکم ہے تو یہ شرک نہیں ہے اب بتاؤ! انہوں نے توحید کا نام شرک رکھا ہوا ہے کہ نہیں "رکھا ہوا ہے"

حضور کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت۔ حضور کا ذکر عین اللہ کا ذکر ہے۔ حضور کا دیدار عین اللہ کا دیدار یہ ہے توحید۔ اللہ فرماتا ہے کنکریاں مارے میرا حبیب تو یہ سمجھو میں نے ماری ہیں۔ اور اگر یہ نہیں سمجھوں گے تو یہ شرک ہے۔ انہوں نے توحید کا نام شرک اور شرک کا نام توحید رکھا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روڈوں کا نام توحید۔ توحید روڈ۔ توحید کالونی۔ توحید مسجد انجمن توحید۔ بندے دے پتر روڈ بھی توحید - کالونیاں بھی توحید۔ تم نے رب کی صفات کالونیوں کو اور روڈوں کو دے دی۔ روڈوں کے نام بھی توحید روڈ۔ کالونیوں کے نام بھی توحید کالونیاں۔ یہ کیا ہے تم نے توحید کا مذاق اڑایا ہے - آؤ ہم توحید والو سے سمجھو۔ توحید کیا ہے۔ توحید اہل اللہ سے پوچھو۔ اہل اللہ

Marfat.com
Marfat.com

توحید کا مطلب جانتے ہیں۔

حضرات محترم۔ یہ انبیاء اولیاء اللہ تعالیٰ کے کمالات کے مظاہر ہیں مظاہر سمجھنا یہ توحید ہے اور ان کے کمالات کو اللہ کے کمالات کا غیر سمجھنا یہ شرک ہے اور یہ غیر سمجھتے ہیں تو یہ پکے مشرک ہیں اہل توحید ہم اہلسنّت وجماعت ہیں اور یہ پکے مشرک ہیں جو اپنے دل میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں تو ایمان والوں کے بزرگوں کے اہل عقیدت اور اہل محبت کے متعلق کینہ بغض نہ رکھو۔

حضرات۔ میں عرض کررہا تھا لیلتہ القدر میں جن کو بخش نہیں ہوتی ایک ان میں قاطع رحم ہے۔

قاطع رحم | کون ہے جن کے ساتھ رحمی رشتہ ہے خون کا رشتہ قریبی عزیز رشتہ دار ہے ان کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔ ان کے حقوق کو قطع کرنا۔ ان کے حقوق کو ادا نہ کرنا جو بدسلوکی کرتا ہے۔ عزیزوں رشتے داروں کے حقوق نہیں ادا کرتا وہ قاطع رحم ہے اس کی بھی بخشش نہیں۔

شرابی | آپ جانتے ہیں شراب پینے والا اس کی بھی بخشش نہیں۔

زانی | زنا کرنے والا۔ اس کی بھی بخشش نہیں۔

اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ ماں باپ کو ستانے والا۔ اس کی بخشش نہیں۔

جادوگر | جادو کرنے والا۔ اس کی بھی بخشش نہیں اس طرح حرام خور۔ اس میں سب کچھ آگیا رشوتیں۔ چوریاں ' ڈاکے ' ناجائز اور باطل طریقے سے مال حاصل کرکے جو پیٹ بھرتے ہیں تو یہ بدنصیب ایسے ہیں کہ اس مبارک رات میں بھی نہیں بخشے جاتے جب تک سچے دل سے توبہ نہ کریں ہم سب دیکھیں کہ ہم میں کوئی برائی تو نہیں ہے ان برائیوں میں۔ پہلے سچے دل سے توبہ کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو' اور یہ دعا پڑھو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com
Marfat.com

نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ؕ

(از افادات حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی ثم کراچوی علیہ الرحمہ)

ساری خیر سے محروم : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس رات سے محروم رہا۔ گویا کہ وہ ساری ہی خیر سے محروم رہا۔ تو اس سے زیادہ محرومی اور کیا ہوسکتی ہے کہ بندہ اس قدر بڑی نعمت کو ہاتھ سے کھو دے۔

لیلتہ القدر کی رات کون سی ہے : اکثر اہل اسلام کی رائے ہے کہ وہ رمضان پاک میں ہے اور وہ بھی پچھلے دس دنوں کی طاق راتوں میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِلْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاطْلُبُوْھَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ

اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری و مسلم)

1- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لیلتہ القدر (سورۃ) کے تیس کلمات ہیں ان میں سے ستائیسواں کلمہ لفظ "ھی" ہے اس کا مرجع ہے "لیلتہ القدر" ہے اور یہ ارشاد ہے اس طرف کہ لیلتہ القدر رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہے۔

2- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا - لیلتہ القدر کے نو حروف ہیں اور وہ اس سورۃ میں تین بار مذکور ہیں نو کو تین سے ضرب دینے سے ستائیس ہوا تو واضح ہوا کہ لیلتہ القدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے - (تفسیر کبیر صفحہ 30 ج 32)

3- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ' کے ایک غلام نے عرض کی! آقا! مہینہ کی ایک رات میں دریاؤں کے پانی میٹھے ہو جاتے ہیں۔ آپ نے

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا۔ جب وہ رات آئے تو مجھے بتانا۔ جب وہ رات آئی' تو وہ رمضان شریف کی ستائیسویں تھی۔

(فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان پ 30 صفحہ 479)

○ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں لیلتہ القدر تلاش کرو۔ (بخاری شریف - تفسیر مظہری پ 30)

○ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو (لیلتہ القدر کا) طلب گار ہو - وہ ستائیسویں رات میں تلاش کرے۔

(رواہ احمد وابن منذر۔ بمعناہ طبرانی نے حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث بھی اسی طرح بیان کی)○ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کی شب قدر کے متعلق روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلتہ القدر ستائیسویں رات ہے جن احادیث میں ستائیسویں رات کو لیلتہ القدر کہا گیا ان کے ساتھ ابوداؤد نے اس حدیث کو بھی بیان کیا ہے۔ اور امام احمد نے اسی کو لیا ہے۔ اور امام اعظم کا قول بھی ایک روایت میں یہی آیا ہے۔

حضرت ابی بن کعب کو تو اس پر یقین تھا اور آپ نے اس پر قسم کھائی تھی کسی نے پوچھا ابومنذر آپ کس وجہ سے اس کے قائل ہیں فرمایا اس علامت کی وجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتائی تھی کہ اس روز صبح کو سورج بغیر شعاعوں کے طلوع کرتا ہے (رواہ مسلم)

○ بعض علماء کا قول ہے کہ لیلتہ القدر میں ہر چیز سجدہ کرتی دکھائی دیتی ہے اور ہر جگہ نور سے جگمگا جاتی ہے۔ اور ملائکہ کی طرف سے سلام اور خطاب سنا جاتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

○ **عن معاویه بن ابی سفیان عن البنی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلہ القدر قال لیلہ القدر لیلہ سبع وعشرین** ترجمہ - حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے لیلتہ القدر کے بارے میں فرمایا کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔

(ابوداؤد صفحہ 197 ج 1 صحیح ابن حبان صفحہ 437 ج 8- سنن کبریٰ بیہقی صفحہ 312 ج 4 فضائل الاوقات صفحہ 241 وقال محققہ اسناد صحیح - معجم طبرانی کبیر صفحہ 309 ج 19)

لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں تلاش کرو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بہت سے صحابہ کرام کی خواب میں لیلتہ القدر (رمضان کی) آخری سات راتوں میں دکھائی گئی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہذا جو شخص لیلتہ القدر پانا چاہے تو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

(بخاری شریف صفحہ 270 ج 1 مسلم شریف صفحہ 369 ج 1)

اس حدیث پاک میں یہ احتمال بھی ہے کہ آخری سات راتوں سے وہ راتیں مراد ہوں جو بیس کے فوراً بعد ہیں یعنی اکیسویں شب سے ستائیسواں شب تک یا سب سے آخری سات راتیں مراد ہوں یعنی ٔیسویں شب سے انیسویں شب تک۔

Marfat.com
Marfat.com

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی رَمَضَانَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی تَاسِعَۃٍ تَبْقٰی فِی سَابِعَۃٍ تَبْقٰی فِی خَامِسَۃٍ تَبْقٰی ‘‘

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ یعنی لیلۃ القدر کو کرو باقی ماندہ نویں شب میں (کہ وہ اکیسویں رات ہے) باقی ماندہ ساتویں شب میں (کہ وہ تیسویں شب ہے) اور باقی ماندہ پانچویں شب میں (کہ وہ پچیسویں شب ہے)

(بخاری شریف صفحہ 271 ج 1)

اس حدیث پاک میں ذکر کردہ راتوں کو اس طرح آخر سے بھی شمار کیا جاسکتا ہے کہ لیلۃ القدر کو تلاش کرو بیسویں شب کے بعد نویں رات میں کہ وہ انیسویں رات ہے' اور بیسویں رات کے بعد ساتویں رات میں کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور بیسویں رات کے بعد پانچویں رات میں کہ وہ پچیسویں رات ہے۔

○ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَکَفَ عَامًا حَتّٰی اِذَا کَانَ لَیْلَۃَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَھِیَ اللَّیْلَۃُ الَّتِیْ یَخْرُجُ مِنْ صُبْحِہَا مِنَ اعْتِکَافِہٖ قَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیَ فَلْیَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اُنْسِیْتُھَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِی مَاءٍ وَطِیْنٍ مِنْ صُبْحِہَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْھَا فِی کُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com
Marfat.com

عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ "

ترجمہ : حضرات ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حسب معمول آپ نے ایک سال اعتکاف کیا' جب اکیسویں رات آئی اور یہ وہی رات تھی جس کی صبح کو آپ معمولاً" اعتکاف سے نکل آتے تھے تو آپ نے فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اخیر عشرے میں اور اعتکاف کرے کیونکہ مجھے یہ رات (لیلتہ القدر) دکھائی گئی تھی لیکن میں بھول گیا مگر میں نے اپنے تیئں دیکھا کہ جیسے میں لیلتہ القدر کی صبح کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ لہذا تم لیلتہ القدر کو اخیر عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں جستجو رکھو (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ایسے ہی ہوا) اس رات بارش ہوئی اور مسجد چونکہ چھپر کی طرح تھی اس لئے ٹپکنے لگی اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر اکیسویں تاریخ کی صبح کو پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

(بخاری شریف صفحہ 271 ج 1- مسلم شریف صفحہ 370 ج 1- ابوداؤد صفحہ 196 ج 1- موطا امام مالک صفحہ 257 سنن کبری - بیھقی صفحہ 309 ج 4 - شعب الایمان صفحہ 325 ج 3)

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ یَقُوْلُ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ مَنْ یَقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَرَادَ اَنْ لَّا یَتَّکِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّھَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِکَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَۃِ اَوْ بِالْاٰیَۃِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

Marfat.com
Marfat.com

عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطۡلُعُ يَوۡمَئِذٍ لَاشُعَاعَ لَهَا -"

ترجمہ : حضرت زر بن جیش رحمتہ اللہ علیہ (جو اکابر تابعین میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کے دینی بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو کوئی پورے سال کی راتوں میں کھڑا ہو گا (یعنی ہر رات عبادت کیا کرے گا) اس کو لیلتہ القدر نصیب ہو ہی جائے گی (یعنی لیلتہ القدر سال کی کوئی نہ کوئی رات ہوتی ہے پس جو اس کی برکات کا طالب ہو اسے چاہئے کہ سال کی ہر رات کو عبادت معمور کرے۔ اس طرح وہ یقینی طور پر لیلتہ القدر کی برکات پاسکے گا زر بن جیش نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات نقل کر کے حضرت ابی بن کعب سے پوچھا کیا کہ آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے) انہوں نے فرمایا کہ بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر خدا کی رحمت ہو ان کا مقصد اس بات سے یہ تھا کہ لوگ (کسی ایک رات کی عبادت) قناعت نہ کریں' ورنہ ان کو یہ بات یقیناً" معلوم تھی کہ لیلتہ القدر رمضان ہی کے مہینہ میں ہوتی ہے اور اس کے بھی خاص آخری عشرہ ہی میں ہوتی ہے اور وہ متعین طور پر ستائیسویں رات ہے - پھر انہوں نے پوری قطعیت کے ساتھ قسم کھا کر کہا کہ وہ بلا شبہ ستائیسویں رات ہی ہوتی ہے (اور اپنے یقین واطمینان کے اظہار کے لئے قسم کے ساتھ انشاء بھی نہیں کہا) زر بن جیش کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اے ابوالمنذر (یہ حضرت ابی کی کنیت ہے) یہ آپ کس بنا پر فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں یہ بات اس نشانی کی بناء پر کہتا ہوں جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی تھی اور وہ یہ کہ لیلتہ القدر کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(مسلم شریف صفحہ 370 ج 1- ترمذی شریف صفحہ 164 ج 1- ابوداؤد صفحہ 195 ج 1- مسند حمیری صفحہ 185 ج 1- صحیح اہل جہان صفحہ 445 ج 8- صحیح ابن ظریعہ

Marfat.com
Marfat.com

صفحہ 321 ج 3- سنن کبری بیہقی صفحہ 312 ج 2- شعب الایمان للبیہقی صفحہ 330 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 238)

○ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ کُنتُ عِندَ عُمَرَ رضیَ عنھما وَعِندَہٗ اَصحابُہٗ فَسالھُم فَقالَ اَرَأَیتُم قَولَ رَسُولِ اللہِ صَلّی اللہُ علیہِ وَسَلَّمَ فِی لَیلَۃِ القَدرِ التَمِسُوھا فِی العَشرِ الاَواخِرِ وِترًا اَیّ لَیلَۃٍ تَرَوْنَھا؟ فَقالَ بَعضُھُم لَیلَۃَ اِحدیٰ وَعِشرِینَ وَقالَ بَعضُھُم لَیلَۃَ خَمسٍ وَ

قالَ بَعضُھُم لَیلَۃَ سَبعٍ فَقالُوا! وَاَنا ساکِتٌ فَقالَ مالَکَ لاتَتَکَلَّمُ فَقُلتُ اِنَّکَ اَمَرتَنِی اَلّا اَتَکَلَّمَ حَتّی یَتَکَلَّمُوا فَقالَ ما اَرسَلتُ اِلَیکَ اِلّا لِتَتَکَلَّمَ فَقالَ اِنّی سَمِعتُ اللہَ یَذکُرُ السَّبعَ فَذَکَرَ سَبعَ سَمٰواتٍ وَمِنَ الاَرضِ مِثلَھُنَّ وَخَلَقَ الاِنسانَ مِن سَبعٍ وَنَبتُ الاَرضِ سَبعٌ فَقالَ عُمَرُ ھٰذا اَخبَرتَنِی ما اَعلَمُ اَرَأَیتَ ما لا اَعلَمُ قَولَکَ نَبتُ الاَرضِ سَبعٌ قالَ قُلتُ قالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنّا شَقَقنا الاَرضَ شَقًّا فَاَنبَتنا فِیھا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضبًا وَّزَیتُونًا وَّنَخلًا وَحَدائِقَ غُلبًا وَّفاکِھَۃً وَّاَبًّا قالَ فَالحَدائِقُ غُلبُ الحِیطانِ مِنَ النَّخلِ وَالشَّجَرِ وَفاکِھَۃٍ وَّاَبًّا فَالاَبُّ ما اَنبَتَتِ الاَرضُ مِمّا یَاکُلُ الدَّوابُّ وَالاَنعامُ وَلا یَاکُلُہُ النّاسُ فَقالَ عُمَرُ لِاَصحابِہٖ اَعَجَزتُم اَن تَقُولُوا کَما قالَ ھٰذا الغُلامُ الَّذِی لَم تَجتَمِع شُؤُنُ رَاسِہٖ وَاللہِ اِنّی لَاَرَی القَولَ کَما قُلتَ۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہاں دیگر صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی تشریف فرما تھے، حضرت عمر رضی

Marfat.com
Marfat.com

اللہ عنہ نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلتہ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو، تم لوگوں کا خیال ہے وہ کون سی رات ہو سکتی ہے؟ کسی نے کہا اکیسویں، کسی نے کہا تیسویں، کسی نے کہا پچیسویں کسی نے کہا ستائیسویں، میں خاموشی سے بیٹھا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھئی تم بھی کچھ بولو، میں نے عرض کیا کہ جناب ہی نے تو فرمایا تھا کہ جب یہ بولیں تو تم نہ بولنا۔ آپ نے فرمایا بھئی تمہیں تو اسی لئے بلوایا گیا ہے کہ تم بھی کچھ بولو میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سات آسمان پیدا فرمائیں۔ سات زمینیں پیدا فرمائیں۔ انسان کی پیدائش کے بھی سات مرحلے بیان کئے انسان کی غذا کے لئے زمین سے سات چیزیں پیدا فرمائیں۔ (اس لئے میری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ لیلتہ القدر ستائیسویں رات ہو گی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو چیزیں تم نے ذکر کی ہیں ان کا تو ہمیں بھی علم ہے یہ بتلاؤ یہ جو تم کہہ رہے ہو انسان کی غذا زمین سے سات چیزیں پیدا فرمائیں وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں موجود ہیں (ترجمہ) ہم نے عجیب طور پر زمین کو پھاڑا پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا کہ حدائق سے مراد کھجوروں درختوں اور میووں کے گنجان باغ ہیں اور "اب" سے مراد زمین سے نکلنے والا چارہ ہے جو جانور کھاتے ہیں، انسان نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم سے وہ بات نہ ہو سکی جو اس بچے نے کہہ دی جس کے سر کے بال بھی ابھی مکمل نہیں ہوئے بخدا میرا بھی یہی خیال ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔

(شعب الایمان صفحہ 330 ج 3)

Marfat.com
Marfat.com

جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

○ ایک بار سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ لیلۃ القدر کی حتمی تاریخ کے متعلق تمہاری تحقیق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ **اَحَبُّ الْاَعْدَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْوِتْرُ وَاَحَبُّ الْوِتْرِ اِلَی اللّٰہِ السَّبْعَۃُ** یعنی میں نے اعداد پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اعداد میں سے طاق کا عدد زیادہ پسند ہے اور طاق اعداد میں سے سات کا عدد زیادہ محبوب ہے (جیسا کہ آگے تفصیل سے آئے گا) اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سات کے عدد سے زیادہ کوئی بہتر و برتر عدد نہیں ہے۔

○ درمنثور کی روایت میں آپ سے یہ بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سبع مثانی عطا فرمائے یعنی سورۃ فاتحہ جس کی سات آیات ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مراث میں بھی سات شخصوں کے حصے بیان فرماتے ہیں صفا و مروہ کے چکر بھی سات رکھے ہیں۔ امام احمد صاوی ارشاد فرماتے ہیں **ویکفی فی قیا مہا صلوۃ** العشاء والصبح فی جماعۃ دورد من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقدا خذبحظ وافر من لیلہ القدر اور لیلۃ القدر کے قیام میں نماز عشاء اور نماز فجر کا باجماعت ادا کرنا کفایت کرتا ہے اور روایات میں آیا ہے کہ جس نے مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پایا۔ تفسیر صاوی صفحہ 289 ج 4)

بعض احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص ان راتوں میں مغرب عشاء اور فجر جماعت کے ساتھ پڑھے اسے لیلۃ القدر سے کسی قدر

Marfat.com
Marfat.com

حصہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ حَتّٰى يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَقَدْ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

ترجمہ : جس شخص نے سارے رمضان المبارک مغرب اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے لیلتہ القدر کا معتدبہ حصہ پالیا۔ (ابن ماجہ صفحہ 120)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةِ فِي جَمَاعَةٍ فِي رَمَضَانَ فَقَدْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ط

ترجمہ : جس نے سارے رمضان المبارک میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے لیلتہ القدر کو پالیا۔

(شعب الایمان صفحہ 340 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 261)

حضرت سعید بن الحیب رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظِّهِ مِنْهَا۔"

ترجمہ : جو شخص لیلتہ القدر کو عشاء کی جماعت میں حاضر ہوا اس نے لیلتہ القدر کا ثواب حاصل کرلیا۔

(موطا امام مالک صفحہ 260 - شعب الایمان صفحہ 339 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 262)

حضرت محمد بن الحنفیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى الْعَتَمَةَ كل لَيْلَةٍ فی شهر رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسلخ فقد قامه اظنه ادادبالجماعة"

Marfat.com
Marfat.com

جس شخص نے سارے رمضان میں عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے لیلتہ القدر میں قیام کیا۔ (شعب الایمان صفحہ 340 ج 3)

حضرات۔ تمام رات کا ہر حصہ شب قدر ہے قرآن کریم میں ہے هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِط

محروم وہ ہے جسے کچھ نہ ملے اگر کچھ مل جائے تو وہ محروم نہیں جیسے سائل کو ایک روپیہ یا پچیس پیسے ہی مل جائیں تو اس کو محروم نہیں کہہ سکتے۔ بس اگر کوئی شخص تمام رات نہ جاگ سکے تو کم سے کم سحری میں اٹھ کر صبح سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے تو وہ بھی لیلتہ القدر کی فضیلت سے محروم نہیں ہو گا۔ اور جو ہمت کر کے زیادہ جاگے بیشک اس کو زیادہ فضیلت حاصل ہو گی۔

لیلتہ القدر کا مہینہ اور رات لیلتہ القدر کس ماہ میں ہے۔ اس کا تعین خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کر دیا۔ فرمایا۔ **اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ** بیشک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔ اس آیت کریمہ سے واضح ہوا لیلتہ القدر اسی ماہ میں ہے۔ جس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ اب خود قرآن حکیم بیان کر رہا ہے کہ میرا نزول کس ماہ میں ہوا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ط

جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ وہ ماہ مقدس رمضان ہے۔ اب ان دونوں آیتوں کو ملایا جائے' تو نتیجہ واضح اور صاف ہے کہ لیلتہ القدر رمضان المبارک میں ہے۔ گویا قرآن مجید نے واضح کر دیا کہ رمضان المبارک کی تیس راتوں میں کوئی رات لیلتہ القدر ہے۔

آخری عشرہ ہمارے آقا مولا علی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میرے غلام تیس راتیں نہ جاگ سکیں گے تو اپنے غلاموں کے لئے آسانی فرما دی۔ ارشاد گرامی ہے۔

اِلْتَمِسُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ

Marfat.com
Marfat.com

لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ تلاش آسان ہوگئی کہ لیلتہ القدر اگر رمضان المبارک کو تیس دن کا ہو تو آخری دس راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوگی اور اگر انتیس دن کا ہو تو آخری نو راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوگی۔

چار اماموں کے ارشادات حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول یہ ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات' لیلتہ القدر ہے۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ عنہ کے نزدیک مضبوط قول یہ ہے کہ اکیسویں رات رمضان کو لیلتہ القدر ہونی چاہئے۔

حضرت امام مالک ار امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے نزدیک لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے مگر اس کے لئے کوئی ایک رات مخصوص نہیں۔ ہر سال ان طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے یعنی کبھی تو اکیسویں شب لیلتہ القدر ہو جاتی ہے تو کبھی تیس، کبھی پچیسویں شب تو کبھی ستائیسویں شب کبھی کبھی اتیسویں شب بھی لیلتہ القدر ہو جایا کرتی ہے۔

ستائیسویں رات لیلتہ القدر اگرچہ بزرگان دین اور مفسرین ومحدثین رحمتہ اللہ کا لیلتہ القدر کے تعین میں زبردست اختلاف ہے تاہم اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال لیلتہ القدر ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو ہی ہوتی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں رات رمضان المبارک ہی کو لیلتہ القدر کہتے ہیں۔ حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی کے حامی ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ بھی

Marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں کہ لیلتہ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے اپنے بیان کی تائید کے لئے انہوں نے دو دلائل بیان فرمائے ہیں اولا یہ کہ "لیلتہ القدر" کا لفظ نو حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلمہ سورۃ قدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے اسی طرح "تین" کو "نو" سے ضرب دینے سے حاصل ضرب "ستائیس" آتا ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ لیلتہ القدر ستائیسویں کو ہوتی ہے۔ دوسری توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورۃ مبارکہ میں تیس کلمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں ستائیسویں کلمہ "ھی" ہے جس کا مرکز لیلتہ القدر ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں کو لیلتہ القدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے خواب آخری (رمضان المبارک) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں کے خواب ستائیسویں رات کے متعلق متواتر ہیں اس لئے جو شخص لیلتہ القدر کی جستجو کرے وہ ستائیسویں رات کو کرے یہ بھی مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے طاق عددوں پر سات سے زیادہ کسی طاق عدد کو لائق اعتماد نہیں پایا۔ پھر جب سات کے عدد پر غور کیا تو اللہ نے بہت سے مقامات میں سات چیزوں کا ذکر فرمایا ہے تو آسمان بھی سات ہیں زمین بھی سات ہیں۔ شب و روز تو اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات میں سات چیزوں کا ذکر فرمایا ہے دریا بھی سات۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی سات ہے۔ خانہ کعبہ کے طواف بھی سات ہے۔ رمی جمار بھی سات بار ہے انسان کی تخلیق کے بھی سات اعضاء سے ہوئی اس کے چہرے میں بھی سات سوراخ ہیں قرآن مجید میں حم سے شروع ہونے والی

Marfat.com
Marfat.com

سورتیں سات ہیں سورۃ فاتحہ کی آیات سات ہی قران مجید کی قرائتیں سات ہیں نیز منزلیں بھی سات ہیں سجدہ بھی سات اعضا سے ہوتا ہے جہنم کے دروازے سات ہیں جہنم کے نام بھی سات - اور اس کے درجے بھی سات ہیں اصحاب کہف مشہور تعداد سات ہے سات دن کی مسلسل اور لگاتار آندھی سے قوم عدد ہلاک ہوگئی حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے بادشاہ (مصر) نے خواب میں جو گائیں دیکھی تھی وہ بھی سات تھی قحط کے بھی سات سال تھے اور ارزانی کے بھی سات سال۔ پنجگانہ نماز کے فرائض کی رکعتیں سترہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وسبعۃ اذا رجعتم** (جب حج سے فارغ ہو کر لوٹو تو سات روزے رکھو) نسبی عورتیں بھی سات ہی ہیں جو حرام ہیں اور سسرالی عورتیں بھی سات حرام ہیں۔ کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے بموجب اس کو سات بار پاک کرنے کا حکم ہے۔ جس میں پہلی بار مٹی سے مانجھنا ہے سورۃ القدر کے آغاز سے لفظ سلام تک حروف کی تعداد ستائیس ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اپنی آزمائش میں سات سال مبتلا رہے۔ حضرت المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں سات سال کی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح فرمایا۔ سردی کے آخری دن سات ہیں تین دن شباط (پھاگن) کے اور چار دن آذر (چیت) کے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے شہداء سات طرح کے ہیں۔ (1) راہ خدا (جہاد) میں مارا جانے والا - (2) طاعون سے مرنے والا۔ (3) سیل کے مرض میں مرنے والا۔ (4) ڈوب کر مرجانے والا۔ (5) جل کر مرجانے والا۔ (6) پیٹ کے مرض (ہیضہ) سے مرنے والا۔ (7) وضع حمل میں مرنے والی عورت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طول اس زمانے کے سات گز کے برابر تھا۔ اور آپ کے عصا کا طول بھی سات گز تھا۔ جب یہ ثابت

Marfat.com
Marfat.com

ہو گیا کہ اکثر چیزیں سات ہیں تو۔

اللہ تعالیٰ نے **سلام ھی مطلع الفجر** فرما کر بندوں کو آگاہ کر دیا کہ لیلتہ القدر ستائیسویں رات ہے کہ اس میں سات کا ہندسہ شامل ہے اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لیلتہ القدر کا ستائیسویں رمضان شریف میں واقع ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ (غنیتہ الطالبین صفحہ 361 تا 363)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سات کے عدد سے استدلال کر کے ستائیسویں رات میں لیلتہ القدر ہونے کو ترجیح دی۔

خلاصہ یہ ہے کہ لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور طاق راتوں میں سے بھی ستائیسویں رات میں زیادہ امکان ہے اکثر علماء بھی طرف گئے ہیں۔

درختوں کا سجدہ کرنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وطبری از قوے نقل کردہ است کہ درختاں در آں شب سجدہ کنندہ ہر زمین افتدباز عنایت خود باز گردلد وسجدہ کند دردے ہر چیز۔ یعنی امام طبری نے علماء کی ایک جماعت سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس رات میں درخت سجدہ کرتے ہیں اور وہ زمیں پر اوندھے ہو جاتے ہیں پھر اپنی جڑوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس رات میں ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے۔ (اشعتہ اللمعات صفحہ 112ج 2)

لیلتہ القدر کی خاص علامتیں کتوں کا کم بھونکنا۔ گدھوں کا کم بولنا۔ کھاری پانی کا میٹھا ہو جانا۔ درختوں جانوروں وغیرہ کا سجدہ کرنا۔ درخت یا کسی غیر جاندار چیز کا باواز بلند ذکر الٰہی کرنا۔ کسی چمکدار روشنی سے ایک دم رات کا جگمگا اٹھنا (صاوی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَمِنْ اَمَارَاتِهَا اِنَّهَا لَيْلَةٌ بلجبة صافيه

Marfat.com
Marfat.com

سَاکِنَۃٌ سَاجِیَۃٌ لَاحَارَۃٌ وَّلَا بَارِدَۃٌ کَاَنَّ فِیْھَا قَمَرًا سَاطِعًا وَّلَا یَحِلُّ النَّجْمُ اَنْ یُّوْحٰی بِھَا تِلْکَ اللَّیْلَۃَ حَتَّی الصَّبَاحُ وَمِنْ اَمَارَاتِھَا اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صُبْحَتَھَا لَا شُعَاعَ لَھَا مُسْتَوِیَۃٌ کَاَنَّھَا الْقَمَرُ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَحَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی الشَّیْطَانِ اَنْ یَّخْرُجَ مَعَھَا یَوْمَئِذٍ۔

اور اس رات کی بعض علامات یہ ہیں کہ وہ رات چمکدار صاف شفاف، پرسکون، خاموش، نہ گرم اور نہ ٹھنڈی ہوتی ہے گویا اس میں چاند روشنی پھیلانے والا ہو۔ اور اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے اور اس کی بعض علامات یہ ہیں کہ اس کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند ہے اور اللہ تعالیٰ نے شیطان پر یہ بات حرام کردی ہوتی ہے کہ وہ اس دن سورج کے ساتھ نکلے (فضائل رمضان صفحہ 81)

○ عبدۃ بن ابی لبابہ تابعی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں سمندر کا پانی چکھا تو وہ نہایت شیریں تھا۔"
(شعب الایمان صفحہ 332 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 248)

○ حضرت یحیی بن ابی میسرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ مجھے دکھائی دیا کہ فرشتے فضا میں بیت اللہ شریف کا طوف کررہے ہیں۔
(شعب الایمان صفحہ 332 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 248)

○ حضرت ابوعثمان الزاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومحمد مصری کو مکہ مکرمہ میں یہ فرماتے سنا کہ!

"میں مصر میں ایک مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہوا تھا میرے پاس ابوعلی المکی تشریف فرما تھے مجھے نیند آنے لگی میں نے خواب میں دیکھا گویا آسمان کے

Marfat.com
Marfat.com

دروازے کھلے ہیں اور فرشتے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے اتر رہے ہیں' میں بیدار ہوا اور جی میں کہنے لگا کہ آج کی رات ضرور لیلتہ القدر معلوم ہوتی ہے یہ رات ستائیسویں کی رات تھی۔ (فضائل الاوقات صفحہ 249)

اور ان راتوں کو غنیمت سمجھئے یہ راتیں بخشش کی راتیں ہوتی ہیں رحمت کی راتیں ہوتی ہیں۔ ان تمام روایات اور واقعات سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ اول تو ہمیں سارے رمضان المبارک کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت میں مصروف رہنا چاہیے۔ اگر یہ مشکل ہو تو آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلتہ القدر کی جستجو کرنی چاہئے اگر یہ بھی دشوار ہو تو آخری درجہ یہ ہے کہ کم از کم ستائیسویں رات کو تو غنیمت سمجھتے ہوئے ضرور ہی اس کی جستجو میں لگنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بڑی دولت ہے جس کا حصول بہت بڑی سعادت ہے جس کے مقابلے میں دنیا بھر کی نعمتیں اور راحتیں ہیچ ہیں اور اس سے محرومی بڑی شقاوت اور بد نصیبی کی بات ہے۔

حضرات۔ اس کی تلاش میں کوشش کرنی چاہئے اور ان راتوں میں مغرب' عشاء اور فجر کی نماز ضرور جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

بہر صورت جہاں بھی کوئی ان راتوں کو پائے تو وہ عبادت کرے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سرتاج حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے سن بلوغ کو پہنچا ہوں ہر سال لیلتہ لقدر کے فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوتا ہوں۔ رویت ہلال کے دن کے اعتبار سے اس کی تاریخیں بدلتی رہتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میرے تجربہ کے اعتبار سے لیلتہ القدر کی تاریخیں حسب ذیل ہوتی ہیں۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ اتوار کا دن ہو تو لیلتہ القدر 29 رات کو ہوگی۔

Marfat.com
Marfat.com

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ پیر کا دن ہو تو لیلتہ القدر 21 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ منگل کا دن ہو تو لیلتہ القدر 27 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ بدھ کا دن ہو تو لیلتہ القدر 29 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ جمعرات کا دن ہو تو لیلتہ القدر 25 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ جمعہ کا دن ہو تو لیلتہ القدر 27 رات کو ہوگی۔ (ازانوار الصیام صفحہ 181)

مسئلہ : علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس رات کو دیکھنے والے کے لئے اس کا چھپانا مستحب ہے۔

لیلتہ القدر میں عبادت کرنے والے کا عذاب قبر معاف : ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک مسلمان کی قبر آئی آپ نے فرمایا کہ اس صاحب قبر کو عذاب ہو رہا ہے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت قبر کی طرف چہرہ انور کر کے فرمایا اے شخص افسوس تو نے لیلتہ القدر پائی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی؟ اگر تو لیلتہ القدر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت تھوڑی سی بھی کرلیتا تو آج تجھے یہ قبر کا عذاب کیوں ہوتا۔ پھر آپ نے عام امت کی طرف خطاب کر کے فرمایا لوگو جس نے لیلتہ القدر پائی اور اس رات میں اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نہایت بلند قدر فرمائے گا۔

(ماہ صیام صفحہ 38 تا 39 از حافظ محمد اسحاق دہلوی)

Marfat.com
Marfat.com

ماہ ربیع الاوّل اور رمضانُ المُبارک

حضرات! ربیع الاوّل شریف کی بہت بڑی فضیلت ہے

علماء اسلام نے تصریح فرمائی ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل کا مرتبہ باقی تمام مہینوں سے بلند ہے حتی کہ رمضان المبارک کی شان بھی اس مہینہ کی شان سے کم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں قرآن کریم اترا۔ اعلان باری تعالیٰ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ۔ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔"

اور ربیع الاوّل میں صاحب قرآن تشریف لائے اس میں قرآن آیا تو اس میں قرآن والا تشریف لایا ہماری حقیقی عید تو اسی ماہ میں ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پیارا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عطا فرمایا۔ اگر وہ محبوب تشریف نہ لاتے تو رمضان قرآن، ایمان غرضیکہ کوئی چیز بھی ہمیں نہ ملتی یہ سب انہیں کا صدقہ ہے بلکہ اگر وہ پیدا نہ کئے جاتے تو ہم کیا کائنات کا کوئی ذرہ بھی معرض وجود میں نہ آتا تمام دنیا میں عرب افضل، عرب میں قریش افضل اور قریش میں بنو ہاشم افضل حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم میں پیدا ہوئے وہ جس مہینہ میں تشریف لائے وہ مہینہ تمام مہینوں سے افضل جو کتاب لائے وہ تمام کتابوں سے افضل۔ جو دین لائے وہ تمام دینوں سے افضل جس شہر میں آئے وہ تمام شہروں سے افضل اور جس زمانے میں آئے وہ تمام زمانوں سے افضل، ان کے صحابہ تمام کائنات سے افضل، ان کی امت تمام امتوں سے افضل ان کا قانون قانونِ الٰہی۔ ان کا کلام کلامِ الٰہی۔ ان کا دیکھنا خدا کا دیکھنا۔ ان کا بولنا خدا کا بولنا، ان کا ہاتھ خدا کا ہاتھ۔ ان کا پھینکنا خدا کا پھینکنا ان کی بعیت خدا کی بعیت۔ ان کا گھر خدا کا گھر۔

بخدا خدا ہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں

Marfat.com
Marfat.com

سوال :۔ مخالفین میلاد کہتے ہیں کہ تم اہلسنّت وجماعت ہر سال جشن میلاد مصطفےٰ مناتے ہو کیا ہر سال حضور کی ولادت ہوئی ہے۔

جواب :۔ ہم مخالفین میلاد سے پوچھتے ہیں کہ ہر سال جشن قرآن منایا جاتا ہے اور تم بھی جشن قرآن مناتے ہو۔ کیا ہر سال قرآن پاک نازل ہوتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک تو ایک بار ہی لیلۃ القدر کو نازل ہوا تھا۔ مگر وہ رات نزول قرآن پاک کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے برکت والی بن گئی۔ تو ہمارا

جواب بھی یہی ہے کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت تو بارہ ربیع الاوّل شریف کو ایک بار ہی ہوئی تھی مگر وہ گھڑی وہ رات ہمیشہ کے لئے برکت والی بن گئی۔

ے انوار دیاں برساتاں سن اک ددجی نوں کہندیاں راتاں سن
جس رات دے تڑکے آیا نبی اس رات دیاں باتاں نے

جس رات کو قرآن پاک نازل ہو وہ رات ہمیشہ کے لئے برکت والی بن سکتی ہے تو جس رات کو صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ رات بھی ہمیشہ کیلئے برکت والی بن سکتی ہے بلکہ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ یہ سب نعمتیں اور برکتیں اللہ تعالےٰ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے عطا کی ہیں۔

شب برأت ملی تو حضور کے صدقے
لیلۃ القدر ملی تو حضور کے صدقے۔

Marfat.com
Marfat.com

اسلام ملا تو حضور کے صدقے

رمضان ملا تو حضور کے صدقے

قرآن ملا تو حضور کے صدقے

ایمان ملا تو حضور کے صدقے

بلکہ خود رحمان بھی ملا تو حضور کے صدقے

یہ سب کچھ ملا تو حضور کے صدقے ملا ہے۔

؏ خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری عطا کے بغیر

تاجدار گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کے جان جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی ہیں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں

حضرات گرامی! جس رات کو قرآن پاک نازل ہوا وہ رات ہمیشہ کے لئے برکت والی بن گئی تو جس رات کو صاحب قرآن آمنہ کا لال اللہ کا محبوب تشریف لایا وہ رات بھی ہمیشہ کیلئے برکت والی بن گئی۔

؎ نوری چادراں تن گیاں
آ گیا کملی والی سانوں موجاں بن گئیاں
اوہ قسمت نوں جگاؤندے نے
جیہڑے میرے آقا دا میلاد مناؤندے نے

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔ لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینے سے بہتر فرمایا ہے اسی واسطے کہ اس میں قرآن پاک

Marfat.com
Marfat.com

میں لیلۃ القدر کے قیام کی نیت سے دس دوگانے پڑھتے تھے۔
بعض اکابرین سے یہ بھی منقول ہے جس شخص نے ہر رات لیلۃ القدر کی نیت سے دس آیات تلاوت کیں وہ لیلۃ القدر کی برکات سے محروم نہیں ہوگا۔

بارہ ارشادات مبارکہ لیلۃ القدر کی بے پایاں رحمتوں اور برکتوں سے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھیے

(۱) حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے لیلۃ القدر میں تین مرتبہ پورا کلمہ طیبہ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا تو پہلی مرتبہ پڑھنے سے اللہ تعالےٰ مغفرت فرما دیتا ہے اور دوسری مرتبہ پڑھنے سے اللہ تعالےٰ جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے اور تیسری مرتبہ پڑھنے سے جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

(درۃ الناصحین نزہۃ المجالس ص۱۶۷ ج ۱)

(۲) لیلۃ القدر میں آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں جو بندہ لیلۃ القدر میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو ایک ایک تکبیر (یعنی ایک بار اللہ اکبر) کے بدلے میں جنت میں ایک ایسا سایہ دار درخت عطا فرمائے گا کہ اگر چلنے والا سو سال تک اس کے سایہ میں چلے تو اس درخت کا سایہ طے نہ کر سکے گا۔ اور ہر رکعت کے بدلے ایک مکان جنت میں موتیوں یاقوت و زبرجد اور لؤلؤ کا عطا فرمائے گا اور ہر سلام (پھیرنے) کے بدلے جنتی چادروں سے ایک چادر عطا فرمائے گا۔ (درۃ الناصحین)

(۳) جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ثواب کی نیت سے اس کے اگلے

Marfat.com
Marfat.com

اترا۔ اور یہ اصول ہے آپ جانتے ہیں کہ زمان کو عزت حاصل ہوتی ہے کسی اہم واقعہ سے اور مکان کو عزت حاصل ہوتی ہے مکیں سے۔ تو لیلۃ القدر جو ہزار مہینے سے بہتر ہو گئی اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ اس میں قرآن پاک اترا تو

حضرات محترم: جس رات قرآن پاک اترا وہ رات ہزار مہینے سے بہتر ہو گئی۔ تو جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جس رات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اس رات کی عظمت کا کیا عالم ہو گا ؎

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شب میلاد مبارک لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ مشائخ عظام اور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ولادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور ولادت پاک کے وقت خود رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جن کیلئے تمام جہاں پیدا کیے گئے۔ نیز اللہ کریم لیلۃ القدر میں صرف امت مسلمہ پہ فضل وکرم فرماتا ہے اور شب ولادت میں اللہ تعالے نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل وکرم فرمایا ہے۔ جیسا کہ سورۂ انبیاء میں اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؕ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب میلاد مبارک لیلۃ القدر سے بلاشبہ افضل ہے اس لئے کہ میلاد

Marfat.com
Marfat.com

کی رات خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات مقدسہ سے شرف ملا وہ رات اس سے ضرور افضل قرار پائے گی۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے۔ نیز لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بنفس نفیس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی اور اس لئے بھی کہ لیلۃ القدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل واحسان ہے اور لیلۃ المیلاد میں تمام موجودات عالم پر اللہ تعالےٰ نے فضل واحسان فرمایا ہے، کیونکہ حضور رحمۃ للعالمین ہیں آپ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی نعمتیں تمام خلائق اہل سموٰت والارض پر عام ہوگئیں (ماثبت بالسنہ صہ ۵۸)

امام قسطلانی نے بھی مواہب اللدنیہ صہ ۲۶ - ۲۷ ج ۱ پر لیلۃ القدر پر شب میلاد کے افضل ہونے پر یہی دلائل قائم فرمائے اور اس کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور قدسی اور ولادت مقدسہ مومنین کے حق میں کمال فرحت وسرور کا موجب ہے۔ جن کا اظہار محافل میلاد، انواع واقسام کے مبرات، خیرات وصدقات کی صورت میں اہل محبت، مومنین مخلصین ہمیشہ کرتے رہے اور کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور اور پیدائش موجب فرحت وسرور ہے

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ پ ۱۱ ع ۱۱

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے فرما دیجئے اور اسی کے فضل اور اسی کی رحمت سے تو اسی پر چاہیئے کہ وہ خوشی کریں وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں

ظاہر ہے کہ نصیحت شفا ہدایت و رحمت سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور تشریف آوری پر موقوف ہے اور اللہ کی سب سے بڑی رحمت و نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اس آیت کریمہ میں ان سب چیزوں پر خوش ہونے کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جو لوگوں کی ہر نعمت و دولت سے بہتر ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے ظہور پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے اسے ناجائز قرار دینا انہیں لوگوں کا کام ہے جو ظہور ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوش نہیں۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ اور

اگر اللہ کی نعمتوں کو گنوں تو شمار نہ کر سکو گے۔ (پ ۱۳ ع ۱۷)

بے شک اللہ تعالےٰ کی نعمتیں لاتعداد و بے حساب اور حدّ شمار سے باہر ہیں۔ مگر ان سب نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت بلکہ تمام نعمتوں کی جان۔ جانِ جہان وجانِ ایمان حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ جن کی طفیل باقی

Marfat.com
Marfat.com

سب نعمت وانعامات ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

؎ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے۔

نعمت الٰہی کو بیان کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط پ ۳۰ ع ۱۸ سورۃ الضحیٰ)

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعمت اللہ ہیں۔ (بخاری شریف ص ۵۶۶ ج ۲)

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مقدس اور بیان مبارک ازروئے قرآن کریم مطلوب ومحبوب ہے۔

؎ دم دم ذکر کراں میں تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں واردیاں جنی میری عمر ہووے

عید میلاد النبی منانا اور صدقات وخیرات کرنا بعض لوگ میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے اور ربیع الاوّل میں خیرات وصدقات و اظہار فرحت وسرور کو بدعت سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ خیال قطعاً غلط ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری مواہب الدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صلی اللّٰہُ عَلَيْهِ وسلم وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِی

Marfat.com
Marfat.com

لیالیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم ومما جرب من خواصہ انہ امان فی ذالک العام وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام فرحم اللہ امرءا اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض وعناد ولقد طنب ابن الحاج فی المدخل فی الانکار علی ما احدثہ الناس من البدع و الاھواء والغناء بالالات المحرمۃ عند عمل المولد الشریف فاللہ تعالی یثیبہ علی قصدہ الجمیل و یسلک بنا سبیل السنۃ فانہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل

(مواہب اللدنیہ ص۲۷ ج۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالٰے کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور اس کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں موجب امن و امان ہوتا ہے اور ہر مقصود و مراد پانے کے لئے جلدی آنے والی

Marfat.com
Marfat.com

خوشخبری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنا لیا تا کہ یہ عید میلاد سخت ترین علامت و مصیبت ہو جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔ اور

علامہ ابن الحاج نے مدخل میں طویل کلام کیا ہے۔ ان چیزوں پر انکار کرنے میں جن لوگوں نے بدعتیں اور نفسانی خواہش پیدا کر دی ہیں اور آلات محرمہ کے ساتھ عمل مولود شریف میں غنا کو شامل کر دیا ہے تو اللہ تعالےٰ ان کو ان کے قصد جمیل پر ثواب دے اور ہمیں سنّت کی راہ پر چلائے۔ بے شک وہ ہمیں کافی ہے اور بہت ہی اچھا وکیل ہے''

علامہ قسطلانی کی اس عبارت سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے

(۱) ماہ میلاد ربیع الاوّل شریف میں انعقاد محفل میلاد اہل اسلام کا طریقہ ہے۔

(۲) کھانے پکانے کا اہتمام، انواع واقسام کے خیرات و صدقات ماہ میلاد کی راتوں میں اہل اسلام ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔

(۳) ماہ ربیع الاوّل میں خوشی و مسرت و سرور کا اظہار شعار مسلمین ہے

(۴) ماہ میلاد کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا مسلمانوں کا پسندیدہ طریقہ چلا آیا ہے۔

(۵) ماہ ربیع الاوّل میں میلاد شریف پڑھنا اور قرأت میلاد پاک کا اہتمام خاص کرنا مسلمانوں کا محبوب طرز عمل رہا ہے۔

(۶) میلاد کی برکتوں سے میلاد کرنے والوں پر اللہ تعالےٰ کا فضل عمیم ہمیشہ

Marfat.com
Marfat.com

سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے۔

(۷) محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافل میلاد منعقد کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے۔

(۸) انعقاد محفل میلاد مقصود و مطلب پانے کے لئے بشریٰ عاجلہ (جلد آنے والی خوشخبری) ہے۔

(۹) میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

(۱۰) ربیع الاوّل شریف میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو عید منانا یعنی عید میلاد منانا ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہے۔ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول کی بیماری ہے۔

(۱۱) علامہ ابن الحاج نے مدخل میں جو انکار کیا ہے۔ وہ انعقاد محفل میلاد پر نہیں بلکہ ان بدعات اور نفسانی خواہشات پر ہے جن لوگوں نے محفل میلاد میں شامل کر دی تھیں۔ آلات محرمہ کے ساتھ گانا بجانا میلاد شریف کی محفلوں میں شامل کر دیا گیا تھا۔ ایسے منکرات پر صاحب مدخل نے انکار فرمایا اور ایسے ناجائز امور پر سنی مسلمان انکار کرتا ہے۔

صاحب مدخل کی عبارات سے دھوکہ دینے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امام قسطلانی نے ان کا یہ طلسم بھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے

حضرت علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

وَقَالَ الْاِمَامُ السیوطی قدس سرہ یُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّکْرِ

Marfat.com
Marfat.com

لمولدہ علیہ السلام ۔ روح البیان ص۵۶ ج ۹

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر شکر ظاہر کرنا ہمارے لئے مستحب ہے نیز مجمع بحار الانوار میں ہے۔

مُظْهِرُ مَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَالرَّحْمَۃِ شَهْرُ رَبِيْعُ الْاَوَّلِ وَاِنَّهٗ شهر امرنا باظهار الحبور فيه كل عام۔ (مجمع بحار الانوار ص۵۵ ج ۳)

ربیع الاول کا مہینہ منبع انوار اور رحمت کا مظہر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار سرور کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صلى الله عليه وسلم۔ (ماثبت بالسنۃ ص۷۹)

اور اہل اسلام ہمیشہ محفلیں منعقد کرتے رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کے مہینے میں۔

(مقالات کاظمی ص۷۹ از علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمۃ)

امام الوہابیہ مولوی نواب حسن خاں بھوپالی نے لکھا ہے کہ سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

(الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ۱۳۰۵ھ)

مولوی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کے فیصلہ کے مطابق مخالفین میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اب خود ہی فیصلہ کریں کہ وہ کون ہیں۔
پاکستان میں قائداعظم کی سالگرہ اور برسی منائی جاتی ہے اسی طرح

Marfat.com
Marfat.com

ڈاکٹر علامہ اقبال کی سالگرہ اور برسی بھی منائی جاتی ہے اور جس دن انگریز کی غلامی سے اللہ تعالیٰ نے آزادی عطا کی اس دن چودہ اگست کو یوم پاکستان منایا جاتا ہے۔ ان دنوں میں دیوبندی وہابی بھی چھٹی کرتے ہیں ان کو چاہیئے کہ کوئی چھٹی نہ کرے بلکہ گھر سے سیدھے دفتر جائیں اور گورنمنٹ سے کہیں کہ آج کے دن ہم نے چھٹی نہیں کرنی کیونکہ ہمارے نزدیک یوم منانا بدعت ہے مگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے۔ کوئی اعتراض نہیں کوئی فتویٰ نہیں، کوئی شرک و بدعت کا چکر نہیں یہ سب کچھ جائز ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ کہیں نوکری سے ہی پکی چھٹی نہ ہو جائے تو ہم اہلسنت بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر یہ یوم منانے جائز ہیں تو یوم جشن میلاد منانا بھی جائز ہے۔

دیوبندی ہر سال رائے ونڈ میں سالانہ تبلیغی اجتماع کرتے ہیں۔

اور وہابی نجدی تنظیم الدعوت والارشاد والے لشکر طیبہ کے نام پر ہر سال مریدکے ضلع شیخوپورہ میں عالمی اجتماع کے نام پر جلسے کرتے ہیں۔ اگر یہ سالانہ تبلیغی اجتماع اور عالمی اجتماع منعقد کرنے جائز ہیں بدعت نہیں تو پھر حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی منانا جائز ہے شرک و بدعت نہیں۔

ہم اہلسنت وجماعت تو ہمیشہ ذکر میلاد کرتے ہیں اور کرتے ہی رہیں گے۔ ؎

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے ہم قلع گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو اے رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

Marfat.com
Marfat.com

صدائے درودوں کی آتیں رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہلسنت کو آباد رکھے محمد کا میلاد ہوتا رہے گا۔

لیلۃ القدر یا ختم قرآن پاک پر روشنی کرنا

دیوبندی وہابی لیلۃ القدر میں مسجدوں میں چراغاں کرنا اسراف اور ناجائز کہتے ہیں۔

جواب: عامۃ المسلمین کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ ثواب حاصل کرنے کے لئے یوں تو ہمیشہ ہی مگر رمضان شریف یا لیلۃ القدر اور ختم قرآن پاک کے دن خصوصیت سے مسجدوں میں چراغاں یعنی دھوم دھام سے روشنی کرتے ہیں، مسجدوں کو خوب آراستہ کرتے ہیں۔

وہابیوں دیوبندیوں کی مسجدیں بے رونق بے نور رہتی ہیں انہیں مسجدوں میں چراغاں کرنے وہاں زینت دینے کی توفیق نہیں ملتی۔ وہابی دیوبندی مسلمانوں کے اس کار ثواب کو بدعت حرام بلکہ شرک تک کہتے ہیں۔

روشنی مسجد کا ثبوت

مسجدوں میں ہمیشہ روشنی کرنا خصوصاً ماہ رمضان المبارک، لیلۃ القدر یا ختم قرآن شریف کے دن وہاں چراغاں کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے جس کا بہت ثواب ہے۔ دلائل پڑھیے۔

(۱) اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔
اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں، جو اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (پ ع سورۃ)

Marfat.com
Marfat.com

مُفسرین کرام فرماتے ہیں کہ مسجدوں جماعات نماز قائم کرنا وہاں صفائی رکھنا۔ عمدہ چٹائیاں فرش وغیرہ بچھانا وہاں روشنی و چراغاں کرنا وغیرہ سب مسجد کی آبادی میں داخل ہیں۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں کبریت احمر کی روشنی فرماتے تھے جس کی روشنی میں میلوں تک عورتیں چرخہ کات لیتی تھیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں رونق و چراغاں کرنا ایمان کی علامت ہے۔ تو ظاہر ہے کہ مسجدوں کو بے نور بے آباد رکھنا کفار کی نشانی ہے۔

(۲) ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی

قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْرَجَ فِي الْمَسَاجِدِ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ۔

وہ فرماتے ہیں کہ جس نے پہلے مسجدوں میں چراغ جلائے وہ تمیم داری صحابی ہیں۔ رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں روشنی کرنا سنت صحابی ہے۔ خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چراغ کا عام رواج نہ تھا بوقت جماعت کھجور کی لکڑیاں جلا کر روشنی کر لی جاتی تھی حضرت تمیم داری نے وہاں چراغاں کیا

(۳) ابو داؤد شریف نے حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَفْتِنَا فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ وَكَانَتِ الْبِلَادُ فِيْ ذَالِكَ حَرْبًا فَاِنْ لَمْ تَاْتُوْهُ وَفَصَلُّوْا

Marfat.com
Marfat.com

رفیہ فَابْعَثُوا بِزَیْتٍ یُسْرَجُ فِیْ قَنَادِیْلِہٖ

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مسجد بیت المقدس شریف کے متعلق حکم دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد جاؤ اور وہاں نماز پڑھو اس زمانہ میں شہروں میں جنگ تھی تو فرمایا کہ اگر تم وہاں نہ پہنچ سکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو وہاں تیل بھیج دو کہ وہاں کی قندیلوں میں جلایا جاوے۔

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کر کے جانا سنت ہے۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں وہاں تمام نبیوں کو نماز پڑھائی۔ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے پیغمبر سفر کر کے وہاں نماز پڑھنے پہنچے۔

دوسرے یہ کہ بیت المقدس کی مسجد میں بہت قندیلیں روشن کی جاتی تھیں۔ جیسا کہ قنادیل جمع فرمانے سے معلوم ہوا۔

تیسرے یہ کہ مسجد میں روشنی کرنے کا ثواب وہاں نماز پڑھنے کی طرح ہے یعنی اعلیٰ درجہ کی عبادت اور باعث ثواب ہے۔

چوتھے یہ کہ مسجد میں چراغاں کرنے کے لئے دور سے تیل بھیجنا سنت صحابہ ہے۔

(۴) حدیث امام رافعی محدث نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ عَلَّقَ فِیْہِ قِنْدِیْلًا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یَنْطَفِیَ ذٰلِکَ الْقِنْدِیْلُ۔

Marfat.com
Marfat.com

کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور جو مسجد میں قندیل جلائے گا اس پر ستر ہزار فرشتے دعا ر رحمت کریں گے جب تک کہ یہ چراغ بجھ نہ جائے۔

معلوم ہوا کہ مسجد کی روشنی ستر ہزار فرشتوں کی دعا لینے کا ذریعہ ہے

(۵) حدیث ابن بخاری نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ وسلم مَنْ عَلَّقَ فِیْ مَسْجِدٍ قِنْدِیْلاً صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یَنْطَفِیَ ذَالِکَ الْقِنْدِیْلُ۔

فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مسجد میں کوئی قندیل لٹکائے تو اس پر ستر ہزار فرشتے دعا رحمت کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ قندیل گل ہو جائے

معلوم ہوا کہ جیسے مسجد میں چراغ جلانا ثواب ہے۔ ایسے ہی مسجد میں چراغ یا تیل یا بتی دینا بھی ثواب ہے خواہ ایک چراغ ہو یا بہت۔

(۶) حدیث ابن شاہین محدث نے حضرت ابی اسحاق ہمدانی سے روایت کی۔

قَالَ خَرَجَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَ الْقَنَادِیْلُ تَزْھَرُ وَ کِتَابُ اللّٰہِ یُتْلٰی فَقَالَ نَوَّرَ اللّٰہُ لَکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ فِیْ قَبْرِکَ کَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ تعالیٰ بِالْقُرْاٰنِ۔

فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی پہلی شب کو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے مسجد نبوی میں قندیلیں جگمگا رہی تھیں اور قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایا اے عمر ابن خطاب اللہ تعالیٰ تمہاری

Marfat.com
Marfat.com

قبر روشن کرے جیسے تم نے اللہ کی مسجدوں کو قرآن کے وقت روشن کر دیا۔

(۷) حدیث صحیح البخاری شریف نے بعض محدثین سے روایت کی کہ اونہیں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی۔

أَنَّهُ قَالَ نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَ عُمَرَ كَمَا نَوَّرَ عَلَيْنَا مَسَاجِدَنَا

آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ حضرت عمر کی قبر روشن کرے جیسے انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔

ان آخری روایتوں سے معلوم ہوا کہ رمضان شریف میں مسجدوں میں چراغاں کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے مروج ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے اس پر اعتراض نہ فرمایا بلکہ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے انہیں دعائیں دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ روشنی کہ مسجد سے انشاء اللہ قبر منور ہوگی۔ لہٰذا اب جو اس روشنی مسجد کو روکتا ہے وہ درپردہ سنت صحابہ پر اعتراض کرتا ہے اس چراغاں کے روکنے والے اپنی قبریں تاریک کر رہے ہیں۔

(۸) قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ ان بند کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا۔

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں کو اللہ کے ذکر سے روکے اور ان کی بے آبادی میں کوشش کرے اس آیت میں ان لوگوں پر بھی عتاب ہے جو مسجدوں میں نماز، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن پاک نعت

Marfat.com
Marfat.com

خوانی سے منع کریں۔ اور ان لوگوں پر عتاب ہے جو مسجدوں میں پٹائیاں ڈلنے فرش بچھانے روشنی کرنے چراغاں وغیرہ سے روکیں کہ آبادی میں یہ سب چیزیں داخل ہیں۔

عقل کا تقاضا بھی ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسجدوں کو آراستہ کرنا وہاں ہمیشہ یا بعض خصوصی موقعہ پر چراغاں کرنا اچھا ہے۔ کیونکہ آج ہم اپنے مکانوں میں زیب و زینت کرتے ہیں، بیاہ شادی وغیرہ پر خوب دل کھول کر روشنی و چراغاں کرتے ہیں، عمارتیں سجاتے ہیں جب ہمارے گھر آراستگی روشنی چراغاں کے مستحق ہیں تو اللہ کا گھر جو تمام گھروں سے افضل ہے اسے عام گھروں سے زیادہ آراستہ کیا جاوے تاکہ مسجدوں کی عظمت لوگوں کے دلوں میں قائم ہو۔ یہ کام احترام مسجد اور تبلیغ دین کا ذریعہ ہے۔

(جاء الحق حصہ دوئم ص۴ تا ص۱۶ از حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ)

اعتراض: مسجدوں میں چراغاں کرنا فضول خرچی اور اسراف ہے

جواب: مسجد کے چراغاں کو فضول خرچی کہنا غلط ہے فضول خرچی اس خرچ کو کہا جاتا ہے جس میں کوئی دینی یا دنیاوی نفع نہ ہو۔ مسجد کے چراغاں میں مسجد کی زینت ہے جو عبادت اور باعث ثواب ہے حضرات محترم روشنی کے لئے چاند اور سورج ہی کافی تھے۔ اللہ تعالے نے ستاروں کو کیوں بنایا۔ اس کا جواب بھی یہی ہے کہ زینت کے لئے۔

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

(پ ۲۹ ع ۱ سورۃ الملک)

اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے مزین کیا۔ مصباح نہیں فرمایا مصابیح فرمایا ہے۔ یعنی کئی چراغ۔ دوسرے مقام

Marfat.com
Marfat.com

پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۝

(پ ۲۳ ع ۵)

بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کے سنگار سے آراستہ کیا یہاں بھی الکوکب نہیں الکواکب ہے یعنی کئی ستارے۔ اللہ تعالےٰ نے آسمان دنیا کو کئی ستاروں سے زینت دی اور مزین فرمایا ہے۔ یہ بدعت نہیں ایسے ہی مسجدوں کو زینت کیلئے چراغاں کرنا جائز ہے بدعت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ۔ (پ ۸ ع ۱۰)

اے آدم کی اولاد اپنی زینت کو جب مسجد میں جاؤ۔ اگر زینت منع ہوتی تو اللہ تعالےٰ مسجد میں جانے کیلئے زینت کا حکم نہ فرماتا۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ (پ ۸ ع ۱۱)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی۔

معلوم ہوا مسجد کی زینت کے لئے چراغاں کرنا جائز ہے اور ثواب ہے۔

اعتراض: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں مسجد نبوی شریف میں چراغاں نہیں کیا گیا۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں لوگوں کے گھر بھی سارے معمولی تھے۔ جہادوں کا زمانہ تھا اس طرف توجہ فرمانے کا موقعہ ہی نہ تھا جب صحابہ کرام کے زمانہ میں لوگوں نے اپنے گھر اچھے بنائے۔ تو

Marfat.com
Marfat.com

فقہا صحابہ نے سوچا کہ دین تو دنیا سے اعلیٰ ہے اور اللہ کا گھر بھی یعنی مسجد نبوی شریف ہمارے گھروں سے افضل۔ جب ہمارے گھر شاندار ہیں تو اللہ کا گھر بہت شاندار ہونا چاہیئے۔ یہ سوچ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف بہت عالی شان بنائی اور وہاں بہت زیب وزینت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ تم میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت مضبوطی سے پکڑو۔

جیسے حضور کی سنت قابل عمل ہے۔ ایسے ہی حضور کے صحابہ کرام کی سنت لائق عمل حضور کے صحابہ نے مسجد نبوی شریف میں چراغاں کیا بلکہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی مسجد میں چراغاں کرنے کے لئے تیل بھیجنے کا حکم دیا۔

اعتراض:۔ مسجدوں میں چراغاں کرنا بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

جواب: یہ غلط ہے۔ یہ تو سنت صحابہ ہے۔ جیسا کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں اور اگر یہ بدعت بھی ہو تو ہر بدعت نہ حرام نہ گمراہی۔ بخاری شریف چھاپنا بدعت ہے مگر حرام نہیں بلکہ ثواب ہے۔ حدیث کا فن اس کی قسمیں بدعت ہیں، مگر حرام نہیں۔

برادران اسلام: بات دور چلی گئی۔ لیلۃ المیلاد اور لیلۃ القدر یا ختم قرآن پاک پر مسجد میں روشنی کی بات ضمناً آ گئی۔ میں لیلۃ القدر کے فضائل و برکات قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کر رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ بڑی عظمت اور برکت والی رات عطا فرمائی

Marfat.com
Marfat.com

ہے۔ تو پس اب ہمیں غور کرنا چاہیئے، کہ اس رات ہمیں کیا کرنا چاہیئے کہ کس قدر بدنصیب ہیں وہ مسلمان مرد و عورت جنہیں، فرشتے تلاش کر رہے ہوں، فرشتے ان سے ملنا چاہتے ہوں اور وہ روز کی طرح خواب غفلت میں مست ہوں۔ پس بچیئے اور بچایئے اپنے گھر والوں عزیزوں اور دوستوں کو ایسی بدنصیبی سے اس رات میں خود بھی عبادت کریں اور اپنے گھر والوں اور دوسرے مسلمان بھائی بہنوں کو اس رات میں عبادت کی تبلیغ کیجئے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمیں یہ مقدس عظمت والی رات نصیب ہوئی کیا پتہ آئندہ سال اس رات ہم دنیا میں موجود ہوں یا نہ ہوں کہ آج ہمارے ساتھ نہ جانے کتنے بھائی بہنیں نہیں وہ دنیا سے جا چکے ہوں خدا تعالیٰ سب کی عمریں دراز کرے لیکن کوئی اس خیال میں نہ رہے کہ اگلے سال ہم عبادت کر لیں گے کس طرح کوئی یقین کر سکتا ہے کہ وہ اگلے سال تک ضرور زندہ رہیں گے پس غنیمت جانیئے اس رات کو کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں نصیب فرمائی اور اس رات کو جاگئیے اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے ہم سے ملنے آئے ہیں۔

لیلۃ القدر کی عبادت کی تیاری یہ ہے کہ اس رات کے لئے ہم اپنے ظاہر و باطن کو صاف و پاک کر لیں غسل کریں، صاف کپڑے پہنیں، خوشبو استعمال کریں، اس لئے کہ صرف انہی بھائیوں سے نہیں ملنا جن سے روزانہ ملاقات ہوتی ہے آج تو فرشتوں سے ملاقات کی رات ہے۔

صرف، یہ ظاہری صفائی نہیں بلکہ اپنے دلوں کو بھی صاف کر لیں

Marfat.com
Marfat.com

اگر ہمارے والدین ہم سے ناراض ہیں تو ان سے معافی مانگیں۔ اگر ہم نے کسی کا حق مارا ہے تو اس کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم سود کھاتے رہے ہیں تو اس سے توبہ کرلیں اپنے دلوں میں مسلمانوں کی محبت والفت ان کے ایثار کا جذبہ پیدا کریں۔ ہر قسم کی کدورت، نفرت، بغض، حسد کینہ کی گندگیوں سے دل کو پاک کرلیں۔ دیکھئے آج ہمیں فرشتے دیکھنے آرہے ہیں۔ ان کو ہمارے دل کے داغ دھبے اسی طرح نظر آتے ہیں، جیسے ہمیں اپنے کپڑوں کا میل کچیل نظر آتا ہے بس ضروری ہے کہ ہم اپنے کپڑوں کی طرح اپنے دل کو بھی صاف کرلیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے دلوں کی صفائی کے بھی گواہ بنیں۔ غرضیکہ ہمیں بڑی ہی عظمت والی رات نصیب ہوئی ہے اگر ہمیں اپنے رب سے مانگنے کا ڈھنگ آتا ہے تو آج کی رات ہماری کوئی دعا ضائع نہیں جائے گی۔ پس اس رات سے پورا پورا فائدہ حاصل کیجئے۔

اہل پاکستان کیلئے خصوصاً لیلۃ القدر ایک پیغام بشارت لے کر آئی کہ اسی مبارک رات میں انگریز کی سو سالہ غلامی سے نجات ملی اور گویا کہ ہزار اور کچھ اوپر مہینوں سے یہ رات بہتر قرار پائی کہ مسلمانان برصغیر کو ایک آزاد خطہ میں اپنے دین اور دستور حیات پر انفرادی واجتماعی طور پر عمل پیرا ہونے کا موقعہ ملا۔ نیز اسے حسن اتفاق کہیئے یا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی خوش بختی کہ یہی رات نزول قرآن پاک کی رات ہے اور یہی قیام پاکستان کی شب۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ پاکستان اور قرآن لازم وملزوم ہیں۔ اس وطن کی فلاح و بہبود اور ترقی قرآن کریم کے لائے ہوئے نظام، نظام

Marfat.com
Marfat.com

مصطفےٰ کے نفاذ میں مضمر ہے اور اس سے چشم پوشی ذلت ورسوائی کا موجب ہے۔

لہٰذا لیلۃ القدر میں اپنی سابقہ کوتاہیوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے طالب عفو ہو کر آئندہ کے لیے عزم صمیم کرنا چاہیئے کہ ہم اپنی نجی اور قومی زندگی میں قرآن پاک کے احکامات کو نافذ کر کے دم لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

؎ یہی ہو آرزو کہ تعلیم قرآن عام ہو
ہر پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے۔

لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا۔ اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں لیلۃ القدر کی اصل عبادت قیام نماز ہے اس لئے اس رات زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے اور توبہ واستغفار میں کوشش کرنی چاہیئے۔ بندہ خضوع وخشوع اور سوز و گداز میں نماز پڑھے اللہ کی نعمتوں کے مقابلے میں اپنی کوتاہیوں، تقصیروں اور گناہوں کو یاد کر کے روئے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور بار بار استغفار کرے۔

بعض صالحین نے اس رات کی عبادت کے مخصوص طریقے بتائے ہیں۔ علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: بعض صالحین لیلۃ القدر

Marfat.com
Marfat.com

پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ (نافع المسلمین)

(۴) جو رمضان المبارک ستائیسویں رات میں غسل کرے نماز کی نیت سے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ پاؤں دھونے سے پہلے۔

(۵) جو رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو زندہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستائیس ہزار سال کا ثواب لکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

(۶) جو رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو زندہ رکھے گا تو میں قیامت کے دن اس کو جنت میں لے جانے کا ضامن ہوں۔

(فضائل الشہور والایام)

؎ تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب اے منکر دور ہو

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

(۷) جو لیلۃ القدر کو زندہ رکھے یعنی اس میں عبادت میں مصروف رہے، پس قیامت کے دن اس کا دل نہ مرے گا اور اللہ تعالےٰ اس کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما دے گا۔

(۸) جو لیلۃ القدر کو زندہ رکھے گا اس کے لئے سو سال کی عبادت کا ثواب ہے۔ (فضائل انتخاب)

(۹) اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری قبر نور سے روشن ہو تو لیلۃ القدر میں عبادت کرو۔

(۱۰) جس نے لیلۃ القدر کو پایا تو اللہ تعالےٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دے گا اور اللہ تعالےٰ اس کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے گا۔

(فضائل الشہور والایام)

(۱۱) جس نے لیلۃ القدر کو پا لیا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کا مرتبہ

Marfat.com
Marfat.com

بلند فرمائے گا۔ (نافع المسلمین)

(۱۴) جس نے لیلۃ القدر میں تھوڑی دیر عبادت کی اتنی دیر کہ جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ صائم الدھر (یعنی ہمیشہ روزہ دار) رہنے سے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ بے شک لیلۃ القدر میں ایک آیت قرآنی کا پڑھنا اور راتوں میں پورے قرآن مجید پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ (درۃ الناصحین)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات صبح ہونے تک عبادت میں گزاری وہ مجھے رمضان کی تمام راتوں کی عبادت سے زیادہ پسند ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے اباجان! وہ ضعیف مرد اور عورتیں کیا کریں جو قیام پر قدرت نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا کیا وہ تکیے نہیں رکھ سکتے جن کا سہارا لیں۔ اور اس رات کے لمحات میں سے کچھ لمحات بیٹھ کر گزاریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں مگر یہ بات اپنی امت کے تمام ماہ رمضان کو قیام میں گزارنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۶۴۹)

؎ دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے!

لیلۃ القدر کی خاص عبادت

اس مبارک رات میں نوافل پڑھنا قرآن مجید کی تلاوت کرنا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنا، تسبیح و تہلیل

Marfat.com
Marfat.com

کرنا، استغفار کرنا باعث برکت و سعادت ہے۔ لیلۃ القدر میں جس طریقے سے بھی نوافل ادا کئے جائیں، بے شمار اجر و ثواب کا سبب ہیں۔

تلاوت قرآن مجید جو شخص زیادہ دیر تک کھڑا نہ ہو سکے۔ اسے چاہیئے کہ وہ نوافل میں ان سورتوں کی تلاوت کو اختیار کرے جن کی تلاوت میں کثرت ثواب ہے۔ مثلاً آیۃ الکرسی اس کے بارے مروی ہے کہ یہ قرآن میں افضل آیت ہے اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں کہ ان کے متعلق مروی ہے کہ جو شخص نفل میں انہیں تلاوت کرے گا یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی اور سورۃ زلزلہ اس کے متعلق مروی ہے کہ یہ نصف قرآن کے برابر ہوتی ہے اور سورۃ الکافرون کے اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ ایک چوتھائی قرآن پاک کے برابر ہے اور سورۃ اخلاص کہ اس کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ ایک ثلث قرآن پاک کے برابر ہے اور سورۃ یٰسین کہ اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ قرآن کا دل ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سورۃ یٰسین جس مقصد کے لئے پڑھی جائے وہ اس مقصد کے لئے ہے اور اس رات استغفار، تسبیح، تحمید، تہلیل اور قسم قسم کے اذکار اور درود و سلام کی کثرت کرے اور اپنے لئے اور اپنے زندہ اور وفات یافتہ احباب کے لئے دعا کرے اور جو کچھ صدقہ کر سکے کرے اور اپنے اعضاء کو گناہوں سے محفوظ رکھے۔

(تفسیر حمادی ص ۲۸۹ ج ۴)

جمعہ پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر ثواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ جس نے نماز عشاء کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ الخ

Marfat.com
Marfat.com

سات مرتبہ پڑھا وہ شخص ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں اور یہی سورۃ جس نے نماز جمعہ سے پہلے تین بار پڑھی تو اس دن تمام جمعہ پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر ثواب اس کو دیا جاتا ہے

قبر، میزان، صراط پر نور

جو شخص سورۃ القدر ہر نماز فرض بعد پڑھے اللہ تعالیٰ قبر و میزان و صراط پر اسے نور مرحمت فرمائے گا۔ (نزہۃ المجالس)

تنبیہ: جن فرض نمازوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں جیسے ظہر مغرب عشاء ان میں سنتیں پڑھ کر سورۃ القدر پڑھی جائے اس لئے کہ سنتیں تابع فرض بلکہ تکمیل فرض ہیں اجنبی نہیں تو ان کے بعد پڑھنا فرض کے بعد ہی پڑھنا ہے۔ (رد المحتار مصری ص۴۹۴ تا ص۴۹۵ ج ۱)

نوافل

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جو لیلۃ القدر میں اخلاص نیت سے نوافل پڑھے اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (تفسیر روح البیان

حضرات محترم: نوافل جس طرح بھی چاہیں پڑھ سکتے ہیں تاہم اگر نیچے دی ہوئی ترتیب سے پڑھیں گے تو زیادہ مناسب ہے کہ ان کے احادیث مبارکہ میں بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ والدین کی مغفرت فرمائے گا

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی لیلۃ القدر میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ پڑھے تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے

Marfat.com
Marfat.com

پہلے اللہ تعالےٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جنت میں اس کے لیے باغ لگائیں اور اس کے لئے مکانات بنائیں اور نہریں جاری کریں وہ دنیا سے نہیں جاتا جب تک یہ سب کچھ دیکھ نہیں لیتا

(درۃ الناصحین ۔ تفسیر جرخی)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش (۲) حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لیلۃ القدر بیدار ہو کر گزاری اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالےٰ بخشش سے طلب کی تو اللہ تعالےٰ اسے بخش دیتا ہے ۔ اور اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے اور جبریل علیہ السلام اس پر اپنے پر پھیرتا ہے اور جس پر جبرائیل نے اپنے پر پھیرے وہ جنت میں داخل ہوا۔

(مکاشفۃ القلوب صفہ ۶۵ از امام غزالی علیہ الرحمۃ)

دو رکعت نفل (۳) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو لیلۃ القدر کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کو حضرت ادریس حضرت شعیب، حضرت داؤد اور حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہم السلام کا ثواب عطا کیا جائے گا اور جنت میں مشرق سے لے کر مغرب تک ایک شہر عنایت فرمایا جائے گا۔

عالم سکرات میں آسانی (۴) جو شخص لیلۃ القدر میں چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ

Marfat.com
Marfat.com

فاتحہ کے بعد سورۃ الکاثر ایک بار اور سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو سکرات موت میں آسانی فرمائے گا۔ نیز عذاب قبر سے بھی محفوظ فرمادے گا اور نور کے چار ایسے ستون عطا فرمائے گا کہ ہر ستون میں ایک ہزار محل ہوں گے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۴۶ ج ۱)

دعا قبول ہوگی اور بے شمار نعمتیں

(۵) جو شخص لیلۃ القدر میں چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر تین بار اور سورۃ اخلاص پچاس ۵۰ بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جا کر ایک مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے پھر سجدے سے سر اٹھا کر جو دعا مانگے انشاء اللہ تعالےٰ اس کی دعا قبول ہوگی اور اللہ تعالےٰ اسے بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا اور اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ (فضائل الشہور والایام)

گناہوں سے پاک

(۶) جو مسلمان لیلۃ القدر میں چار رکعت نماز (نفل) پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ القدر ایک بار پڑھے اور ستائیس بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کو جنت کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔

بے حد ثواب

(۷) حدیث میں ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پانچ

Marfat.com
Marfat.com

پانچ مرتبہ پڑھے۔ ثواب اس کا بے حد ہے۔ تحریر میں نہیں سما سکتا
(اورادِ نصیریہ از حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمہ ص۴)

موت کی سختی دور اور عذاب قبر سے محفوظ

(۸) آٹھ رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ القدر ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے انشاء اللہ تعالےٰ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور موت کی سختیاں دور کر دی جائیں گی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا
(رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ بابت رمضان المبارک ۹۳ ۱۳ھ)

نبیوں کی عبادت کا ثواب

(۹) لیلۃ القدر میں بارہ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص ۱۵-۱۵ بار پڑھے بعد سلام ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالےٰ اس نماز پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اللہ تعالےٰ رحم فرمائے گا اور آئندہ نیک اعمال کی توفیق ہو گی

لیلۃ القدر میں آدھی رات کے بعد چار چار رکعت کر کے ۱۲ نوافل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پانچ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ فلق تین مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ناس گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح

Marfat.com
Marfat.com

چار چار کر کے سولہ رکعت نوافل پورے کریں۔ اس کے بعد اس رات کا وظیفہ کثرت سے پڑھیں۔ اللہ تعالےٰ اس طرح نوافل پڑھنے والے پر رحم فرمائے گا اور اسے آئندہ نیک اعمال کرنے کی توفیق حاصل ہونا شروع ہوجائے گی وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔

جنت میں ایک شہر اور بے شمار حوریں

(۱۱) اس رات میں جو شخص بیس رکعتیں اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے گا۔ جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ نیز ہر حرف کے عوض جو اس نماز میں پڑھا ہے اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنایا جائے گا اور شہر میں اس قدر حوریں ہوں گی کہ ان کا شمار صرف اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہے۔ (تذکرۃ الواعظین)

شفاعت کا مستحق

(۱۲) جو کوئی بیس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھے اور نوافل کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرے اور ایک سو مرتبہ درود و سلام پڑھے تو شفاعت کا مستحق ہو۔

(ماہنامہ فیض رضا لائلپور (فیصل آباد) بابت اکتوبر ۱۹۷۱ء)

اس رات میں سو رکعتیں

(۱۳) لیلۃ القدر میں سو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ تین بار سورۃ اخلاص دس بار پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد تسبیح تراویح پڑھے۔ سو رکعتیں پوری ہونے کے بعد کلمہ تمجید سو بار پڑھے اور یہ دعا بکثرت

Marfat.com
Marfat.com

پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا عَفُوُّ یَا غَفُوْرُ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُهٗ اِلٰی حُبِّكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(اوراد نصیریہ صہ ۴۶-۴۷)

دو رکعت، سو رکعت، ایک ہزار رکعت (۱۴) امام ابواللیث فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی نماز تین اقسام پر ہے۔ کم از کم دو رکعت ہے اور درمیانی سو رکعت اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار رکعات ہیں اور ہر رکعت میں قرات یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک بار اس کے بعد تین بار سورۃ اخلاص، پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور درود شریف پڑھ کر دوسرے دوگانہ کے لئے اٹھے اس طرح جتنے نفل چاہے پڑھے۔

شب قدر کا ثواب جو شخص ستائیسویں رات کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد سات بار سورہ اخلاص پڑھے اس نے شب قدر کا ثواب پالیا۔

سونے چاندی زمرد و یاقوت کا محل جو شخص چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد ۲۷ مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے بعد سلام سو بار درود شریف سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ سو بار اِسْتِغْفَار سو بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں سونے چاندی اور زمرد و یاقوت کے محل عطا فرمائے گا۔

Marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃ التسبیح

اِس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محقّقین فرماتے ہیں اسکی بُزرگی سُنکر ترک نہ کریگا مگر دین میں سُستی کرنیوالا ۔ **حدیث** : نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ سلّم نے حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے فرمایا ۔ اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کرُوں کیا میں تم کو بخشش نہ کرُوں کیا میں تم کو نہ دُوں کیا تمھارے ساتھ احسان نہ کرُوں ۔ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخشدیگا اگلے پچھلے ۔ پُرانے نئے ۔ جو بھُول کر کئے اور قصداً کئے ۔ چھوٹے اور بڑے ۔ پوشیدہ اور ظاہر ۔ اِس کے بعد آپ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی ۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایکبار پڑھو ۔ اور اگر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایکبار ۔ اور یہ نہ کرسکو تو مہینہ میں ایکبار ۔ اور یہ نہ کرسکو تو سال میں ایکبار ۔ اور یہ بھی نہ کرسکو تو عُمر میں ایکبار ۔ اِسکی چار[۴] رکعتیں ہیں مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہو پڑھو بہتر یہ ہے کہ ظہر کے فرضوں سے پہلے پڑھیں اِسکا **طریقہ** یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنے کے بعد پندرہ[۱۵] بار یہ کلمہ پڑھیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰه بِسْمِ اللّٰه، سُورۃ فاتحہ اور سُورۃ پڑھ کر دس[۱۰] بار یہی کلمہ پڑھیں ۔ پھر رکوع میں جاکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے بعد دس[۱۰] بار پھر یہی کلمہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس[۱۰] بار یہی کلمہ پڑھیں پھر سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کے بعد دس[۱۰] بار پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس[۱۰] بار پھر دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کے بعد دس[۱۰] بار پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ[۱۵] بار ۔ پھر **اِسی** ترتیب سے چار[۴] رکعتیں پڑھیں ۔ ہر رکعت میں پچھتّر[۷۵] بار ۔ اور چاروں میں تین سو[۳۰۰] بار یہ کلمہ پڑھا جائے ۔ گنتی دِل میں گنیں یا انگلی دبا کر ۔ اگر کسی جگہ بھُول کر یہ کلمہ کم پڑھا گیا تو اگلی جگہ اُتنا اضافی پڑھیں ۔

Marfat.com
Marfat.com

اعتراض: دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں اجتماعی دعا بدعت اور گناہ ہے۔

جواب: کوئی دیوبندی وہابی نجدی اجتماعی دعا کو قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے بدعت یا گناہ ثابت نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ممانعت کی دلیل دے تو اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

فَاْتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْن۔

اگر دیوبندی تبلیغی جماعت کا سالانہ اجتماع رائے ونڈ میں اجتماعی دعا مانگنا تین تین گھنٹے جائز ہے تو اس مبارک رات میں بندگان خدا اور عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکٹھے ہو کر دعا مانگنا بھی جائز ہے رائے ونڈ میں اجتماعی دعا بدعت اور گناہ نہیں ہے تو اس مبارک رات میں اجتماعی دعا بدعت اور گناہ نہیں ہے کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (سورۃ الاعراف)

اپنے رب سے دعا مانگو عاجزی ہو کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ یہاں کُمْ فرمایا ہے۔ اس اللہ تعالےٰ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ ہر طرح دعا مانگنا جائز ہے۔ چاہے ایک آدمی دعا مانگے چاہے سب اکٹھے ہو کر دونوں طرح جائز ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ اس جملہ میں اللہ تعالےٰ نے شرط لگائی کہ جب تو مجھ سے سوال کرے گا تو میں تمہیں دوں گا اور تم اتنے متکبر ہو کر مجھ سے سوال کرنے کو بھی معیوب سمجھتے ہو تو تمہارا علاج اور ہے جن کے متعلق ارشاد الٰہی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

دعا کا حکم خداوندی اور نہ ماننے والا متکبروں میں شمار ہوگا۔ اور جہنم ٹھکانا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

اور تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری دعا سے تکبر کرتے ہیں، دعا مانگتے نہیں جلدی جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (سورۃ مومن)

یہاں بھی رَبُّكُمْ فرمایا کُمْ جمع کے لئے۔

اللہ کریم کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا نہ مانگنے والا متکبر لکھا جاتا ہے دعا سے منع کرنے والے کو بلا اپیل جہنم میں ڈالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَقَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ۔

اور فرمائے گا رب کریم (قیامت کے دن) ذلیل ہو کر جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے کوئی عذر نہ کرو۔ کیونکہ ایک فرقہ میرے بندوں سے کہتے تھے اے ہمارے رب ہمیں معاف فرمادے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنے والوں کا تو تم نے ان کو مذاق بنایا حتیٰ کہ انہوں نے تم سے میرا ذکر چھین لیا حالانکہ تم ان پر ہنستے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

دعا کا حکم حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں. عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ قَالَ رَبُّکُمْ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا ۔ (ابوداؤد شریف صہ ۲۱۵ ج ۱)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ کہ دعا عبادت ہے۔ (کنز العمال صہ ۶۷ ج ۱ ترمذی شریف صہ ۱۷۳ ج ۲)

معلوم ہوا کہ جو شخص دعا کا تارک ہوا وہ عبادت خداوندی کا منکر ہوا اے محرومین دعا! آیت قرآنی اور ترجمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو منکرین دعا کو جہنم کا ایندھن فرما رہے. اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی تعصب سے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنے پر اکڑ جاؤ اور ایمان کی ضرورت ہو تو دھڑے بندی چھوڑ کر اطاعت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر کے اللہ کریم سے دعا مانگ لو. اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو دعا کا منکر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے. اس سے ثابت ہوا دعا مانگنا چاہیے. اکیلے دعا یا اکٹھے ہو کر ہر طرح دعا مانگنا جائز ہے.

دعا کی اہمیت بعض ناواقفوں کا خیال ہے کہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ خود ہی ہماری تمام حاجتوں سے اچھی طرح واقف ہے لہذا اس سے اپنی حاجتیں عرض کر کے دعا مانگنی ایک فعل عبث ہے. بعض یوں بھی کہتے

Marfat.com
Marfat.com

ہیں کہ عبادت کے بعد دعا خلوص کے منافی اور خود غرضی کی نشانی ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے نماز کے بعد بھی دعا چھوڑ دی ہے مگر اہل علم پر ظاہر ہے کہ ان خیالات کی بنیاد سراسر جہالت یا شرارت پر ہے بیشک ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے کہ اللہ کریم ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ ہماری تمام حاجتوں سے واقف بھی ہے مگر باوجود اس کے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے بندوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (پ) یعنی اے بندو تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ دعا مانگنے سے ہرگز عبادت کا خلوص کم نہیں ہوتا بلکہ بندوں کا اپنے رب کے حضور میں گڑگڑا کر اپنی حاجتوں کو عرض کرنا۔ اپنی عاجزی اور خدا کی ربوبیت کا اقرار کرنا اور اس کی رحمتوں کا امیدوار رہنا یہ خود ایک بہت بڑی عبادت ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ (احیاء العلوم) یعنی دعا تو عبادت کا مغز ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ یعنی دعا عبادت ہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں ہے یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ بندوں کی دعا کبھی خطا نہیں کرتی اور تین صورتوں میں سے ایک صورت میں ضرور مقبول ہوتی ہے یا تو بندے کا کوئی گناہ معاف ہو جاتا ہے یا اس کی مانگی ہوئی مراد کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں عطا فرما دیتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت میں نیکی کا ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ (احیاء العلوم)

Marfat.com
Marfat.com

غرض فرائض و نوافل کے بعد ذکر الہٰی کے بعد، وعظ و میلاد شریف کے بعد کسی کار خیر کے بعد، مبارک دنوں میں، مبارک راتوں میں دن رات کی مقبول ساعتوں میں ہر دم ہر حال میں بندوں کا حضور قلب اور اعتماد علی اللہ کے ساتھ اپنی دعاؤں میں اپنی حاجتوں کا بارگاہ بے نیاز میں پیش کرنا حکم خداوندی، سنت نبوی اور بہترین عبادت ہے اور دعا کا چھوڑ دینا ثواب عظیم سے محرومی بہت بڑی بدنصیبی، اور بدترین شقاوت و شرارت ہے۔

مولائے کریم ہم سب کو اس مقدس رات کی برکتوں سے سرفراز فرمائے۔ اور اس مبارک رات کی بزرگی کے صدقے اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس ملک میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تحفظ مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین

یہ ملک ہم کو دیا ہے خدا نے
کہ ہو اس میں جاری نظام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہاں سے جو قرآن کا نور چمکے
ہو دنیا میں روشن مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دکھائیں اخوت کا ایسا نمونہ کہ ہر دل پہ ہو نقش نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس لیلۃ القدر کو اپنی زندگی کی آخری رات تصور کرتے ہوئے خوب خوب توبہ و استغفار کریں اور تکبیر و تحلیل تسبیح و تحمید، ذکر خدا، ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درود و سلام کی کثرت کریں تاکہ زندگی بھر میں کیے ہوئے بے شمار گناہوں کا کفارہ ادا ہو سکے۔

Marfat.com
Marfat.com

؎ مجرم ہوں جہاں بھر کا محشر میں بھرم رکھنا
رسوائے زمانہ ہوں دامن میں چھپا رکھنا

لیلۃ القدر کی مخصوص دعا۔ اس مبارک رات کی مخصوص اور مسنون دعاؤں میں سے ایک جامع اور افضل دعا وہ ہے جو امام الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبوب رفیقہ صدیقہ کائنات حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تلقین فرمائی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اللہ تعالیٰ مجھے لیلۃ القدر کے شرف سے سرفراز فرمائے تو اللہ تعالےٰ سے کیا تمنا اور دعا کروں؟"

آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ان سراپا رحمت و مغفرت کی گھڑیوں میں یوں عرض کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

(مسند امام احمد۔ جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

اے میرے اللہ! توں بہت معاف فرمانے اور بڑا کرم کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو بے حد پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا توں میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اس دعا کو ہم بھی کثرت سے پڑھیں نیز ایسے مبارک وقت میں اس یقین کے ساتھ کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے اور میری بات سن رہا ہے۔ انتہائی عجز و نیاز کے ساتھ عرض کریں۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (سورۃ آل عمران)

Marfat.com
Marfat.com

اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ پر اور تیرے دین پر سچے دل سے ایمان لا چکے ہیں۔ پس ہمارے تمام گناہوں کو بخش دے اور ہماری تمام برائیوں کو محفوظ فرما دے اور ہمیں اپنے نیک بندوں کے ساتھ موت دے

یہ دعا بھی سب دعاؤں سے افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ اس کے پڑھنے کا حکم تو صاحب شریعت مختار کائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری مقبول اور مسنون دعائیں بھی مانگنے کی عام اجازت ہے۔

قرآنی دعاؤں میں سے یہ جامع دعا جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پڑھا کرتا تھے، مانگنا بہت بہتر اور مفید ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

اے اللہ: اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا"

قبولیت دعا کا یہ خاص وقت ہوتا ہے اپنے اپنے دینی اور دنیاوی مقاصد کے لئے دعا کریں۔

سید الاستغفار

استغفار کے معنی ہیں لغزشوں اور خطاؤں کی بخشش اور پردہ پوشی چاہنا۔ دل پر جب گناہ اور مصیبت کی تاریکیاں چھا جاتی ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ازالہ کے لئے استغفار ہی کا بہترین نسخہ تجویز فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر درد اور مرض کی دوا پیدا کی ہے۔ گناہ کی دوا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار ہے، اسلام میں دل کے شیشہ کو صاف

Marfat.com
Marfat.com

وشفاف رکھنے کے لئے استغفار سے بڑھ کر سود مند اور سریع الاثر علاج اور کوئی نہیں ہے۔ اگرچہ استغفار کے مختلف صیغے منقول چلے آئے ہیں، مگر سید الاستغفار کا درجہ صرف کلمات ذیل کو حاصل ہے۔ ان کلمات طیبات کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو حضور قلب اور خلوص نیت سے دن کو پڑھے اور شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور جو ان کو رات کے وقت پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہے۔

(بخاری ۔ مستدرک)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اے اللہ! تو میرا مالک و پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی مستحق عبادت نہیں۔ تو ہی نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں اور ہر اس برائی سے جو میں نے کی ہے۔ مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ سو مجھے بخش دے بات یہی ہے کہ تیرے بغیر کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات شریفہ سے یہ عمل بھی ثابت ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد تین بار یہ استغفار پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

حضرات محترم! اس مبارک رات کو رحمت الٰہی صبح تک آسمان دنیا پر جلوہ گر ہو کر یہ صدا دیتی ہے کہ کوئی ہے اس جنس کا خریدار جو دامن پھیلائے اور مرادوں سے بھر کے لے جائے جو ندامت کے آنسو بہائے اور صلہ میں رحمت پائے رزق میں کشادگی اور نجات کا طلب گار ہو؟

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ رو منزل ہی نہیں

مقام فکر اور غور طلب بات ہے کہ مسلمان آج کس قدر بے حس ہو چکے ہیں ایسی بے پایاں کرم کی رات اپنے دامن میں رحمت عفو و کرم لیے ہوئے جلوہ گر ہوئی ہے اور ہم سو کر اس رات کی فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں ہمیں سینکڑوں راتیں سونے آرام کرنے کے لیے عطا فرمائی ہیں اگر اس رات کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا کی خاطر قربان کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ روز محشر ندامت و رسوائی سے چھٹکارا حاصل نہ ہو۔

آیئے اس رات کو بارگاہ رب العزت کے حضور میں سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ تجدید عہد کے لئے ساری رات بیدار رہ کر استغفار، توبہ، تلاوت قرآن مجید، نوافل، درود و سلام اور گریہ و عاجزی سے دعا مانگتے ہوئے گزاریں اللہ تعالیٰ اپنے در رحمت سے کسی کو خالی نہیں جانے دیتا۔ یقیناً وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے

Marfat.com
Marfat.com

گا اور عالم اسلام پر اس وقت جو تاریکی کے بادل چھائے ہوئے ہیں وہ ضرور انہیں اپنے عفو و کرم کے صدقے نور میں بدل دے گا۔ ہر وقت اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے اور اس انداز سے لیلۃ القدر گزاریں کہ یہ ہماری زندگی کی آخری رات ہے۔

؎ مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو
درد دل اور حسن نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزہ آج کی رات ہے
عرش پہ دھوم ہے فرش پر دھوم ہے
ہے وہ بد بخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے
ہم پہ لطف خدا آج کی رات ہے
مومنوں آج گنج سخا لوٹ لو
لوٹ لو اے مریضو شفا لوٹ لو
عاصیو رحمت مصطفےٰ لوٹ لو
لوٹنے کا مزہ آج کی رات ہے

اللہ تعالےٰ سے پر خلوص اور عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ایمان کی روشنی سے سرفراز فرمائے تاکہ ہمارے اردگرد پھیلے ہوئے مہیب اندھیرے ختم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس رات میں جاگ کر عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس رات کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

Marfat.com
Marfat.com

آیئے: لیلۃ القدر کی مبارک ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر سچے دل سے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ کے لیے اپنی زندگی کو کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ہم کو اس رات کی برکتوں سے مالا مال اور کماحقہ اس میں عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دُعا: یا اللہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم گنہگاروں کو لیلۃ القدر کی قدر اور اس میں زیادہ سے زیادہ عبادات کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا ارحم الرّاحمین، ہمیں اس مبارک رات کے فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سے شرفیاب فرما۔ اور ہم سب کو اس کی خیرات و حسنات اور رحمت و مغفرت سے فیض یاب فرما۔ اور اس مبارک رات میں ہم سب کو مستفیض فرما۔

یا اللہ: میں تیرا محتاج بندہ۔ تو میری دعاؤں کو قبول فرما۔ لیلۃ القدر کی رحمتیں نصیب فرما۔

اور مجھ گنہگار سیاہ کار کو اپنے خاص فضل و کرم اور اکرام و احسان سے محروم نہ فرما۔

یا اللہ ہم سب کو بزرگانِ دین اولیائے کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

یاارحم الراحمین: اس مقدس مہینہ کے صدقے ان عظیم پاکیزہ راتوں کے صدقے۔ ان پر کیف لمحات کی برکتوں کے صدقے اور اس مبارک رات کے صدقے ہمارے دلوں میں اپنی اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ

Marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم اور صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سچی محبت اور کامل عشق عطا فرما۔ آمین

یا اللہ ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور غلامی نصیب فرما اور آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکل حل کر شاہ مشکلکشا کے واسطے
کربلائے رد شہید کربلا کے واسطے

الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست دامان آل رسول
الٰہی بحقِ محمد رسول — دعا ہم گنہگاروں کی کرتوں قبول

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضےٰ سوز صدیق دے

یا الٰہی جان ہماری تن سے جب آزاد ہو
منہ میں کلمہ ہو محمدؐ دل میں تیری یاد ہو

کچھ رہے یا نہ رہے مگر یہ دعا ہے اے امیر
کہ نزاع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

جب دم واپسی ہو یا اللہ
لب پہ جاری ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علی حبیبہ محمدٍ و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری کی مرتب کتب و تصانیف

سنی علماء کی تقریریں اردو
حصہ اول ہدیہ — ۱۵۰/-

سنی علماء ...
حصہ اول ہدیہ ...

سنی علماء کی تقریریں اردو
حصہ دوم — ہدیہ ۱۵۰/-

سنی علماء ...
حصہ دوم ہدیہ ...

سنی علماء کی تقریریں اردو
حصہ سوم — ہدیہ ۱۵۰/-

درود و سلام ...
ہدیہ —

فضائل درود و سلام
ہدیہ — ۱۰۰/-

درود و سلام اور ...
ہدیہ —

درود و سلام اور حیات مصطفےٰ
ہدیہ — ۷۵/-

درود و سلام اور ...
ہدیہ —

بہترین نعتوں کے گلدستے

کتاب عشق، شان اہلبیت، شان صحابہ
شان غوث اعظم، انوار کی بارش، فیض مدینہ
یاد مدینہ، یاد محبوب، یاد حبیب، محفل میلاد
کرم یا رسول اللہ، کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جشن میلاد
درود و سلام، یاد مصطفےٰ، شان اولیاء

مکتبہ غوثیہ رضویہ دکان نمبر [illegible]
(سابقہ لاجپت روڈ) شاہدرہ اسٹیشن [illegible]

Marfat.com
Marfat.com